تحریک پاکستان میں علماء اہلسنت کی مجاہدانہ خدمات کا دستاویزی ثبوت

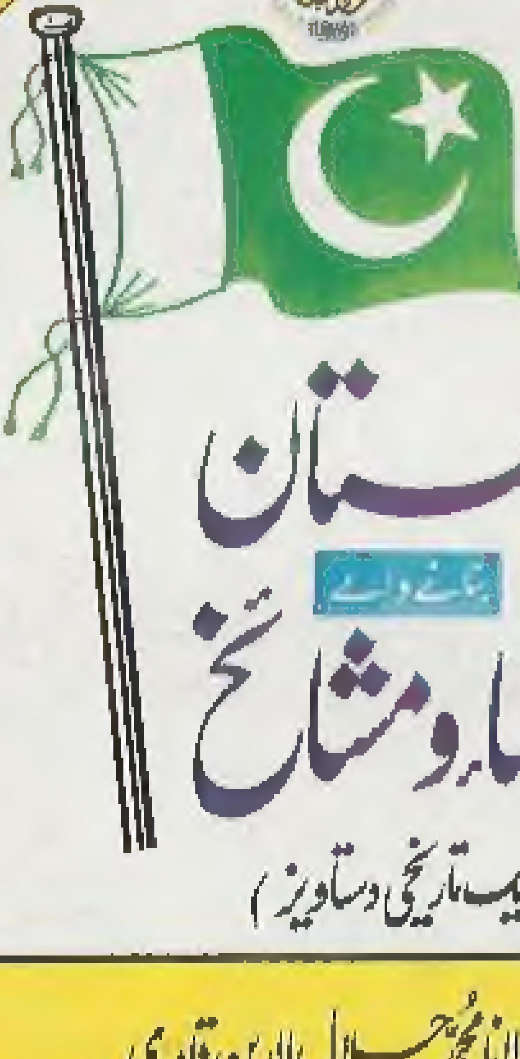

پاکستان بنانے والے علماء و مشائخ

(ایک تاریخی دستاویز)

مولانا محمد جلال الدین قادری

عالمی دعوت اسلامیہ

۱۔ فصیح روڈ۔ اسلامیہ پارک لاہور فون ۷۵۹۲۰۰۳

کتاب	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس
مرتب	محمد جلال الدین قادری (گجرات)
کتابت	سعید احمد
طابع	ملک محبوب الرسول قادری
ناشر	عالمی دعوت اسلامیہ
پروسیس	گیلانی پروسیس، ذوالقرنین چیمبرز، گنپت روڈ لاہور۔
صفحات	۳۴۸
طباعت بار اول	شوال المکرم ۱۳۹۸ھ، ستمبر ۱۹۷۸ء
طباعت بار دوم	۱۴۱۶ھ، ۱۹۹۶ء
بار سوم	ربیع الاول ۱۴۱۸ھ، جولائی ۱۹۹۷ء
قیمت	

ملنے کے پتے

- عالمی دعوت اسلامیہ ۔ ۱۔ فصیح روڈ اسلامیہ پارک لاہور
- مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور
- ضیاء القرآن پبلیکیشنز ۔ گنج بخش روڈ لاہور
- مکتبہ قادریہ ۔ داتا دربار مارکیٹ (نزد سستا ہوٹل) لاہور۔

مؤرخ پاکستان

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی

جب میں علماء اہل سنت کے موضوع پر تحقیق کر رہا تھا تو میں نے محسوس کیا کہ جو کچھ تحریک جہاد کے بارے میں اب تک لکھا گیا ہے وہ سب یک طرفہ ہے۔ اس موقعہ پر میں نے پروفیسر شاہ فرید الحق سے رجوع کیا اور ان کے ذریعہ سے کچھ مواد حاصل کیا۔

تقریر:۔ مجلس مذاکرہ ۲۶ فروری ۱۹۷۸ء کراچی

بحوالہ ماہنامہ "فیضان" شمارہ مارچ ۱۹۷۸ء صفحہ ۱۲

شہزادہ سعید الرشید محمود عباسی

(ولی عہد سابق ریاست بہاولپور، پاکستان)

میں پاکستان کے تاریخ اور ثقافتی تحقیق
کے کمیشن سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ برِصغیر پاک و
ہند کی تاریخ مرتب کرتے وقت ان پاک ہستیوں ——
کی تحریک آزادی میں جدوجہد کا ذکرِ خیر، نصابِ تعلیم میں
نمایاں طور پہ پیش کریں تاکہ آنے والی نسلیں ان بزرگوں
کی تعلیمات سے پوری طرح مستفید ہو سکیں۔

بحوالہ سات ستارے از حکیم محمد حسین بدر
مدینہ لاہور ۱۹۷۸ء صفحہ ۸

کی یہ داستان فاضل مؤرخین کی نگاہوں سے پوشیدہ نہ رہ سکی اور انہوں نے اپنی تصانیف میں اس داستان کا ذکر مختصراً ضرور کیا ہے۔ مثلاً "تاریخ نظریۂ پاکستان" میں پیام شاہجہانپوری نے اور "تحریک و تاریخ پاکستان" میں پروفیسر شیخ محمد رفیق، پروفیسر سید مسعود حیدر بخاری اور پروفیسر نثار احمد چوہدری نے۔

مجھے مؤرخ ہونے کا قطعی دعویٰ نہیں اور نہ مجھ میں تحریر کا انداز رکھتا ہوں، ہاں تاریخ کا ایک طالب علم ضرور ہوں اور سینہ میں اسلاف کی عظمت جاگزیں ہے۔ "خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" کی تدوین و ترتیب دراصل اس ناانصافی کے ازالے کی ایک کوشش ہے، جو اپنوں کی کوتاہی اور غیروں کی جانبداری کی وجہ سے "تاریخ" بن گئی ہیں۔ میں نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ مختلف کتب تواریخ و سوانح، مستند دستاویزات، قدیم رسائل و اخبارات سے مختصر اور موزوں مواد جمع کر دوں۔

"آل انڈیا سنی کانفرنس" کی مفصل اور مکمل تاریخ مرتب کرنے میں ایک عرصہ سے مصروف ہوں۔ یہ ایک طویل اور کٹھن کام ہے۔ مواد کی کمی یا اس کی وسعت کام کی رفتار پر اثر انداز رہی ہے۔ اس طویل عمل سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ایک وقت درکار ہے لیکن حالات کی پکار مزید مہلت دینے کے لئے تیار نہیں۔ اس کے لئے یہ صورت نکالی کہ "آل انڈیا سنی کانفرنس" کی تاریخ مرتب ہونے تک کم از کم ابتدائی تقریروں کے وہ خطبات شائع کر دیئے جائیں جو مختلف اوقات میں سنی کانفرنس کے اسٹیجوں پر پڑھے گئے۔ اس سے دو طرح فائدہ ہوگا، متعصب اور معاند کے لئے یہ خطبات تازیانۂ عبرت ہوں گے اور حقیقت پسند کے لئے باعث مسرت۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کے اکابر کی مختلف سرگرمیوں کو جمع کرنے کے علاوہ یہ امر بھی باعث مسرت ہے کہ اس وقت تک تقریباً ایک سو سے زائد اجلاسوں کی کارروائی دستیاب ہو چکی ہے، جو آل انڈیا سنی کانفرنس کے زیر اہتمام برصغیر کے گوشہ گوشہ میں منعقد ہوئے۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کے اس کثیر تعداد میں اجلاس —— اس کی ہمہ گیری پر دلالت کرتے ہیں۔ ان اجلاسوں سے جو اثرات مرتب ہوئے وہ ان شاء اللہ العزیز آپ "تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس" میں ملاحظہ کریں گے۔

خطبات کی ترتیب و تدوین کا انحصار بلا بحث ہی انفرادی کوشش و کاوش پر ہے مگر حقیقت

بہت سے میرے مشفق کرم فرماؤں کے تعاون اور حوصلہ افزائی کا مرہون منت ہے۔ اس سلسلہ میں مکرمی حکیم محمد موسیٰ امرتسری، صدر مرکزی مجلس رضا، لاہور کی راہنمائی مجھے ہر قدم پر حاصل رہی اور سب سے آئی، مواد کی فراہمی میں حکیم صاحب موصوف کی کوششیں سب سے زیادہ ہیں۔ اسی سلسلہ میں محترم پروفیسر محمد ایوب قادری، ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مولانا الحاج پیر غلام قادر اشرفی، مولانا غلام محمد مہر وردی، مولانا محمد فاروق ورکانی، گجراتی، جناب سید نور محمد قادری، المحترمہ بیگم پروین آف مالکی شریف، جناب محمد صادق قصوری، مولانا مظفر اقبال رضوی، مولانا غلام مہر علی اور مولانا حافظ محمد عبد الحکیم قادری (رحلت گنج، بنگلہ دیش) کا تعاون ہمت افزا رہا ہے، عزیزی الحاج مفتی محمد علیم الدین، مولانا محمد عالم نقشبندی، مولانا صاحبزادہ محمد حبیب اللہ نعیمی، جناب محمد رحیم خان، مولانا غلام محی الدین اور جناب مختار احمد منہاس کے مفید مشوروں سے میرے حوصلے مضبوط تر ہوئے، اور اس سلسلے میں عزیزی ظفر اقبال نیازی کا تعاون بھی ایک نادر اور قابل ذکر مثال ہے۔ جملہ اراکین مرکزی مجلس رضا کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے، اس لئے کہ ان کی نشست نے فاضل نوجوانوں کو تالیف و تصنیف کے میدان میں کھڑا کرنے کا سہرا اسی فعال ادارے کے سر بندھتا ہے۔

میں اپنے تمام کرم فرماؤں کے پرخلوص جذبات کے لئے شکریہ کے رسمی الفاظ میں ادا کرنے کی جسارت بھی نہیں کر سکتا، رب العزت کی بارگاہ عالیہ میں دعا ہے کہ وہ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین!

اس کتاب میں شامل مواد زیادہ تر "دبدبۂ سکندری" رامپور سے لیا گیا ہے، اس پرچہ کو تحریک پاکستان کے دور میں خصوصی اہمیت حاصل تھی یہاں تک کہ اس کی ملی خدمات سے متاثر ہو کر مولانا ظفر علی خان صاحب نے یہ شعر کہا تھا۔

جس نے سکھائی ہے ہمیں رسم و رہ قلندری
ہے وہ صحیفۂ مبیں دبدبۂ سکندری[1]

محمد جلال الدین قادری عفی عنہ
سرائے عالمگیر

یکم شعبان ۱۳۹۸ھ، ۷ جولائی ۱۹۷۸ء

---

[1] دبدبۂ سکندری، شمارہ ۱۷ اپریل ۱۹۴۶ء، ص ۸

پاکستان اور سُنّی علماء و مشائخ

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ برصغیر کی مسلم آبادی کا اسی فیصد اہل سنت و جماعت پر مشتمل ہے اور جب کبھی بھی اسلام کے خلاف سازش کی گئی، سنی علماء و مشائخ نے اس کا مقابلہ اپنا مذہبی فریضہ سمجھا۔ سن ستاون کی جنگ آزادی شروع سے آخر تک علماء و مشائخ کی کوششوں کا نتیجہ تھی، اس جنگ میں علماء و مشائخ اہل سنت کے فتوٰئ جہاد نے وہ کام کیا، جو بڑی بڑی عسکری قوتوں سے ناممکن تھا۔ اسیر جزیرہ انڈمان مولانا فضل حق خیر آبادی، مفتی عنایت احمد کاکوروی، مولانا کفایت علی کافی شہید مراد آبادی، مولانا سید احمد اللہ شہید مدراسی، مولانا فیض احمد عثمانی، مولانا وہاج الدین مراد آبادی، مولانا رسول بخش کاکوروی، مفتی صدر الدین دہلوی علیہم الرحمۃ والرضوان اور ان کے احباب و تلامذہ اکابر سنی علماء نے فرنگی سامراج سے ٹکرا کر اسلام کے تحفظ کے لئے جان عزیز کی بازی لگا کر شمع حریت کو ابدی تابانی بخشی ——

اور انگریز کے خلاف "سب سے پہلی تحریک آزادی" کا سنگ بنیاد رکھا، جو تاریخ میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے نام سے مشہور ہے۔ آزادی کی یہ جنگ سنی علماء و مشائخ کے جذبۂ اسلامی اور خدمت دینی کا ایک روشن باب ہے۔ بعد میں رونما ہونے والی تمام تحاریک کو اسی تحریک آزادی کے سلسلہ کی کڑیاں اور جذبہ حریت کے اسی عظیم بنیاد

ی روشنی کی کرنیں کہا جائے گا۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

ہفت روزہ "اقدام" لاہور نے سنی علماء و مشائخ کی جانبازی کا یوں اعتراف کیا ہے:۔

"شاطران فرنگ نے جب مسلمانوں کے آخری جانباز مجاہد سلطان ٹیپو شہید علیہ الرحمۃ کو اپنے راستے سے ہٹایا تو اب علمائے بریلی (سنی علماء) کے جانباز مجاہدین کے سوا ان کی مزاحمت کرنے والا کوئی نہ تھا۔ اس لئے کہ علمائے دیوبند انگریزوں کے خلاف جنگ کرنے کے مخالف تھے۔"[1]

فرنگی سامراج کے خلاف سنی علماء کی یہ تحریک غیر منظم ہونے کے باعث کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکی۔ انگریزوں نے بظاہر تحریک آزادی کو کچل دیا، مگر وہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبۂ حریت کو نہ نکال سکے۔ جسم پر قبضہ ممکن ہے مگر دلوں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑنا ان کے بس کا روگ نہ تھا۔ اسی حقیقت کو مولانا محمد علی جوہر علیہ الرحمۃ نے یوں بیان فرمایا ہے:

"سخت سے سخت گیر حکمران بھی ایسی زنجیریں تلاش نہیں کر سکے جن سے ذہنوں کو جکڑا جا سکے۔"[2]

رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی نے سفید سامراج کی قید و بند کی صعوبتوں میں رہتے ہوئے یہ نعرۂ حق بلند کیا۔

---

[1] ہفت روزہ اقدام لاہور ۲۶ مئی ۱۹۶۳ء
[2] ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، جولائی ۱۹۷۶ء

"میں برطانوی استبداد کو ان کے چند نعروں سے زیادہ وقعت نہیں دیتا۔"[1]

تعصب اور عناد کی بنا پر سنی علماء کو ——— جنہیں عشق رسول سے حصہ وافر ملا، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انگریز کا ایجنٹ اور وفادار کہا گیا، جنہوں نے ہمیشہ انگریز کی مخالفت میں پہل کی۔ مشہور نقاد و صحافی شوکت صدیقی لکھتے ہیں:

"ان (امام احمد رضا خاں ۱۸۵۶ء — ۱۹۲۱ء) کے بارے میں وہابیوں کا یہ الزام کہ وہ انگریزوں کے پروردہ یا انگریز پرست تھے، نہایت گمراہ کن اور شر انگیز ہے۔

وہ انگریزوں اور ان کی حکومت کے اس قدر کٹر دشمن تھے کہ لفافہ پر ہمیشہ الٹا ٹکٹ لگاتے تھے اور برملا کہتے تھے کہ میں نے جارج پنجم کا سر نیچا کر دیا۔ انہوں نے زندگی بھر انگریزوں کی حکمرانی کو تسلیم نہیں کیا۔ مشہور ہے کہ مولانا احمد رضا خاں نے کبھی عدالت میں حاضری نہیں دی۔ ایک بار انہیں ایک مقدمے کے سلسلے میں عدالت میں طلب بھی کیا گیا۔ مگر انہوں نے توہین عدالت کے باوجود حاضری نہ دی۔ اور یہ کہہ کر نہ دی کہ میں انگریز کی حکومت ہی کو جب تسلیم نہیں کرتا تو اس کے عدل و انصاف اور عدالت کو کیسے تسلیم کر لوں۔" کہتے ہیں کہ انہیں گرفتار کر کے حاضر عدالت ہونے کے احکامات جاری کئے گئے۔ بات آگے بڑھی کہ معاملہ پولیس سے گزر کر فوج تک پہنچا، مگر ان کے جانثار ہزاروں کی تعداد میں سر سے کفن باندھ کر ان کے گھر کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ آخر عدالت

---

[1] روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۳ مئی ۱۹۷۶ء

کو اپنا حکم واپس لینا پڑا؟ [1]

جناب صدیقی نے ایک دوسرے موقع پر اسی حقیقت کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

"مولانا احمد رضا نہ کبھی انگریزوں کی حکومت سے وابستہ رہے نہ ان کی حمایت میں کبھی فتویٰ دیا، نہ کبھی اس بات کا کسی طور اظہار کیا۔" [2]

بلاکت و بربادی اور انسانی ظلم و استبداد کے باوجود انگریز جب جذبۂ حریت کو ختم کرنے میں ناکام ہوئے تو انہوں نے مسلمانوں کو دبانے کے لئے "دیگر ذرائع" سے کام لیا۔ اس نے مسلمانوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا، ماضی کے حالات کا تجزیہ کیا۔ اسے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی وحدت کا مرکز "عشقِ مصطفیٰ" (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے وابستگی انہیں متحد کئے ہوئے ہے۔ وہ باوجود رنگ و نسل کے اختلاف کے جسمِ واحد کی طرح ہیں۔ اگر انہیں شکست دینا اور ان پر حکومت کرنا ہے تو یہ دولت ان سے چھین لو۔

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا

روحِ محمد اس کے بدن سے نکال دو

یہ کتنی تلخ حقیقت ہے کہ انگریز کو اپنے منحوس مقصد کے لئے "علماء" کا ایک ٹولہ مل گیا۔ انہی "علماء" نے انگریز کے ابرو کے اشارے پر ایک محاذ کھول دیا، ہندوؤں سے ساز باز کر کے مسلمانوں کا "ملی و سیاسی تشخص" ختم کرنے کے لئے "ہندو مسلم اتحاد" کی آڑ میں اکھنڈ بھارت کا نعرہ بلند کیا۔

---

[1] ہفت روزہ الفتح کراچی ۱۴ - ۲۱ مئی ۱۹۷۶ء، ص ۱۷

[2] ایضاً " " ۲۸ مئی - ۴ جون ۱۹۷۶ء، ص ۱۸

انگریزی ظلم و استبداد کی کارروائیوں کو "خدا اور رسول کا معاملہ" قرار دینے والوں کے خطرناک منصوبوں اور اس کے مہلک نتائج کو سب سے پہلے جس نے بھانپ لیا، اور اس کے خلاف آواز بلند کی وہ اہلِ سنت کے امام، مولانا احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ ہیں۔ آپ نے پٹنہ کے ایک عظیم الشان جلسہ میں ۱۳۱۸ھ / ۱۸۹۷ء میں فرمایا:

"ندوہ تمام بد مذہبوں سے وداد و اتحاد فرض کرتی ہے، کہ سب کلمہ گو حق پر ہیں، خدا سب سے راضی ہے سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔

گورنمنٹ انگریزی کا معاملہ خدا کے معاملوں کا پورا نمونہ ہے۔ اس کے معاملے پر دیکھ کر خدا کی رضا اور ناراضی کا حال کھل سکتا ہے کہ گو کیسا ہی بد دین و بد مذہب ہو، ان میں سے جو زیادہ متقی ہے، خدا کو زیادہ پیارا ہے۔

ان میں جس کی توہین کیجئے خدا اور رسول پر حرف آتا ہے ــــ یہ کلمات اولیٰ کے امثال خرافات سب صریح و شدید اکمال عظیم وبال و موجب غضب ذی الجلال تھے۔ اہلِ سنت کا یہ بطلِ جلیل کلمہ گو گستاخانِ خدا اور رسول (جل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ اتحاد کا اس قدر مخالف ہے جس کی ایک جھلک آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ دیگر کفار، ہنود و یہود کے ساتھ اتحاد کا کس قدر مخالف ہوگا؟

مولانا احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے اس بیان اور موقف نے مسلمانانِ ہند کی بروقت رہنمائی کی اور یہی اس آواز کی صدائے بازگشت تھی کہ ملک بھر میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے علیحدہ قومی تشخص ــــ "دو قومی نظریہ" کی حمایت اور "ہندو مسلم اتحاد" کی مخالفت

---

[1] حیات اعلیٰحضرت، مولانا ظفر الدین بہاری، مطبوعہ کراچی، ص ۱۲۸

ہوئے ملک گیر تحریک کی صورت اختیار کر گئی ———— اور یہ کہنا مبالغہ نہیں کہ مولانا
احمد رضا بریلوی نے سنہ ۱۸۹۷ء میں "دو قومی نظریہ" کا جو تصور پیش کیا، وہ ہندو مسلم اتحاد
کے بطلان پر ایک عظیم تاریخی دستاویز ہے۔ اسی موقف کی روشنی میں مولانا سید نعیم الدین
مراد آبادی، علامہ اقبال اور قائد اعظم کے لئے ایک اسلامی ریاست کا مطالبہ کرنے
کی راہ ہموار ہو گئی۔ پاکستان کے قیام اور دو قومی نظریہ کی اشاعت کے لئے سواد اعظم اہل
سنت کے علماء و مشائخ اور عام مسلمانوں نے جان کی بازی لگا دی۔ سلہ

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ "پاکستان" صرف مسلم لیگ نے بنایا، مگر یہ بات خدا

سلہ برصغیر کی آزادی کے لئے جمعیت العلماء ہند کے اکابر نے بھی انگریزوں کی
مخالفت کی، مگر ان کے نزدیک حاصل ہونے والی آزاد حکومت، اسلامی
حکومت نہ تھی، بلکہ لادینی ریاست (سیکولر اسٹیٹ) بنانا مقصود تھی۔ صدر
مدرس دارالعلوم دیوبند استاذ العلماء مولوی حسین احمد صاحب اپنی کتاب
نقش حیات ج ۲، ص ۱۸ پر لکھتے ہیں:-

"سید صاحب (سید احمد بریلوی) کا اصل مقصد چونکہ ہندوستان
سے انگریزی تسلط و اقتدار کا قلع قمع کرنا تھا جس کے باعث ہندو اور مسلمان دونوں
ہی پریشان تھے اس بنا پر آپ نے اپنے ساتھ ہندوؤں کو بھی شرکت کی دعوت
دی اور اعلان میں صاف صاف بتا دیا کہ آپ کا واحد مقصد ملک سے پردیسی
لوگوں کا اقتدار ختم کر دینا ہے، اس کے بعد حکومت کس کی ہو گی؟ اس سے آپ کو
غرض نہیں ہے، جو لوگ حکومت کے اہل ہوں گے، ہندو ہوں یا مسلمان یا دونوں
وہ حکومت کریں گے۔"

آزاد ریاست کا یہ مفہوم "آزاد، اسلامی ریاست" کے تصور سے کتنا دور ہے یا بعید

تفصیل طلب ہے۔ اس کے لئے ہمیں ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء میں منظور کی جانے والی قرارداد ————
"قرارداد لاہور" جسے بعد میں قرارداد پاکستان کا نام ملا، پر غور کرنا ہوگا۔ قرارداد سے
پہلے کے حالات اور بعد کے واقعات کا تجزیہ کرنا ہوگا۔

تاریخ اس امر کی شہادت پیش کرتی ہے کہ مسلمانوں کی کوئی تحریک اس وقت تک
کامیاب نہیں ہو سکتی اور نہ اپنے اندر آفاقیت پیدا کر سکتی ہے جب تک اسے مذہبی
رہنماؤں کی تائید حاصل نہ ہو۔ "خوارج" کی ابتداء سے کر "قادیانیت" کی صورت
میں ختم نبوت کے انکار تک، تمام واقعات اس دعوی کی تصدیق کے لئے موجود ہیں۔ اس طرح کوئی
قرارداد بالخصوص جب کہ وہ سیاست سے متعلق ہو برسوں کی جدوجہد کا نتیجہ ہوتی ہے۔ قرارداد
کے پس منظر میں بے شمار واقعات اس کے محرکات ہوتے ہیں، انہیں محرکات
کے باعث نظریات قائم ہوتے ہیں، یہی نظریات، مطالبات کی شکل اختیار کر لیتے ہیں،
اگر نظریات میں صداقت ہو اور مطالبات میں جان ہو تو وہی نظریات اور مطالبات
"تحریک" کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور مذہبی تائید اس تحریک کو منزل مقصود تک
پہنچا دیتی ہے۔ صرف نظریہ کی بنیاد پر منزل کا حصول دیوانے کی بڑ معلوم ہوتی ہے۔ مگر
صدق و اخلاص اور ثبات و استقلال کی برکت سے یہی خواب جب تعبیر کی صورت اختیار
کر لیتا ہے تو ہر کس و ناکس اس کا ہمنوا بن جاتا ہے۔

ابتدائی طور پر نظریہ پیش کرنا اسی صورت میں ممکن ہوتا ہے جب ماحول کے حالات
کا صحیح تجزیہ کے ساتھ ساتھ برسوں بعد پیش آنے والے حالات اور واقعات پر بھی گہری
نظر ہو، عرف عام میں ایسی چیز ———— "فراست" کہلاتی ہے، یہی فراست
جب ایمان کی دولت سے مالا مال ہوتی ہے اور انوار ربانی سے ہدایت لیتی ہے تو حقیقت
کی نقاب کشائی ہوتی ہے۔ اسی حقیقت کی طرف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله

اسی فراست ربانی کی بدولت اہلِ سنت کے عظیم رہنما امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے ۱۸۹۷ء میں اور اس کے بعد ایک سوال کے جواب میں ۱۹۲۰ء میں جو کچھ فرمایا، وہی دو قومی نظریہ کی بنیاد بنا۔ آپ نے مسلمانوں کو ہندو اور انگریز کی فریب کاریوں سے بروقت متنبہ کیا۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد لکھتے ہیں:۔

"فاضل بریلوی نے حضرت مجدد الف ثانی (م ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) کے مسلک کی پیروی کرتے ہوئے سنہ ۱۹۲۰ء/۱۳۳۹ھ میں دو قومی نظریہ کی داغ بیل ڈالی جس کی بنیاد پر پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔ اسی سال فاضل بریلوی رحلت فرما گئے لیکن وہ اپنے پیچھے ایک ایسی جماعت چھوڑ گئے جس نے اس مشن کو آگے بڑھایا چنانچہ آپ کی زندگی ہی میں ان حضرات نے اپنا کام شروع کر دیا۔۔۔۔۔۔" ؎۲

؎۱ دو قومی نظریہ کا تصور ۱۹۲۰ء میں ہی پختہ ہو چکا تھا اور کانگریسی و سنی علماء کے درمیان زیرِ بحث رہتا تھا۔ اس تاریخی حقیقت کا تجزیہ کرتے ہوئے جناب خالد لطیف گابا اپنی کتاب "مجبور آوازیں" میں لکھتے ہیں:۔

"دو قومی نظریہ" جس پر بڑے بحث مباحثے ہوتے رہتے ہیں، آل انڈیا مسلم لیگ یا آل انڈیا مسلم کانفرنس یا دیوبند یا جامعہ ملیہ کی تخلیق نہیں تھا۔ تاریخ شاہد ہے کہ اس نظریے کا مصنف نہ تو محمد علی جناح تھے اور نہ علامہ اقبال۔

دو قومی نظریہ تو ۱۹۲۰ء میں ہی ایک مشہور اور مسلمہ نظریہ بن چکا تھا اس وقت جناب جناح صاحب کانگریس میں سرکردہ تھے اور بقول مسز سروجنی نائیڈو ہندو مسلم اتحاد کے سفیر تھے۔" مجبور آوازیں، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۴ء، ص ۱۰۱، ہفت روزہ افریشیا لاہور ۲۴-۳۰ اپریل ۱۹۷۰ء

نوٹ: تاریخ اس امر کی شہادت پیش کرنے سے قاصر ہے کہ جس طرح قرآن و

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ نے اس نازک دور میں مسلمانوں کی صحیح اور بروقت رہنمائی فرمائی جبکہ بڑے بڑے لیڈر گاندھی کی آندھی کا شکار ہو چکے تھے۔ مولانا عبد الباری فرنگی محلی، مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، علامہ اقبال اور خود قائد اعظم بھی ابھی تک ہندو مسلم اتحاد کی مضرت کا نکتہ نہ سمجھ پائے تھے۔ اور ہندو مسلم اتحاد کے داعی تھے۔ ان کی کوششیں بھی اسی قسم کے اتحاد کے لئے وقف تھیں۔ مسلم قومیت کے علمبردار فاضل بریلوی کی بروقت مخلصانہ رہنمائی تھی جس سے متاثر ہو کر مذکورہ حضرات بھی آپ کی اور آپ کے تلامذہ و خلفاء کی کوششوں سے دو قومی نظریہ کے حامی و مؤید بن گئے۔

نامور صحافی اور تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن جناب محمد شفیع (م ش) نے اس تاریخی حقیقت کا برملا اظہار کرتے ہوئے حضرت فاضل بریلوی کو یوں خراجِ عقیدت پیش کیا ہے:۔

"اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے جس یکسوئی اور استقلال سے دورِ غلامی میں دین کی مدافعت کا مقدس فریضہ سر انجام دیا، جوں جوں وقت گزرتا جائے گا، اس کا اعتراف امت کے تمام طبقوں کو ہوتا جائے گا۔۔۔۔۔۔ جس وقت ہمارے اسلاف کی بداعمالیوں سے سلطنت ہمارے ہاتھ سے چھن گئی تھی اور جس دور میں سب سے اہم کام اس کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا کہ ملت کے اجماع کو پارہ پارہ ہونے سے بچایا جائے ان کے عقائد کو مسخ ہونے سے محفوظ رکھا جائے، اور پھر اس سازش کو کچل کر رکھ دیا جائے جس کا مقصد مسلمانوں

(بقیہ حاشیہ ۲۲ سے آگے)

سنت کی روشنی میں امام احمد رضا نے ۱۹۲۰ء میں دو قومی نظریہ مدلل طور پر بیان کیا، اس وقت کوئی دوسرا رہنما آپ کا سہیم و شریک نہ ہو۔ (مرتب)

؎۲ فاضل بریلوی اور ترکِ موالات، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۱ء، ص ۴۲

کے دلوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جو لافانی محبت کا رشتہ تھا کہ غیر اسلامی عقائد کی تخم ریزی ناممکن تھی۔ یہ کارنامہ اعلیٰ حضرت نے نہایت نامساعد حالات میں انجام دیا، اس لحاظ سے اعلیٰ حضرت ملت اسلامیہ کے عظیم محسن تھے۔" سلہ

جناب م۔۔ کی پیش گوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کی خدمات کا اعتراف اب ہر غیر جانبدار مورخ کر رہا ہے۔ اعتراف حقیقت کے ان بیانات میں مشہور مورخ اور کالم نگار (نوائے وقت) جناب میاں عبدالرشید صاحب کا بیان خصوصی توجہ کا مستحق ہے، وہ لکھتے ہیں:

When the Pakistan Resolution was passed in 1940, the efforts of Hazrat Barelvi bore fruit and all his adherents and followers, including Ulema and spiritual leaders, rose as one man to support the Pakistan movement. Thus, the contribution of Hazrat Barelvi towards Pakistan is not less than that of Allama Iqbal and Quaid-i-Azam...... سلہ

ترجمہ:- ۱۹۴۰ء میں جب قرارداد پاکستان منظور ہوئی تو حضرت بریلوی کی کوششیں بارآور ہوئیں اور علماء کرام و پیران عظام سمیت، آپ کے پیروکار اور متوسلین جسد واحد بن کر تحریک پاکستان کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس طرح قیام پاکستان کے سلسلہ میں حضرت بریلوی کا حصہ علامہ اقبال اور قائد اعظم سے کسی طرح کم نہیں۔

سلہ روزنامہ نوائے وقت لاہور، ۸ جون ۱۹۷۶ء

سلہ Islam in the Pakistan Subcontinent, Lahore 1977, Page: 67

دو قومی نظریہ کے داعی کی حیثیت سے امام احمد رضا بریلوی کے افکار و نظریات سے اقبال بھی متاثر ہوئے۔ اثر اندازی کی اس حقیقت کو ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے اس طرح بیان کیا ہے:-

"پاک و ہند کے عظیم مفکر اور شاعر علامہ اقبال نے، جو پہلے ایک قومی نظریہ کے موید تھے اور بعد میں اس کے سخت مخالف ہو گئے تھے، مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی اور فاضل بریلوی کے فتاویٰ رضویہ کا عمیق مطالعہ فرمایا تھا اس لئے ظن غالب ہے کہ علامہ کے افکار و خیالات میں ان دونوں ماخذ نے ایک انقلاب پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔" سلہ

اس مختصر پس منظر کی روشنی میں یہ بات تاریخی حقیقت بن کر ابھرتی ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے بعد دو قومی نظریہ علماء و مشائخ اہل سنت و جماعت نے پیش کیا، یہی نظریہ قیام پاکستان کی اساس بنا۔ علامہ اقبال نے قیام پاکستان کا مطالبہ دسمبر ۱۹۳۰ء میں کیا، لیکن اس سے تقریباً چھ برس قبل اوائل ۱۹۲۵ء میں اسی ضرورت کا احساس "آل انڈیا سنی کانفرنس" مراد آباد کے اجلاس میں علماء و مشائخ نے دلایا۔ حضرت سید محمد محدث کچھوچھوی (م ۱۳۸۳ھ) نے ۱۹۴۶ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے موقع پر فرمایا:

"دنیا نے بڑی تلاش کے بعد اس تخیل کی ابتدائی کڑی کا نام ڈاکٹر اقبال بتایا ہے لیکن اس کو آج سنیئے کہ اس پیغام کے لئے قدرت نے عہد حاضر کے ہندوستان میں جس کا انتخاب فرمایا، وہ ہماری آل انڈیا سنی کانفرنس کے ناظم اعلیٰ اور بانی ہمارے

سلہ فاضل بریلوی اور ترک موالات، ص ۲۶

صدر الافاضل اُستاذ العلماء کی مقبول و برگزیدہ ذات گرامی ہے ۔[1]

حضرت سید محدث کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی (م ۱۹۴۸ء) کی دو قومی نظریہ کی بنیاد پر تقسیم ہند کی جس تجویز کا ذکر کیا ہے ۱۹۳۲ء میں بمبئی میں ہندوؤں کے الگ محلوں اور بازاروں میں محدود ہونے کی خبر پر آپ کی طرف سے تقسیم ہند کی تجویز غالباً اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے ، جو آپ کی سیاسی بصیرت کا منہ بولتا ثبوت ہے ۔ آپ نے تقسیم ملک ——— بلکہ مطالبہ تقسیم سے پہلے جو کچھ فرمایا ، وہ کتنا صحیح تھا ۔ آپ نے فرمایا ۔

"بمبئی کے ہندو کوشش کر رہے ہیں کہ اپنی دوکانیں مسلمان محلوں سے ہٹا کر ہندو محلوں میں لے جائیں ، ہندوؤں کے یہ افعال ، یہ تجویزیں ایسے طرزِ عمل اتحاد کے ذرا بھی منافی نہیں لیکن مسلمان ایسا کریں تو اتحاد کے دشمن قرار دیے جائیں ، یہ کھلی ناانصافی ہے جب ہندو اپنی حفاظت اسی میں سمجھتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے محلوں سے علیحدہ ہو جائیں اور اپنے حدود علیحدہ کر لیں تو مسلمانوں کو یقیناً ان کے محلوں میں جانے اور ان کے ساتھ کاروبار رکھنے سے احتیاط رکھنا چاہیے ، دونوں اپنے اپنے حدود جداگانہ قرار دیں اور اسی نکتہ کو ملحوظ رکھ کر سیاسی مباحث کو طے کر لیں یعنی ہندوستان میں ملک کی تقسیم سے ہندو مسلم علاقے جدا جدا بنا لیں تاکہ باہمی تصادم کا اندیشہ اور خطرہ باقی نہ رہے ، ہر علاقہ میں اُسی علاقہ والوں کی حکومت ہو ، مسلم علاقہ میں مسلمانوں کی اور ہندو علاقہ میں ہندوؤں

[1] خطبہ صدارت جمہوریہ اسلامیہ مطبوعہ مرادآباد ۱۹۴۶ء ، ص ۱۲ ،
دبدبہ سکندری رام پور ۱۷ر جولائی ۱۹۳۲ء ، ص ۵

کی ، اب نہ مخلوط و جداگانہ انتخاب کی بحثیں درپیش ہوں گی نہ کونسلوں میں نشستوں کی منازعت کا کوئی موقع رہے گا ۔ ہر فریق اپنے حدود میں آرام کی زندگی گذار سکے گا ۔ جب ہندو اکثریت نے بمبئی میں یہ گوارا کر لیا تو کیا وجہ ہے کہ جدید حکومت کا مسئلہ اس اصول پر طے کیا جائے ؟"[1]

اگلے صفحہ پر ماہنامہ السواد الاعظم ، مرادآباد کے اس تاریخی شمارہ کے ایک صفحہ کا عکس ملاحظہ فرمائیں ۔

[1] ماہنامہ السواد الاعظم مرادآباد ، شوال المکرم ۱۳۵۰ھ فروری ۱۹۳۲ء ص ۱۲ ، ۱۳ ،
حضرت بریلوی کی سیاسی بصیرت ، سید نور محمد قادری مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء ، ص ۲۸

دی اسے دیا۔ وہ تھا کہ کانگرس ہندوؤں کی سب سے نمایندہ جماعت ہے ذرا بھی کم وقعت پایا
سیاسی مقاصد جن کے پیچھے مسلمانوں کے مفاد کو نظر انداز کرنا ابھی بہت سے گروہ تھے انھیں ہندو
اتحاد کی ہر قسم کی حمایت کی اور مسلمانوں کے حقوق کو کس طرح دل کے ساتھ تسلیم کیا یہ سب
بیان کی حاجت نہیں ہر قوم کو اپنی آزادی پیاری ہے جتنی اس وقت میں تھی
جاتی ہے اس کے لئے جنگ کرنی ہو خونریزی کرنی ہو ملک تباہ کرنا ہو
سب کچھ گوارا ہے مگر ہندوؤں کا یہی نظریہ ہے مگر وہ مسلمانوں کے بیچ
اپنے حقوق کے لئے بھی ہمدردی نہیں رکھتے ہیں
حالات ایسے ہیں تو اس پر ہندو قوم بگڑ جاتی ہے
اور مفاہمت کی کوئی صورت نہیں بنتی جلسے ہوتے ہیں اور ناکام رہتے ہیں
کہ تو اب وہ مرحوم اتحاد جس کا ہندوؤں میں بھی نام و نشان نہیں رہا
ہندو مسلم جنگ اس اتحاد کا ثبوت بن سکتی ہے جب ہندو
جاہیں مسلمانوں کو قتل کر دیا کریں اور مسلمان یہ کہا کریں کہ ہم تو اتحاد کی وجہ سے زبان بھی نہیں ہلا سکتے
مارو اور دوستی کا دم بھرو یہ تو ہم نہ کریں گے اس جنگ کے سلسلہ میں ایک سبق
لاجس سے خارج سمجھا جائے تو وہ عقدہ آسانی سے حل ہو سکتا ہے جس کی تدبیر میں ملک کے بڑے بڑے
مسلم صاحبان عاجز رہے وہ یہ کہ ہندوؤں کی کوشش رہتی ہے کہ ان کی دوکانیں مسلمان محلوں میں
ہوں اگر ہندو محلوں میں ہوں تو ہندوؤں کے بالمقابل یہ تحریریں بطرز عمل اتحاد کے منافی نہیں
لیکن مسلمان ایسا کریں تو اتحاد کے دشمن قرار دئے جائیں یہ کھلی ناانصافی ہے جب ہندو
اسی میں سمجھتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے محلوں سے علیحدہ ہو جائیں اور اپنے صدود میں رہیں تو مسلمانوں کو
یقیناً ان کے محلوں میں جانے اور ان کے ساتھ کاروبار رکھنے سے احتیاط رکھنا چاہئے دونوں اپنے اپنے
حدود و جداگانہ قرار دیں اور اس نکتہ کو ملحوظ رکھ کر سیاسی مباحث کو طے کریں یعنی ہندوستان میں
ملک کی تقسیم سے ہندو مسلم علاقے جدا جدا بنائیں تاکہ باہمی فساد کا اندیشہ اور خطرہ باقی نہ رہے ہر علاقہ
میں اسی علاقہ والوں کی حکومت ہو مسلم علاقہ میں مسلمانوں کی اور ہندو علاقہ میں ہندوؤں کی
قلم رو جداگانہ انتخاب کی بحثیں دور ہو جائیں گی اور نشستوں کی منازعت کا کوئی موقع نہ رہے گا

یہ ہے دو قومی نظریہ نظریہ پاکستان ۔۔۔ کے سفر کی مختصر داستان جو
علماء اہل سنت کی کوششوں سے وسیع ہو کر مقبول عام ہوا اور جس کی وجہ سے
اکثر ۔۔۔ انقلاب رونما ہوا۔

۔۔۔ پاکستان ۔۔۔ میں ۔۔۔ کے تاریخی حوالہ ۔۔۔
یہ دیکھنا ہے کہ اس وقت مسلم لیگ میں کون لوگ تھے جن کی شمولیت ۔۔۔
سے وہ مسلم لیگ ۔۔۔ عوامی اور خالص سیاسی جماعت بن گئی۔

اس سوال کے جواب کے لئے حضرت سید محمد اشرفی محدث کچھوچھوی کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں:

”مسلم لیگ میں پاکستان کا پیغام کس نے بھیجا؟ اور کس نے ۔۔۔ کا عقیدہ
اس کو دیا؟ اگر تاریخی طور پر دیکھا جائے گا تو وہ مرحوم ۔۔۔ پاکستان کے بانی
اسلامی قرار دی ۔۔۔ معلوم ہے۔ مسلم لیگ سے ہمارے سنی کانفرنس کی ۔۔۔
کے رکن حضرت سید شاہ ۔۔۔ صاحب ۔۔۔
۔۔۔ لکھ لیا ہے۔ اگر ایک دم ۔۔۔ سنی مسلم لیگ سے نکل جائیں تو ان
مجھے بتاؤ کہ مسلم لیگ کیا رہ جائے گی اس کا سرا ۔۔۔ اس کا جھنڈا ۔۔۔
ملک میں ۔۔۔ کا حق ۔۔۔ کیا اس ۔۔۔ کی روشنی موجود نہیں کیا پاکستان
صرف شیعوں کو بنانا ہے؟“ ۔۔۔

۔۔۔ پاکستان کے متعلق ۔۔۔ پیر صاحب مانکی شریف کا خطاب ۔۔۔
۔۔۔ کی صورت ۔۔۔ جماعت جس میں ۔۔۔ اکثریت مسلمانوں کی ہوگی پاکستان
بنانے کے لئے ۔۔۔ جو اسلامی قانون کے خلاف ۔۔۔ پاکستانی ۔۔۔

قرارداد پاکستان کی تجویز سے پہلے ۱۹۳۸ء میں مولانا عبدالستار خان نیازی نے قائد اعظم کی خدمت میں طلباء پاکستان تجویز پیش کی تو قائد اعظم بہت خوش ہوئے اور اس کے متعلق اہم نکات کو تسلیم کر لیا، اور اس تجویز کو مسلم لیگ کی مستقل کمیٹی کے سپرد کرنے کا وعدہ فرمایا ہے

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو منٹو پارک (اقبال پارک) لاہور میں مسلم لیگ کا تاریخی اجلاس ہوا جس میں قرارداد لاہور منظور ہوئی، یہی قرارداد بعد میں قرارداد پاکستان کے نام سے مشہور ہوئی۔ مسلم لیگ کے اس اجلاس میں سنی علماء و مشائخ نے بھی حصہ لیا اور قرارداد کے حق میں تقاریر کیں۔ قرارداد کی تائید میں سنی علماء کی طرف سے تقریر کرنے والوں میں مولانا عبدالحامد بدایونی علیہ الرحمہ بھی تھے۔

طلباء پاکستان کے اس اجلاس میں مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد قادری سرگرم رکن تھے بلکہ مولانا محمد عبدالستار [illegible] علیہ الرحمہ اسٹیج پر مولانا ظفر علی خان کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو حضرت امیر ملت علی پوری نے حسب ذیل تہنیتی تار قائد اعظم کو دیا۔ [illegible] مکمل تائید کا یقین دلایا [illegible] اسلام ہندوستان کے [illegible] آپ کی [illegible] اور آپ کی ترقی [illegible]

---

۱ [illegible] ۱۹۴۰ء [illegible] ص ۲۰۲

۲ مولانا عبدالحامد بدایونی پر ایک نظر [illegible] ص [illegible]
ص ۲۰۵ قائد اعظم [illegible] ۱۹۷۶ء ص ۲۵

۳ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۳ دسمبر ۱۹۷۶ء

۴ حضرت شیخ [illegible] مولانا [illegible] ص ۲۷

(بقیہ صفحہ ۲۹ سے آگے)

پاکستان [illegible] ۱۹ [illegible] ص [illegible]

۵ [illegible] ص [illegible]

کے لئے دعا کرتا ہے۔

مطالبہ قرارداد پاکستان کے اعلان کے ساتھ ہی علماء اہل سنت نے یہ مساعی تیز تر کر دیں، اور اپنی تمام تر توجہ تحریک پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے وقف کر دی۔ تعلیمی و دینی مدارس اور خانقاہیں، عرس کے مبارک موقعوں اور مذہبی جلسوں اور اہل سنت کے ترجمان اخبارات و رسائل [illegible] ہر مقام سے پاکستان کا نعرہ بلند ہونے لگا [illegible] تحریک پاکستان کے لئے ان حضرات کے دل میں جو تڑپ اور جوش، لگاؤ، عشق و محبت کی حد تک تھی وہ روز روشن سے زیادہ عیاں ہے۔ اس کی ایک جھلک آپ قیام ملک سے قبل ہندوستان سے شائع ہونے والے مشہور "[illegible]" امرتسر کے سرورق کے ان عکسوں سے لگا سکتے ہیں جو آئندہ صفحات پر دیے جا رہے ہیں۔ سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے مذکورہ ترجمان نے ۱۹۴۰ء کے اوائل سے ہی امرتسر کے ساتھ لفظ پاکستان کا اضافہ کر دیا تھا۔ کتاب ہذا میں [illegible] کے سرورق کا عکس شامل کیا جا رہا ہے، جنگ عظیم دوم کے دوران حالات انتہائی نازک تھے۔ اس ہنگامی دور میں [illegible] پاکستان کا ذکر حکومت برطانیہ کے غضب کو دعوت دینا تھا، اور بالخصوص صحافت کی دنیا میں جہاں معمولی سی بات پر بھی ضمانت طلب کر لی جاتی اور ضبطی بھی روز مرہ کا معمول بن چکا تھا، مذکورہ اخبار اپنے سرورق پر امرتسر (پاکستان) لکھتا رہا۔

---

۱ تذکرہ شاہ جماعت [illegible] ص [illegible]

الفقیہ امرتسر

پاکستان

جلد ۲۵ — شعبان ۱۳۶۶ھ — اگست ۱۹۴۷ء یوم جمعہ

در حضور پہ حاضر غلام ہو جائے

نایاب تحفہ

اطلاع

الفقیہ امرتسر

رجب ۱۳۶۳ھ — جولائی ۱۹۴۴ء یوم جمعہ

خدا کی رحمت مدام ہو امام اعظم ابو حنیفہ

اطلاع

تحریک پاکستان کی جدوجہد کے ابتدائی دور میں "پاکستان" کا تصور اس قدر واضح نہ تھا۔ دو مسلم اکثریتی صوبوں کے شمول اور حیدرآباد کے مسلم آبادی سے متعلق ہوتے رہے۔ ملک بھر میں عیدوں اور جمعوں کی مسلم کش پالیسی اتنی بھرپور درکار تھی کہ گورداسپور جیسا مسلم اکثریتی علاقہ ہمارے ہاتھ سے نکل گیا۔ اس موقع پر ایک قرارداد کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا، جو اجمیر شریف سے عرس کے موقع پر علمائے کرام کی طرف سے پیش ہوئی اور پاس ہوئی۔ چونکہ اجمیر شریف مسلمانوں کی مذہبی و روحانی زندگی کا ایک مسلمہ مرکز اور مقدس مقام ہے اس لئے اس کو پاکستان میں شامل کیا جانا بہت ضروری ہے۔[1]

اس قرارداد کا عکس ملاحظہ ہو۔

جیا دبدبہ سکندری، رامپور، مطبوعہ ۹ جون ۱۹۴۶ء

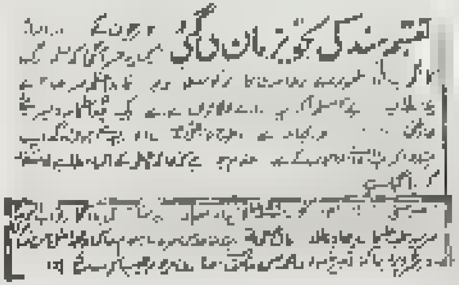

[1] اخبار دبدبہ سکندری، رامپور، مطبوعہ ۹ جون ۱۹۴۶ء ص ۲

اہل سنت و جماعت کے مشائخ عظام اور علمائے کرام بالخصوص امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کے ہم عصر علماء، تلامذہ و خلفاء اور منتسبین نے تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ ہندوستان کے ساتھ ان کی وفاداریاں ہمیشہ مشکوک رہیں جن جن علماء و مشائخ نے تحریک پاکستان میں مؤثر کردار ادا کیا ہے ان کا شمار مشکل ہے، چند ایک اسماء ہی ذکر کیے جاتے ہیں۔

مجاہد اسلام پیر محمد امین الحسنات، صاحب مانکی شریف (م ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء)

امیر ملت پیر سید جماعت علی محدث علی پوری (م ۱۳۷۰ھ / ۱۹۵۰ء)

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی (م ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء) (ابن امام احمد رضا بریلوی)

عمدۃ المحققین مولانا مفتی صاحبداد خاں (م ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۶ء)

مجاہد ملت مولانا عبدالحامد بدایونی قادری (م ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء)

مجاہد اسلام مولانا پیر عبدالرحمن بھرچونڈی شریف (م ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء)

محسن ملت مولانا عبدالسلام باندوی (م ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء) (خلیفہ امام احمد رضا بریلوی)

مبلغ اسلام مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی (م ۱۳۷۴ھ / ۱۹۵۴ء) (خلیفہ امام احمد رضا بریلوی)

سرپرست طریقت پیر سید غلام محی الدین گولڑوی (م ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء)

مجاہد اسلام مولانا فضل الحسن حسرت موہانی (م ۱۳۷۰ھ / ۱۹۵۱ء)

رئیس المتکلمین مولانا سید محمد اشرفی محدث کچھوچھوی (م ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء) (خلیفہ امام احمد رضا بریلوی)

غازی کشمیر مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری (م ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۱ء) (ابن خلیفہ امام احمد رضا بریلوی)

صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی (م ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء) (خلیفہ امام احمد رضا بریلوی)

محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قادری (م ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء)

شیخ القرآن مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی (م ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء)

تاج العلماء مولانا مفتی محمد عمر نعیمی (م ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۶ء)

امیر حزب اللہ پیر سید فضل شاہ جلالپوری (م۔ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء)
مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی (م۔ ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء)
صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی (م ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء) خلیفہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی، رحمہم اللہ تعالیٰ، الخ

محدث ملت مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری خلیفہ امام احمد رضا بریلوی۔
غزالی دوراں مولانا سید احمد سعید کاظمی ملتان
محسن ملت مولانا [illegible] عبد الباقی [illegible] خلیفہ امام احمد رضا بریلوی
مجاہد ملت مولانا محمد عبد الستار خاں نیازی [illegible]
مبلغ اسلام مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری میرٹھی
مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلوی ابن امام احمد رضا بریلوی
شیخ الاسلام پیر محمد قمر الدین سجادہ نشین سیال شریف
صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی وغیرہم مدظلہم العالی سلہ

تحریک پاکستان کے مجاہدین سنی علماء و مشائخ کی ملی و سیاسی خدمات کا اعتراف سیکرٹری روزنامہ "[illegible]" نے یوں کیا ہے:

"حضرت پیر صاحب زکوڑی، صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب گولڑہ شریف، حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر صاحب مانکی شریف، خواجہ غلام [illegible] الدین صاحب تونسہ شریف وغیرہم نے جو جد و جہد میں نمایاں خدمات انجام دیں وہ روز روشن

سلہ اکابر کی یہ نامکمل فہرست حروف تہجی کے لحاظ سے ہے، تحریک پاکستان کے سنی اکابر کی تفصیلی فہرست کا یہ مقام متحمل نہیں۔ "تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس" زیر ترتیب میں ان اکابر کا ذکر مع خدمات کیا جائے گا۔

اسی طرح [illegible] جب ان کے علاوہ مبلغ اسلام علامہ عبد العلیم صاحب قادری میرٹھی نے مسلم لیگ کی طرف سے بیرونی ممالک کا دورہ کر کے پاکستان کی اہمیت دنیا پر واضح کی، اور سفیر اسلام مشہور ہوئے۔ مولانا عبد الحامد بدایونی، مولانا ابو الحسنات مرحوم، مولانا محمد یوسف صاحب سالکوٹی، مولانا محمد عبد الغفور ہزاروی، مولانا محمد بشیر صاحب مدیر ماہنامہ طیبہ کوٹلی لوہاراں، مولانا محمد عارف اللہ صاحب میرٹھی راولپنڈی نے ملک کا دورہ کر کے سوئے ہوئے مسلمانوں کو بیدار کیا۔ یہاں تک کہ ان تمام مقتدر علمائے کرام کا وفد کشمیر بھی گیا اور مجاہد کشمیر پیر [illegible] مجاہدین کو کافی [illegible] مخدوم سید شوکت حسین [illegible] [illegible] شہید نے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے تحریک آزادی میں حصہ لیا۔ سلہ

سنی [illegible] ——— پاکستان کے قیام میں ان سنی علماء و مشائخ کی کوششیں ناقابل فراموش ہیں پاکستان کے ساتھ ان کا تعلق عشق کی حد تک رہا۔ اور ایسا ہونا [illegible] امر تھا، کیونکہ [illegible] اسلام کی [illegible] کے عالم میں پاکستان کو وہ [illegible] سمجھتے تھے۔ سنی علماء و مشائخ نے تحریک پاکستان کے دوران پاکستان کی حمایت میں اسی جمعیت کے [illegible] جاری کئے جس جمعیت کے [illegible] ناجائز اور حرام [illegible] کرتے ہیں [illegible] اسلامی [illegible] کے قیام کی حمایت [illegible] پاکستان [illegible] کانگریسی، احراری، جمعیت علمائے ہند وغیرہ [illegible] کے علماء [illegible] تھے [illegible] مختصراً پاکستان کی حمایت میں سنی علماء و مشائخ

سلہ ہفت روزہ [illegible] الفقیہ امرتسر [illegible] ۱۹۴۳ء [illegible] ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ

کے سرکاری ملازموں کی جیبیں خالی کر دی جائیں۔

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری علیہ الرحمۃ نے بھی اس کا اعلان فرمایا

"اس سے پہلے فقیر تمام مسلمانان ہند سے اپیل کر چکا ہے جس طرح فقیر نے شملہ کانفرنس کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ مسلم لیگ ہی مسلمانان ہند کی واحد سیاسی جماعت ہے۔ اب چونکہ جدید انتخابات ہو رہے ہیں اس موقع پر چاہیے کہ قائداعظم محمد علی جناح صاحب نے مسلمانان ہند سے اپیل کی ہے کہ ہر ایک مسلمان کو مسلم لیگ کے امیدوار کو ووٹ دینا چاہیے اور اپنی حیثیت سے زیادہ چندہ دینا چاہیے۔ فقیر بحیثیت امیر ملت قائداعظم مسٹر محمد علی جناح کی اس اپیل کی پرزور تائید کرتا ہے اور تمام مسلمانان ہند سے عموماً اور اپنے مریدین و متوسلین سے خصوصاً جو لاکھوں کی تعداد میں ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں ہیں مکرر پرزور اپیل کرتا ہے کہ اس موقع پر ہر طرح سے مسلم لیگ کی امداد کریں اور میرے متوسلین انشاء اللہ تعالیٰ مسلم لیگ کی امداد کرتے رہیں گے۔"[1]

محدث علی پوری کا ایک اور بیان ملاحظہ ہو، یہ بیان اس وقت کا ہے جب کہ مسلم لیگ نے ابھی تک قرارداد "پاکستان" پاس نہیں کی تھی یا یوں کہیے کہ ابھی تک "پاکستان" مسلم لیگ کا نصب العین نہ تھا کانگریس کی وزارت کے خاتمہ پر

[1] ہفت روزہ الفقیہ امرتسر ۲۱-۲۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء، ص ۱۱
اخبار دبدبہ سکندری رامپور ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء، ص ۱۰

قائداعظم کی اپیل پر پورے ملک میں یوم نجات منایا گیا۔ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۳۹ء کو علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ میں "یوم نجات" کی تقریب میں آپ نے فرمایا:

"دو جھنڈے ہیں، ایک اسلام کا دوسرا کفر کا، مسلمانو! تم کس جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو گے؟ سب نے باآواز بلند کہا کہ اسلام کے جھنڈے کے نیچے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جو کفر کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہوں گے ان میں سے اگر کوئی مر جائے گا تو کیا تم اس کے جنازے کی نماز پڑھو گے؟ سب نے انکار کیا۔ پھر دریافت فرمایا کہ کیا تم مسلمانوں کے قبرستان میں اس کو دفن کرو گے؟ سب نے کہا کہ نہیں ہرگز نہیں۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اس وقت سیاسی میدان میں اسلامی جھنڈا مسلم لیگ کا ہے۔ ہم بھی مسلم لیگ کے ساتھ ہیں اور سب مسلمانوں کو مسلم لیگ میں شامل ہونا چاہیے۔"[1]

مذکورہ بالا خبر کو بغور پڑھیے۔ اور حضرت امیر ملت کی سیاسی بصیرت، نظریہ پاکستان سے وابستگی کے اظہار میں جرأت مندانہ اقدام کا اعتراف کیجئے۔ اور "دو قومی نظریہ" کی اس سے بڑھ کر سادہ و بہترین تشریح اور کس طرح ممکن ہے۔

اہل سنت و جماعت کے ترجمان آل انڈیا سنی کانفرنس کے بانی صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی نے مسلم لیگ کی حمایت میں اعلان فرمایا

"مسلمانوں کو اپنے قیمتی ووٹ کانگریس کو دینا حرام ہے۔ اور احرار، خاکسار، یونینسٹ وغیرہ بھی مسلمانوں سے کٹ کر گاندھی جی کے زر خرید غلام ہیں۔ انہیں مسلمانوں کی نمائندگی کا کوئی حق نہیں ہے۔ مسلمان

[1] ہفت روزہ الفقیہ امرتسر ۷ جنوری ۱۹۴۰ء ص ۸

کے ووٹ حاصل کرے اور صرف سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کو بھیجے جو کونسلوں میں جا کر مسلمانوں کے جائز حقوق کی نگہداشت کریں اور احکام شریعت کے مطابق جدوجہد کریں۔"[1]

جنگ آزادی میں مسلم لیگ کی حمایت میں حضرت دیوان سید آل رسول علی خان زیب آستانہ عالیہ اجمیر شریف کا ارشاد ملاحظہ فرمایئے۔

"مسلم لیگ نے حصول پاکستان کے لئے انتخاب لڑنے کا اعلان کر دیا ہے، اس لئے ہر مسلمان دل و جان کے ساتھ مسلم لیگ کا ساتھ دے۔"[2]

حضرت پیر بڈھے حسین شاہ سجادہ نشین گھڑگہ شریف (دکن) نے فرمایا

"صرف مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی جماعت ہے۔"[3]

حضرت خواجہ غلام سدید الدین سجادہ نشین تونسہ شریف نے ایک خصوصی اعلان میں فرمایا

"مریدان با صفا اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ مسلم لیگ کا ساتھ دیں۔"[4]

حضرت پیر صاحب سجادہ نشین دربار پاک تیمی کا ارشاد ہے:

"مسلمانوں کے ووٹ کے حقدار صرف مسلم لیگی نمائندے ہیں۔"[5]

حضرت مولانا خواجہ محمد قمرالدین صاحب، زیب آستانہ سیال شریف نے ارشاد فرمایا

"ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جنگ پاکستان میں مسلم لیگ کا ساتھ دے۔"[6]

---

[1] ہفت روزہ الفقیہ امرتسر، جلد ۲۸، شمارہ ۳۹، ۲۱ تا ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۵

[2] اشتہار "حضرت صوفیائے کرام کا اعلان حق صرف مسلم لیگ کی حمایت کرو" شائع کردہ پنجاب مسلم لیگ

[3] ایضاً [4] ایضاً [5] ایضاً [6] ایضاً

حضرت مولانا سید غلام محی الدین صاحب، سجادہ نشین گولڑہ شریف کا ارشاد ہے:

"مسلمانو، اس معرکہ حق و باطل میں مسلم لیگ کا ساتھ دیں۔"[1]

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری نے ارشاد فرمایا،

"محمد علی جناح ہمارا بہترین وکیل ہے اور مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔"[2]

حضرت پیر سید فضل شاہ، سجادہ نشین جلال پور شریف (جہلم) کا ارشاد ہے

"مسلمانو! وحدتِ ملت کو قائم رکھو اور مسلم لیگ کا ساتھ دو۔"[3]

مسلم لیگ کے شعبہ نشر و اشاعت کی طرف سے ایک اشتہار مطبوعہ سول ملٹری پریس زیر اہتمام اسماعیل صاحب شائع ہوا جس میں تیس[4] جلیل القدر سنی مشائخ عظام اور علمائے کرام نے حضرت پیر محمد عبد اللطیف صاحب زکوڑی شریف و دیگر جملہ مسلم لیگی امیدواروں کی پرزور حمایت کرتے ہوئے متفقہ طور پر فرمایا،

"سب مسلمانوں کا اولین فرض ہے کہ مسلم لیگ کی حمایت کریں اور پاکستان کے قیام کے لئے جان پیش کرنے کو باعث صد افتخار سمجھیں کیونکہ بغیر قیام پاکستان اس ملک میں باعزت زندگی محال ہے۔"

اس اشتہار میں پاکستان کی حمایت میں صرف تین دیوبندی مکتبہ فکر کے علماء اور دو اہل حدیث علماء کے نام تائیدی طور پر درج ہیں۔

اگلے صفحات پر مسلم لیگ کی طرف سے شائع شدہ مذکورہ بالا دونوں اشتہارات کے عکس درج ہیں۔

---

[1] ایضاً [2] ایضاً [3] ایضاً

حضرات صوفیائے کرام کا اعلان حق

صرف مسلم لیگ کی حمایت کرو

[illegible]

حضرت مولانا حافظ [illegible] صاحب قبلہ [illegible] کیمبل پور شریف

[illegible] سجادہ نشین سیال شریف۔

[illegible] سجادہ نشین تونسہ شریف۔

[illegible] سید جماعت علی شاہ صاحب [illegible]

حضرت مولانا سید [illegible] شاہ [illegible] جلالپور شریف۔

[illegible]

حضرت سجادہ نشین [illegible]

[illegible]

حضرت سید [illegible] تونسہ شریف کا اعلان

[illegible]

حضرت سید [illegible] سجادہ نشین [illegible] شریف کا اعلان۔

[illegible]

سجادہ نشین [illegible] کا اعلان

[illegible]

مسلم لیگ کی حمایت [illegible]

[illegible]

وما علینا الا البلاغ

جناب محمد حنیف شاہد مشائخ عظام کی تحریک پاکستان میں خدمات کا اعتراف ان الفاظ میں کرتے ہیں:-

"۱۴؍ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو جب صوبہ سرحد اور پنجاب کے پیروں، سجادہ نشینوں، صوفیوں اور روحانی پیشواؤں کا ایک اہم اجتماع پشاور میں ہوا اور اس میں ایک تجویز منظور ہوئی جس میں مسلم لیگ سے وفاداری اور قائد اعظم کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ سجادہ نشین پیر مانکی شریف نے اس اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

"اس وقت مسلمانوں کو اتحاد کی ضرورت ہے ہر مسلمان کو حصول پاکستان کے لئے پوری جدوجہد کرنی چاہئے جہاں وہ عزت اور آزادی سے رہ سکیں گے۔ حصول پاکستان کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا کہ ہر مسلمان مسلم لیگ میں شریک ہو کیونکہ صرف مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو صرف اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی اور آزادی کے لئے کوشاں ہے۔" [1]

خواجہ حسن نظامی نے ۱۲ نومبر ۱۹۴۵ء کو حسب ذیل بیان دیا۔

"حضرت پیر مہر علی شاہ کے سجادہ نشین پیر غلام محی الدین نے اپنے مریدوں کو حکم دے دیا ہے کہ وہ مسلم لیگ کا ساتھ دیں۔۔۔" [2]

۲۰ جنوری ۱۹۴۶ء کو حضرت پیر عبدالرشید سجادہ نشین دربار بو علی قلندر پانی پت نے حسب ذیل بیان دیا:

---

[1] اسلام اور قائد اعظم۔ محمد حنیف شاہد، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء، ص ۱۴۲

[2] ایضاً، ص ۱۴۳

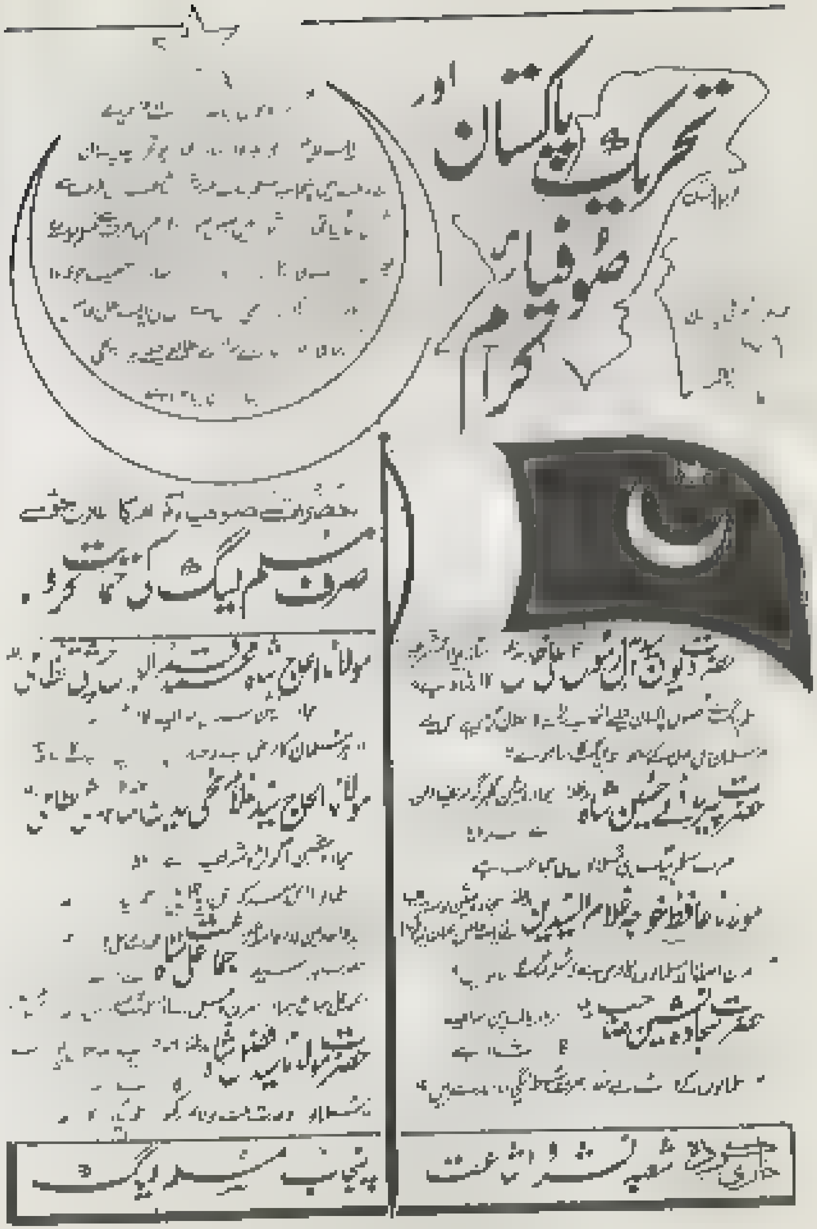

"اس وقت مسلمانانِ ہند کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ ہے اور پاکستان مسلمانانِ ہند کا بہترین نصب العین ہے۔" [۲۲]

۱۰ مارچ ۱۹۴۶ء کو سید محمد میاں ماں شاہ دہیر مدظلہ مترجم، ایم ایل اے نے مسلم لیگ میں شمولیت کے وقت قائداعظم کو ایک مکتوب میں لکھا:

"میں نہایت مسرت و ابتہاج کے ساتھ آپ کی وساطت سے اپنی ناچیز خدمات ملت اسلامیہ کے حضور پیش کرتا ہوں..... مقاصد کے لیے میری حقیر پیش کش کو قادر مطلق قبول فرمائے.. اس وقت ہر فرد ملت کا یہ مقدس فرض ہے کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو جائے، یہ فرض ہر دوسرے فرض پر مقدم ہے......" [۲۳]

مولانا عبدالحامد بدایونی پہلی مرتبہ ۱۹۱۶ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے جلسہ میں شریک ہوئے۔ مولانا عبدالباری فرنگی محلی کی زیر صدارت منعقد ہونے والے اس جلسہ میں آپ نے خطاب بھی فرمایا۔ اس کے بعد ۱۹۳۷ء کے لکھنؤ کے سیشن میں مولانا نے باقاعدہ حصہ لیا، اور تقسیم ہند تک آل انڈیا مسلم لیگ کے رکن رہے۔ ۱۹۴۰ء کی قرارداد پاکستان کی حمایت میں تاریخی اجتماع سے آپ کا خطاب ہمیشہ یادگار رہے گا۔ مسلم لیگ کے ایماء پر بیرونی ممالک کا دورہ کر کے مطالبہ پاکستان کی وضاحت کی۔ ۲۱ اپریل ۱۹۴۶ء کو مولانا بدایونی نے مشرق وسطیٰ کا دورہ کے تاثرات کو یوں بیان کیا:

"میں جلالۃ الملک ابن سعود کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے پاکستان کے نظریہ کی بہت تائید فرمائی اور مسٹر جناح کی مساعی کی قدر کی

---

[۲۲] ایضاً ، ص ۱۴۳ ، ۱۴۴

[۲۳] ایضاً ، ص ۴۵

کا اعتراف کرتے رہے.. .. مصر اور دیگر بلاد اسلامیہ کے اکابر کا نظریہ بھی یہی ہے کہ وہ سب کے سب کہہ رہے ہیں کہ "مسٹر جناح اسلام کے قائداعظم ہوں گے"۔ [۲۴]

لاہور کے مسلم لیگ کے صوبائی اجلاس میں مولانا عبدالحامد بدایونی نے فرمایا:

"میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں نے جو کچھ طے کر لیا ہے وہ اسے حاصل کر کے رہے گا۔"

"ہم طے کر چکے ہیں کہ ہندوستان کی سرزمین میں ایک ہی جھنڈا بلند ہو اور وہ جھنڈا اسلام کا ہو۔ ہم پاکستان چاہتے ہیں، پاکستان کو حاصل کر کے رہیں گے اور پاکستان کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دیں گے۔" [۲۵]

مولانا کرم علی ملیح آبادی نے الہ آباد صوبائی مسلم لیگ کے اجلاس میں خطاب کے دوران فرمایا:

"مسلمانوں کا مذہب مطالبہ پاکستان سے بھرا ہوا ہے کیونکہ ہر مسلمان کو پاک و صاف رہنے، پاک صاف لباس پہننے، پاک غذا کھانے اور پاک زمین پر رہنے کا حکم ہے۔"

"میں اعلان کرتا ہوں کہ پاکستان ایک شرعی مطالبہ ہے۔" [۲۶]

علمائے اہل سنت نے مطالبہ پاکستان کی وضاحت اور مسلم لیگ کے موقف کی حمایت میں اندرون ملک شہر شہر اور قریہ قریہ طوفانی دورے کئے، جس کے نتیجے میں

---

[۲۴] ایضاً ص ۴۴

[۲۵] روزنامہ نوائے وقت لاہور، اگست ۱۹۴۷ء استقلال ایڈیشن، ص ۳

[۲۶] ـــ

مطبوعہ ۲۳ اپریل ۱۹۴۷ء

نظریۂ پاکستان پر ملک الحجاز کی تائید و حمایت

مولانا عبدالحامد صاحب قادری کا بصیرت افروز بیان

[illegible]

خلاصۂ اخبارات

[illegible]

لیگ وغیرہ دھڑا دھڑ مسلم لیگ میں شامل ہو گئے اور اہل سنت کی مساجد مسلم لیگ کا پلیٹ فارم بن گئیں۔ بیرون ملک رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لئے مختلف ممالک کے دوروں پر علمائے اہل سنت کی مساعی نہایت قابل قدر ہیں خود مسلم لیگ نے ان علماء و مشائخ کو بیرونی ممالک کے دورہ پر روانہ کیا تاکہ مسلمانوں کے موجودہ سیاسی موقف کو وہاں پیش کریں۔ مشہور صحافی جناب مختار حسن کی یہ دستاویز کتنی غیر جانبدار رہی ہیں میں انہوں نے ان علماء و مشائخ کی مساعی کا بالعموم اور مولانا شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی کا بالخصوص ذکر کیا ہے:

> "مولانا عبدالعلیم صدیقی بہت عظیم مبلغ اسلام تھے۔ کہا جاتا ہے انہوں نے اپنی زندگی میں مختلف ملکوں کے ۵۴ ہزار افراد کو مشرف بہ اسلام کیا۔ تحریک پاکستان کے لئے کام کرنے والے علماء و مشائخ میں ان کا نام بہت نمایاں تھا۔ انہوں نے بیرون ملک بھی برصغیر کے مسلمانوں کی سیاست اور مطالبۂ پاکستان کو واضح کرنے کے لئے دورے کئے۔ مولانا صدیقی پاکستان آئے تو پہلی عید الفطر کی امامت کی۔ قائد اعظم نے انہی کی اقتداء میں یہ نماز ادا کی تھی۔"[1]

جناب میر احمد تمیر نے علامہ صدیقی کی خدمات کا اس طرح اعتراف کیا ہے:

> "انہیں قائد اعظم نے اسلامی ممالک میں تحریک پاکستان کے لئے راہ ہموار کرنے کے مشن پر بھیجا تھا۔"[2]

قیام پاکستان کے سلسلہ میں سنی علمائے کرام کی مساعی جمیلہ اور بیرون ہند دوروں سے متعلق اخبار دبدبۂ سکندری رامپور کی بعض اشاعتوں کے عکس آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیے۔

---

[1] ہفت روزہ زندگی لاہور ۱۴ تا ۲۰ ستمبر ۱۹۷۰ء، ص

[2] ہفت روزہ چٹان لاہور ۲۶ جون ۱۹۷۰ء، ص

مسلسل جدوجہد کی روشنی میں یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ سُنّی علماء و مشائخ نے مطالبہ پاکستان میں پُرجوش جذبہ اور خلوص سے کام لیا، دن رات ایک کر کے قیامِ پاکستان کی منزل کو قریب کیا۔ اگر ان علماء کی کوششوں کو الگ کر دیا جائے تو اتنے قلیل عرصہ میں دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت معرضِ وجود میں نہ آتی۔ یہ ان ہی علماء کا عمل تھا اور مشائخ عظام کی مساعیٔ جمیلہ تھیں کہ مسلمانوں کی مسجدیں مسلم لیگ کی جلسہ گاہ، مدرسے و دار العلوم اس کے دفتر بن گئے۔ ہر خانقاہ سے "پاکستان زندہ باد" "بٹ کے رہے گا پاکستان" کے نعرے بلند ہونے لگے۔ قائد اعظم خود ان حضرات کی مخلصانہ مساعی کے معترف تھے۔ مختلف مواقع پر ان سے ملاقات کر کے مزید تعاون کے خواہاں رہتے۔ چنانچہ جب ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء کو علی گڑھ سے واپسی پر مسلمانانِ بریلی کی دعوت پر مسلم لیگ کے تنظیمی دورے پر بریلی تشریف لائے تو بدایوں، شاہجہاں پور، مراد آباد اور قرب و جوار کے ہزارہا مسلمان بریلی پہنچ گئے۔ مولانا حکیم ... احمد نبیرہ حضرت وصی احمد محدث سورتی، صدر سنی مسلم لیگ بریلی بحیثیت صدر کارکنوں کے ہمراہ پرجوش استقبال کے لئے بریلی تشریف لائے۔ رات کے عظیم الشان جلسہ میں گورنمنٹ ہائی اسکول بریلی کے ہیڈ مولوی سبحان خاں رامپوری نے قائد اعظم کی شان میں فارسی کی ایک نظم پڑھی جس کے چند اشعار یہ ہیں ؎

جہاں آمد بریلی زہ بہار ... بہار آمد | برائے پیشوائی صد ہزار ... برآمد
ہجوم عاشقان دیدار جوں ... | بہ شہر تشنہ کاماں ... جوشے بار ...
ہزاراں سال باشد تا ... | بریلی زہ بہارے ... یادگار ...

؎ قائد اعظم کے ۱۰۰ سال، خواجہ رضی حیدر، مطبوعہ کراچی سنہ ۱۹۷۶ء، ص ۲۳۴

حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی کنوینر ...

[illegible]

۱۹۴۶ء کو جب دوبارہ قائد اعظم بریلی تشریف لائے تو شاندار طریقے سے آپ کا استقبال ہوا وہ یادگار و تاریخی تھا۔ دور دور سے لوگ قائد اعظم کے استقبال کے لئے بریلی امنڈ رہے تھے۔ بریلی اسٹیشن سے آنولہ تک میل تک لوگ چاند تارہ والی ہری ہری جھنڈیاں ہاتھوں میں لئے ریلوے لائن کے دونوں جانب کھڑے تھے۔ بریلی اسٹیشن پر اپنے قائد کو دیکھنے کے لئے لوگ بے تحاشا ٹوٹ پڑے۔ ہجوم اتنا زیادہ تھا کہ غیر معمولی وزن کے باعث ریلوے کا آہنی پل ٹوٹ گیا اور ریلوے ...[۱] کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ ... قائد اعظم نے تقریر کرتے ہوئے اہل بریلی کا شکریہ ادا کیا۔

سواد اعظم اہل سنت کے اکابر مسلم لیگ کی واحد نمائندہ سیاسی حیثیت کے قائل تھے، سیاسی معاملات میں مسلم لیگ کی حمایت کرنا اپنا فریضہ تصور کرتے تھے۔ درست بات یہ ہے کہ وسیع تر معاملات میں ہر رنگ میں مؤثر پر مسلم لیگ کی مکمل تائید و حمایت کرکے اس کے موقف کو مضبوط بناتے ... اسی قسم کی ایک مثال شملہ کانفرنس کے موقع پر حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب آستانہ عالیہ بریلی شریف کا وائسرائے کے نام تار ہے جس میں آپ نے مسلم لیگ کے نظریہ کی حمایت کی۔ حضرت مفتی اعظم کا تار روزنامہ انجام دہلی مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۴۵ء میں بھی شائع ہوا ہے۔[۲]

مشہور نقاد و صحافی جناب شوکت صدیقی لکھتے ہیں:-

"مولانا مصطفیٰ رضا خاں نے ہمیشہ تحریک پاکستان کی مکمل حمایت کی۔"[۳]

---

[۱] برگ گل مجلہ اردو ... کراچی مطبوعہ ۱۹۷۸ء، مضمون ... ڈاکٹر شفیق بریلوی، ص ۸۲ تا ۲۸۶

[۲] ہفت روزہ الفقیہ امرتسر ۲۱ ستمبر ۱۹۴۵ء، ص ۷

[۳] ہفت روزہ ... کراچی ۱۴ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۸ء، ص ۲۰

مسلم لیگ کے موقف کی حمایت میں علمائے بریلی کا بیان اور حضرت مفتی اعظم کا تار کی خبر ہفت روزہ الفقیہ امرتسر میں بھی شائع ہوئی، اس کا عکس ملاحظہ فرمائیں

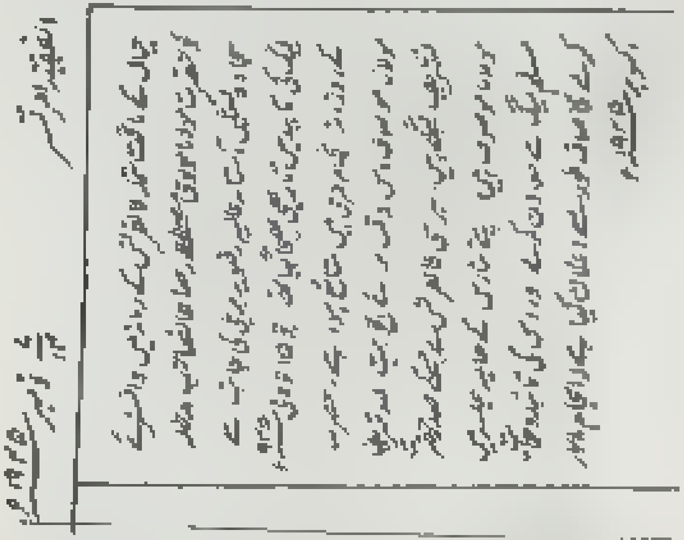

نوٹ:- وائسرائے ہند لارڈ ویول نے شملہ میں کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان مصالحت کرانے کی خاطر ۲۵ جون ۱۹۴۵ء کو ایک کانفرنس طلب کی۔ جس میں ... جولائی ۱۹۴۵ء تک ... مسلم لیگ کے اراکین اس امر پر مصر تھے کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں مسلمان اراکین کی نامزدگی صرف مسلم لیگ ہی کرے گی مگر کانگریس کے موقف اور لارڈ ویول کے متحدہ ہندوستان کے نظریے کے باعث شملہ کانفرنس ناکام ہو گئی۔ قائد اعظم نے لارڈ ویول کے منصوبے کو ناکام بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

۱۴ جولائی کو شملہ سے قائد اعظم نے ایک بیان جاری کیا جس میں آپ نے شملہ کانفرنس کی ناکامی کے اسباب بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس موقع پر میں ان تمام مسلمانوں کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں ... جنہوں نے تاروں اور خطوط سے میری حوصلہ افزائی کی ہے۔"

(قائد اعظم کے ... ص ...)

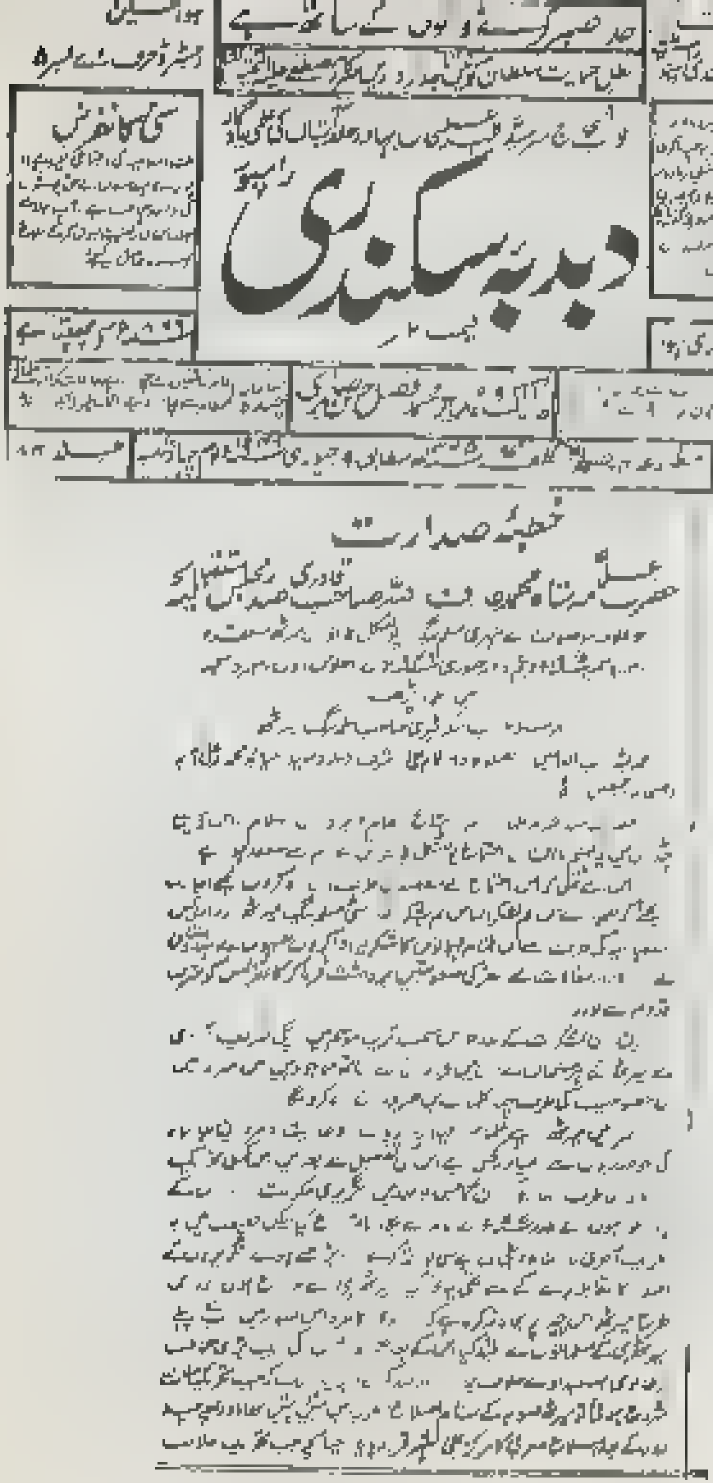

جمعیت علمائے پاکستان کے مقتدر رہنما اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے سابق ممتاز رکن مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری میرٹھی نے اپنے ایک انٹرویو میں سنی علماء کی سیاسی سرگرمیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

"میں آل انڈیا سنی کانفرنس، بنارس کو کامیاب بنانے کے لئے صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی اور حضرت عالم ربانی مولانا سید محمد صاحب کچھوچھوی علیہما الرحمۃ کی معیت میں ملک کے طول و عرض (دہلی، یو پی، بہار، پنجاب، مغربی و مشرقی بنگال) کے دورے کرتا رہا۔ اس کانفرنس نے ملک کے گوشہ گوشہ میں تحریک آزادی کو ایک نئی زندگی بخشی۔ مجاہد ملت مولانا عبد الحامد صاحب بدایونی اور حضرت مولانا صبغۃ اللہ صاحب فرنگی محلی (لکھنؤ) کی رفاقت میں آل انڈیا مسلم لیگ کے جلسوں، کانفرنسوں اور بعض مقتدر مجلسوں میں شرکت کرتا رہا۔ نواب محمد اسماعیل خان صاحب صدر صوبائی مسلم لیگ یو پی کی زیر صدارت میں میرٹھ مسلم لیگ پراونشل کانفرنس منعقدہ ۲۲ دسمبر ۱۹۴۵ء بمقام میرٹھ میں مجلس استقبالیہ کے صدر کی حیثیت سے شرکت کی، اور ۱۹۳۰ء سے لے کر تحریک پاکستان تک مسلمانوں کی جدوجہد آزادی میں مؤثر طور پر حصہ لیتا رہا۔ خطبہ بھی پیش کیا ہے۔"[1]

---

[1] انٹرویو شاہ محمد عارف اللہ قادری میرٹھی از محمد صدیق سعیدی، ملتان (قلمی)

حسن اتفاق: یہ صورت کتابت کے مرحلہ میں ہے کہ اخبار دبدبۂ سکندری رامپور ۹ جنوری ۱۹۴۶ء دستیاب ہوا جس میں مذکورہ تاریخی خطبہ صدارت شائع ہوا۔ اس کا عکس آئندہ صفحات پر ہدیۂ ناظرین ہے۔

مرتب

مطالبۂ پاکستان، قرارداد پاکستان اور قیام پاکستان کی منزل تک
کے سفر میں بھی مشائخ و علماء کے کردار کی اور بھی تفصیلات آپ نے ملاحظہ فرمائیں
تفصیلات کا یہ موقع نہیں ہے کہ اس کے لئے کئی دفاتر درکار ہیں۔

چلتے چلتے مطالبۂ پاکستان کے مخالفین اور ان کے ہم نواؤں کے طرزِ عمل
پر بھی ایک نظر ڈالتے جائیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ [illegible] پاکستان
تک کی منزل کی [illegible] تاریخ کی
[illegible] سے کہ [illegible] پاکستان کے [illegible]
مقالہ پاکستان اسے بھی پڑھتے چلیے

میری کی سب سے [illegible] تو دیکھئے
[illegible]

[illegible] دیوبند [illegible] جمعیت العلماء ہند کے صدر جناب مولوی
حسین احمد مدنی اپنے ایک قلمی [illegible] فتویٰ میں لکھتے ہیں:

"ہم [illegible] پاکستان [illegible] مسلمانوں [illegible]
اور [illegible] کے متعلق ہے [illegible] ہماری [illegible]
یہ مسلمانوں کے لئے مفید نہیں ہے اور [illegible] مسلمان لوگوں کو
اقلیت والے صوبوں یو پی، بہار، مدراس، بمبئی، راجپوتانہ، مالوہ
وغیرہ میں رہتے ہیں مزید مشکلات کا سامنا ہو جائے گا [illegible]
[illegible] فرماتے ہیں کہ ہم اقلیت والوں کو اکثریت والوں پر قربان کرنے
[illegible]

واللہ اعلم

(دستخط) ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ

۲۳ ذی قعدہ ۱۳۶۴ھ

مسلم اقلیت والے صوبوں کو اکثریت والے علاقوں پر قربان کرنے اور ان کا جداگانہ چھوڑنے کا سامان ـــــ کانگرس ورکنگ کمیٹی ... حالانکہ ملک تقسیم ہوتا یا نہ ہوتا، اقلیت تو بہرحال اقلیت ہی رہتی۔ مگر حقیقت اسلام کی بنا پر مسلم اقلیت والے صوبوں نے تحریک پاکستان میں اس قسم کی سربراہیاں دیں جن کی مثال نہیں۔ محمد ظفر مرزا ایم اے اور پروفیسر البیرونی کی تحریر کا اقتباس درست سے ملاحظہ ہو۔

"جب قرارداد لاہور منظور ہوئی تو کانگرس کے بعض حلقوں میں جن کے سربراہ مسلمان کانگرسی تھے، یہ تنقید ہونے لگی تھی کہ اس قرارداد میں مسلم اکثریتی علاقوں کا ہی مستقبل پیش نظر رکھا گیا ہے اور ہندو اکثریت کے علاقوں کے مسلمانوں کے مفادات کو بالکل تو یہ تصور نہیں کیا گیا۔ ہندو اکثریت کے صوبوں کے مسلمان باشندوں کو مجوزہ پاکستان سے کیا حاصل ہوگا؟ اس پر حضرت قائد اعظم نے ہندو اکثریتی صوبے کے مسلمانوں کو تنبیہ کی کہ اس پروپیگنڈے کا مقصد محض مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ملک تقسیم ہو یا نہ ہو، وہ اپنے علاقوں میں ہر لحاظ سے اقلیت کے طور پر رہیں گے۔ لہٰذا انہیں اپنے بھائیوں کے راستے میں رکاوٹ کا باعث نہ بننا چاہیے۔"[1]

مطالبہ پاکستان کی مخالفت میں جاری ہونے والے کانگرس کے حامی مولوی حسین احمد مدنی کے قلمی فتویٰ کا عکس آئندہ صفحہ پر دیا جا رہا ہے۔

* قلمی فتویٰ جناب حسین احمد مدنی مورخہ ۲۳ ذی قعدہ ۱۳۶۴ھ (۳ نومبر ۱۹۴۵ء)

[1] تحریک پاکستان اور آئین پاکستان مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰

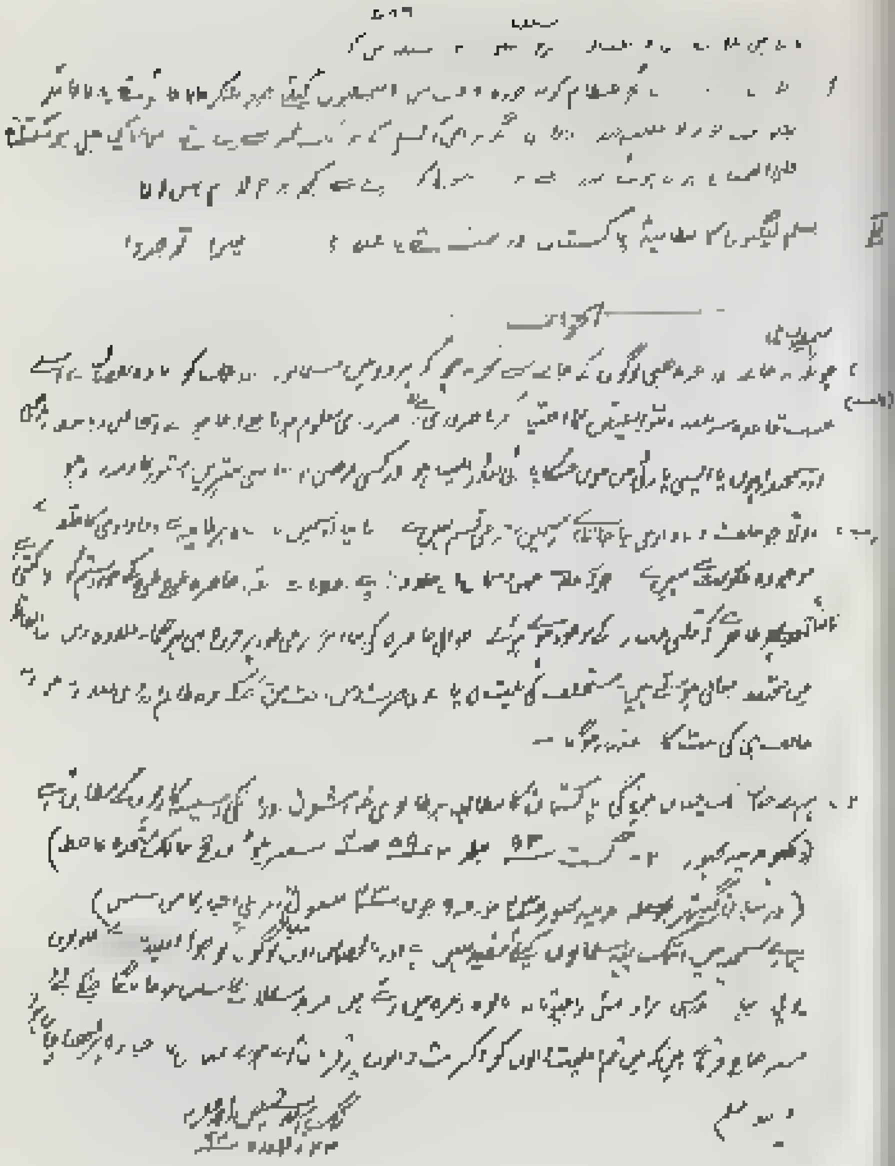
الجواب

ابھی مولوی حسین احمد نے اکتوبر ۱۹۴۵ء میں ایک فتوے میں مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دیا اور قائد اعظم کو "کافر اعظم" کا لقب دیا تھا جس اس فتوی پر مولانا شبیر احمد عثمانی مسلک نامہ عمل وجد رسالہ پیغام ——— بنا کلکتہ نامہ رسالہ کے تحریری مسودہ پر مالیے بہرحال اکا عکس "آئندہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔"

پیغام بنام موتمر کل ہند جمعیت علمائے اسلام کلکتہ طبع ہاشمی بک ڈپو لاہور ص ۴۸ سلسلہ قائد کو بڑے ناموں سے یاد کرے اور ان پر اتہام تراشی کرے یا بے ہوش مند نے اس کی مخالفت کی، علامہ شبیر احمد عثمانی نے لکھا ——— جب ایک جانب سے قائد اعظم کی جگہ کافر اعظم .... وغیرہ الفاظ استعمال کے جاتے ہیں تو لا محالہ اشتعال کے سبب دل پر الفاظ تیر و نشتر بن کر لگتے ہیں . . .

نوٹ یہ امر قابل ذکر ہے کہ "خطبات عثمانی" طبع مذہبی سرز لاہور ۱۹۷۲ء [illegible] صفحہ ۲۹ پر قائد اعظم کو "کافر اعظم" کا خطاب دینے کا ذکر کرتے ہوئے مولوی حسین احمد کا نام حذف کر کے اس کی جگہ ایک جمیل عالم لکھ دیا گیا ہے

(مرتب)

۴۸

اسلام اور مستقبل قوم کے مقاصد کے سخت خلاف ہے کیونکہ پاکستان کے سوال کا فیصلہ بڑی حد تک ان منفی بات کے نتائج پر منحصر و موقوف ہے۔

بحوالہ ظفر احمد عثمانی تھانوی صدر اجلاس

حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی کا مدلل و مسکت جواب — مولانا حسین احمد صاحب کا سب سے بڑا بیل فتویٰ — نئی دہلی ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء

مولانا حسین احمد صاحب نے مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دیا اور قائد اعظم کو "کافر اعظم" کا لقب تجویز کیا۔ اس بیجا فتویٰ پر جناب مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی نے اپنے مکتوب میں جو دہلی کے ایک روزنامہ میں شائع ہوا ہے حسب ذیل جواب دیا ہے۔ مولانا موصوف نے لکھا کہ حسین احمد صاحب نے فتویٰ کا جو ذکر ہے تو لکھتے ہیں کہ وہ مسلم لیگ کی شرکت کو احکام شریعت کے خلاف فرما رہے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان کے پاس کیا دلائل شرعیہ ہیں ... [illegible]

مسلم قوم کی مستقل ہستی سے منوائی ہے ... [illegible]

سہ روزہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء

جمعیت علمائے ہند کے ایک اور ہی جناب مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی اپنے ایک قلمی دستخط شدہ فتویٰ میں علماء و مشائخ کی تحریک پاکستان کو مسلم لیگ کے مطالبۂ پاکستان کی تردید و مخالفت میں لکھتے ہیں:-

"پاکستان کا مطالبہ ہمارے خیال میں مسلمانوں کے لئے مضر ہے۔

کیونکہ حقیقی پاکستان تو مانگا جاتا ہے، نہ اس کے ملنے کی توقع۔" [1]

اس قلمی فتویٰ پر جناب محمد سعید صاحب (ناظم جمعیت علماء) کے ہمراہ اور جناب حبیب المرسلین صاحب نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی کی تصدیقات بھی موجود ہیں۔ [illegible] اسلامیہ کی [illegible] صاحب پڑھ سکتے ہیں۔ مذکورہ قلمی فتویٰ کا عکس بھی ملاحظہ ہو

1۔ قلمی فتویٰ مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی، دارالافتاء مدرسہ امینیہ [illegible] دہلی

نوٹ:- کانگریس کی حمایت میں فتویٰ دینے والے مفتی صاحب موصوف اس سے پہلے بھی [illegible] کی حمایت میں [illegible] تحریک کے بانی شردھانند [illegible] کے حق میں [illegible] جاری کر چکے تھے

[illegible] ماہنامہ [illegible] آثار جلد ۳ شمارہ [illegible] رجب [illegible]

استفتاء

[illegible] علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible] علمائے کرام [illegible] کو موجودہ وقت میں [illegible] مسلمانوں [illegible] کیا حل ہو سکتا ہے [illegible]

[illegible]

مسلم لیگ کا مطالبہ پاکستان درست ہے یا غلط [illegible]

الجواب

[illegible] حکومت کا معاملہ بڑی نزاکت اختیار کر چکا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق احکام [illegible] مشکل [illegible] ہو گیا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] اسمیں اتباع شریعت کے [illegible] کے ساتھ [illegible] کئے جا سکتے ہیں

پاکستان کا مطالبہ ہمارے خیال میں مسلمانوں کے لئے مضر ہے۔ کیونکہ حقیقی پاکستان تو مانگا جاتا ہے۔ اسکے ملنے کی توقع [illegible] جو پاکستان کہے گئے ہیں وہ تمام ہندوستان سے اسلام کی شوکت مٹا کر ایک چھوٹے سے خطے میں محدود کر دینا ہے اور اس میں بھی مخالف قوی پارٹی موجود ہے اور باقی ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کو مخالفین کے ہاتھوں میں بے دست و پا بنا کر چھوڑ دینا ہے

یہ صورت مضر اور یقیناً مضر ہے

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ
دہلی

[illegible]

[illegible] حبیب المرسلین
نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

[illegible]

سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے "احرار کانفرنس" علی پور میں ڈنکے کی چوٹ کہا تھا،

"پاکستان کا مطالبہ کرنے والے (مسلم لیگ کے بازاری لونڈوں کی

ٹولی) چند جیبیں اپنی عاقبت بھی برباد کر رہے ہیں اور دوسروں کی عاقبت بھی خراب کر رہے ہیں اور وہ جس سلطنت کی تخلیق کرنا چاہتے ہیں وہ پاکستان نہیں خاکستان ہے"[1]

مظفرگڑھ کے ایک جلسہ میں عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر کا ایک فقرہ یہ بھی تھا:

"جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سؤر ہیں اور سؤر کھانے والے ہیں"[2]

ایک دوسرے موقعہ پر پسرور میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

"ابھی تک کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی "پ" بھی بنا سکے"[3]

ابوالکلام آزاد نے مجلس احرار اور دوسری مسلم لیگ مخالف جماعتوں سے اپیل کی کہ

"وہ منظم ہو کر ایک وجود بن جائیں اور ڈٹ کر مسلم لیگ کا مقابلہ کریں"[4]

اس اپیل پر تبصرہ کرتے ہوئے مشہور مورخ رئیس احمد جعفری رقمطراز ہیں:

"اور بلاشبہ مولانا آزاد کی یہ اپیل کارگر ہوئی۔ احرار، خاکسار، جمعیت علماء اور دیگر جماعتوں نے مسلم لیگ کے خلاف ایک محاذ بنا لیا۔ انہوں نے مسلم لیگ کے رہنماؤں کا ناطقہ بند کر دیا، پتھر پھینکے، چاقو اور چھرے سے وار کئے، جلسے درہم برہم کرنے کی کوشش کی۔ کانگرس کے ان حلیفوں نے کوئی

دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مجلس احرار کے ذمہ دار عہدیدار ... مقال ... خطابت شعلہ بیان مقررین سے پُر تھے (؟) مجھے بمبئی کا وہ جلسہ یاد ہے جس میں مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری اور شورش کاشمیری کی خطابت نے رنگ باندھ دیا تھا، لیکن بری طرح پٹے۔ دیوبند کے علماء کی ایک جماعت مولانا حسین احمد مدنی کی سربراہی میں شہر شہر اور قریہ قریہ کا گشت کر رہی تھی۔ جہاں مسلم لیگ کا جلسہ ہوتا علماء ... وہاں پہنچ جاتے۔ غرض مسلم لیگ اور تحریک پاکستان کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ احرار و خاکسار میدان انتخاب میں زور بیان اور قوت استدلال سے زیادہ دست و بازو کی طاقت کے بل پر اتر آئے، ہنگامہ آرائی کی، شورش و فساد کے مظاہرے ہوئے۔ ان کا کوئی "عظیم الشان جلسہ" ایسا نہیں ہوا جس میں مسلم لیگ کو اور قائداعظم کو ایک سو سو گالیاں نہ دی گئی ہوں۔ قائداعظم کی ذات پر گھٹیا اور ناگفتنی الزامات تراشے گئے۔ مسلم لیگ کی حمایت کرنے والے علماء پر کفر و فسق کے فتوے لگا دیئے گئے ہوں گے"[5]

۱۹۴۲ء میں جناب ابوالاعلیٰ مودودی نے ارشاد فرمایا:

"لیگ کے قائداعظم سے لے کر چھوٹے مقتدیوں تک ایک بھی ایسا نہیں جو اسلامی ذہنیت اور اسلامی طرز فکر رکھتا ہو اور معاملات کو اسلامی نقطہ نظر سے دیکھتا ہو"[6]

---

[1] اخبار ... لاہور، مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۴۵ء بحوالہ حیات ... مصطفیٰ گوجرانوالہ، صفحہ ۴۹۸

[2] چمنستان، ظفر علی خان، ص ۱۶۵

[3] تاریخ نظریہ پاکستان، پروفیسر ... سہارنپوری مطبوعہ لاہور سن ۱۹۸۵ء، ص ۴۰۱

[4] آزادی ہند، ابوالکلام کی خود نوشت، مترجم رئیس احمد جعفری مطبوعہ لاہور طبع ... ص ۲۲

[5] ایضاً، ص ۱۴۷

[6] مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم ص ۳۰، بحوالہ تحریک پاکستان اور ... علماء، چوہدری حبیب احمد مطبوعہ لاہور ۱۹۶۶ء، ص ۸

صالح انقلاب کی داعی جماعت ـــــ جماعت اسلامی کے بانی جناب مودودی صاحب اس سے ایک قدم اور بڑھتے ہیں۔ مسلم لیگ کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی اصلاح و بہبود، اسلامی مملکت کے قیام اور دو قومی نظریہ کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل دوسری تمام ملی و سیاسی جماعتوں کو بھی یک جنبش قلم بے عمل اور اسلامی تعلیمات سے عاری قرار دے جاتے ہیں، ملاحظہ ہو:

"اس وقت ہندوستان میں مسلمانوں کی جو مختلف جماعتیں اسلام کے نام پر کام کر رہی ہیں، اگر فی الواقع اسلام کے معیار پر ان کے نظریات، مقاصد اور کارناموں کو پرکھا جائے، تو سب کی سب جنس کاسد نکلیں گی، خواہ مغربی تعلیم و تربیت پائے ہوئے سیاسی لیڈر ہوں یا علمائے دین و مفتیان شرع متین، دونوں راہ حق سے ہٹ کر تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں۔"[1]

۱۹۴۵ - ۴۶ء کے انتخابات جو مطالبۂ پاکستان کی بنیاد پر منعقد ہوئے تھے اور انہی کی بدولت مملکت خداداد پاکستان معرض وجود میں آئی تھی۔ اس نازک مرحلہ پر جماعت اسلامی نے مسلم لیگ کی حمایت سے انکار کر دیا جس کا صاف مطلب کانگریس کی حمایت تھا۔ اس سے حصول پاکستان کے کاز کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا تھا۔ شملہ ۱۹۴۶ء کا تاریخی الیکشن کے عنوان سے جماعت اسلامی کا ترجمان "کوثر" رقمطراز ہے:

"بعض حلقوں میں غلط فہمی ہے کہ جماعت اسلامی اس الیکشن میں ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی امداد کرے گی اور مسلم لیگ کا ساتھ

---

[1] ایضاً، ۱۸۸/۱ ایضاً۔
[2] روزنامہ نوائے وقت لاہور، ۲۴ مئی ۱۹۸۹ء، ص ۴

دے گی۔ چنانچہ انہوں نے کھلے طور پر جماعت اسلامی کو اس سلسلہ میں دعوت بھی دی، جو انہوں نے ٹھکرا دی اور صاف اعلان کر دیا کہ:

"ووٹ اور الیکشن کے معاملہ میں ہماری پوزیشن صاف صاف ذہن نشین کر لیجئے، یہ انتخابات یا آئندہ آنے والے انتخاب کی حیثیت جو کچھ بھی ہو اور ان کا جیسا اثر بھی ہماری قوم یا ملک پر پڑتا ہو، بہرحال ایک اصولی جماعت ہونے کی حیثیت سے ہمارے لئے یہ ناممکن ہے کہ کسی وقتی مصلحت کی بنا پر ہم ان اصولوں کی قربانی کر دیں، جن پر ہم ایمان لائے ہیں۔"[1]

یہ بات تاریخ سے حذف نہیں کی جا سکتی کہ جس وقت مسلم لیگ قائد اعظمؒ کی قیادت میں پاکستان کے قیام کے لئے غیر مسلم قوم سے صف آرا تھی تو جماعت اسلامی سے وابستہ ارکان کیا مسلمانوں کی مخالفت میں پیش پیش رہے؟[2] ـــــ لیکن یہ ایک دردناک شے ہے کہ پچھلے دنوں میاں طفیل محمد امیر جماعت اسلامی نے ایک بیان میں اس قسم کا تاثر دیا کہ پاکستان کے بانیوں میں جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب بھی ہیں، لیکن جناب مودودی صاحب کا، جنہوں نے دوسرے لفظوں میں میاں صاحب کے بیان کی تردید کرتے ہوئے اس حقیقت کو تسلیم کیا کہ پاکستان کی تحریک میں ہمارا کوئی حصہ نہیں ہے

پاکستان کی مخالفت میں کام کرنے والی مختلف جماعتوں کے کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے جناب ضیاء الاسلام تحریر کرتے ہیں:

---

[1] کوثر، ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء بحوالہ تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء، ص ۴۰۱، ۴۰۲
[2] روزنامہ نوائے وقت لاہور، ۱۰ مئی ۱۹۸۹ء، ص ۲

"اس امر کا تذکرہ ضروری ہے کہ جمعیت علمائے ہند، مجلس احرار، بیرون سمت پارٹی کے گٹھ جوڑ نے ہمارے قومی نظام کو پارہ پارہ کرنے کی جو ناپاک سازش مرتب کی تھی وہ خضر حیات ٹوانہ اور کانگریس کی یونینسٹ حکومت کی صورت میں منظر عام پر آگئی اور ان دشمنان اسلام نے پنجاب کے مسلم اکثریتی صوبے میں پاکستان کے مخالفین کا تسلط قائم کر دیا اور ابوالکلام آزاد جیسے اس کام کی تکمیل کے لئے لاہور میں عرصہ تک مقیم رہے تاکہ پاکستان کے حصول کے مقصد کو ضرب کاری لگائی جا سکے۔" [1]

آگے چل کر آپ لکھتے ہیں:-

"ماسوائے اس امر کی تائید ہے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کی قسم کے دوسرے مولانا ابوالکلام آزاد اور حسین احمد مدنی صدر جمعیت علماء ہند اپنے زمانے میں خطابت کے امام تھے۔ ہندو کانگریس نے ان کی اس خطابت کی وجہ سے ان کو بھاری قیمت سے خرید رکھا تھا۔ متحدہ ہندوستان میں جب کانگریس نے رابطہ عوام کی مہم شروع کی تو سادہ لوح مسلمانوں کو اسلام کے نام پر بے وقوف بنانے کے لئے انہیں حضرات کی خطابت کا استعمال کیا ہے۔" [2]

۱۹۳۵ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے نفاذ کے بعد مسلمانوں کی سیاسی جدوجہد نے ایک نیا رخ اختیار کیا۔ مسلم لیگ کی تنظیم نو کی گئی اور ۱۹۳۷ء کے انتخابات کے بعد تیا سیاسی دور شروع ہو گیا۔ ان انتخابات کے نتیجے میں قائم ہونے والی کانگریسی وزارتوں کے

---

[1] ایضاً، ۲۶ اگست ۱۹۹۵ء ص ۴

[2] ایضاً

مظالم کی بنا پر ۱۹۴۰ء میں علیحدہ وطن کا مطالبہ —— مطالبہ پاکستان کیا گیا۔ قائد اعظم نے تمام مسلمانوں کے طبقوں سے مسلم لیگ کی حمایت کرنے کی درخواست کی۔ ملاقاتیں ہوئیں، مسلم لیگ کی پالیسی اور پروگرام کی وضاحت کی گئی۔ اسی دوران قائد اعظم سے ۱۸ بریلوی علماء نے مسلم لیگ کی تائید کی بیعت کی۔ مگر جمعیت علماء ہند کے اکابر مسلم لیگ کی بجائے کانگریس کے حامی بن گئے۔ ان حالات کا تذکرہ قائد اعظم کے سوانح نگاروں نے اس طرح کیا ہے۔

"ان علماء سے مولانا حسین احمد مدنی، مفتی کفایت اللہ اور مولانا احمد سعید نے بھی خطاب کیا اور انہوں نے کہا کہ دیوبند کا ادارہ اپنی تمام خدمات لیگ کے لئے پیش کرے گا بشرطیکہ پروپیگنڈہ کا خرچ لیگ برداشت کرے۔ اس کام کے لئے پچاس ہزار روپے کی رقم طلب کی گئی جو لیگ کی استعداد سے باہر تھی۔ اس لئے محمد علی جناح نے اس مطالبہ کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ نہ اتنا سرمایہ لیگ کے پاس اس وقت موجود ہے اور نہ ہی اس کا مستقبل میں امکان ہے۔ ان سے صرف قومی جذبہ کے پیش نظر کام کیا جائے۔ مرزا ابوالحسن اصفہانی نے لکھا ہے کہ ان علماء کو اس سے مایوسی ہوئی اور وہ رفتہ رفتہ ہندو کانگریس کی طرف ڈھلتے گئے اور کانگریس پارٹی کے لئے

---

[1] جناب مفتی محمد شفیع سابق مفتی دیوبند مرحوم نے ایک انٹرویو میں فرمایا:

"۱۹۴۵ء کے آخر میں یہ نوبت آگئی کہ سیاست کا علم کانگریس کے ہاتھ میں تھا اور مسلمان اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ اب اس اندھی سیاست کی وجہ سے دیوبند میں بھی دراڑ آگئی تھی۔ دیوبند میں کانگریسی مزاج پختہ ہوتا چلا گیا۔"

ماہنامہ اردو ڈائجسٹ لاہور، جولائی ۱۹۷۸ء، ص ۲۸

بار پو کرتے لگے جو ہو رہے کہ ان کے دل تقاضے پوری کر سکتی تھی۔

مسٹر جی۔ اے۔ ناقابل تردید تحریر و تحقیق کی روشنی میں یہ تاریخی حقیقت بالکل بے غبار ہو گئی کہ نظریہ پاکستان پیش کرنے والوں میں سنی صوفیاء و علماء سرفہرست ہیں [illegible] کی مخالفت [illegible] کے لئے ہر قسم کی کوششیں کیں [illegible] میں مطلوبہ [illegible] پاکستان کی [illegible] کی مکمل کر تائید کی [illegible] اہل سنت و جماعت کو مسلم لیگ سے قریب [illegible] ٹھوس [illegible] کیں۔

تحریک پاکستان کی جنگ میں اہل سنت نے [illegible] بڑھ چڑھ کر حصہ لیا — [illegible] طریقت [illegible] مشائخ عظام اور ارباب شریعت — علمائے کرام نے پاکستان کی ضرورت پر شرعی فتاویٰ جاری کئے — ان اکابر کی اپیل پر ان کے مریدین اور متوسلین نے انتخابات ۱۹۴۵ء اور ۱۹۴۶ء کے موقع پر مسلم لیگ کے امیدواروں کو ووٹ دے کر کامیاب بنایا — مالی امداد کی — جانی قربانیاں بھی دیں — غرضیکہ — بے غرض ہو کر صرف "پاکستان" کے قیام کی خاطر وہ سب کچھ کیا، جو انسانی بس میں تھا — بالآخر ان کی مخلصانہ [illegible] جد و جہد سے تحریک پاکستان کامیابی سے ہمکنار ہوئی — کانگرس کے عزائم خاک میں مل گئے۔ کانگرس، احرار اور جمعیت علمائے ہند کے اکابر کے علی الرغم — دنیا کی [illegible] مسلمانوں کی سب سے بڑی مملکت — پاکستان ایک زندہ حقیقت بن کر سامنے آگئی۔

والحمد للہ رب العالمین

سلہ قائد اعظم کے ۷۲ سال، خواجہ رضی حیدر، ص ۳۳ — ۳۴

نوٹ: تفصیلات کے لئے مطالعہ فرمائیں "قائد اعظم میری نظر میں" از ایم۔ اے۔ ایچ اصفہانی، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

تحریک پاکستان کی تاریخ سے متعلق حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان کی مخالفت میں کانگرس کی ہمنوائی میں جمعیت علمائے ہند [illegible] اور جمعیت [illegible] احرار نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، جماعت اسلامی نے اگرچہ کانگرس کا ساتھ نہیں دیا مگر وہ مسلم لیگ کی حمایت سے — انتہائی ضرورت کے وقت بھی — دست کش رہی۔

قیام پاکستان کے صرف بیس سال بعد ہی جب تحریک پاکستان کے کارکن اور عینی شاہد ابھی بہت زندہ اور موجود ہیں یہ مغالطہ آمیز دعوے کئے جانے لگے ہیں کہ ۱۹۴۵ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کے امیدواروں کی کامیابی بھی "جمعیت علمائے ہند" کی جد و جہد کی مرہون منت ہے، حال ہی میں شائع ہونے والی ایک کتاب "قائد اعظم و مسلم پریس" سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

"یہ بھی دور رکھنا چاہئے کہ حالیہ انتخاب دسمبر ۱۹۴۵ء کے سلسلے میں مسلم لیگ کو جن صوبوں میں کامیابی حاصل ہوئی ہے وہ مسٹر جناح اور مسلم لیگ کے نام پر نہیں بلکہ جمعیت علمائے ہند کے ان مجاہدین کی بدولت حاصل ہوئی ہے جو ملک کی خاطر [illegible] کے خلاف مسلسل جہاد کرتے ہوئے قید و بند کی صعوبتیں جھیل چکے ہیں [illegible] موقع پر [illegible] ہندوستان کے مسلمانوں کو عیار [illegible] ہونے سے بچایا ہے" [1]

کیا عجیب منطق اور استدلال کا کیا کہنا ہے

خرد کا نام جنوں رکھ دیا، جنوں کا خرد

۱۳ — ۱۹۴۵ء میں جمعیت مسلم لیگ کا مطالبہ پاکستان مسلمانان ہند کے دل کی دھڑکن

سلہ قائد اعظم اور مسلم پریس، جلد اول، پروفیسر احمد سعید مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء، ص ۶۱

بن چکا تھا اور قیام پاکستان یقینی نظر آنے لگا تھا۔ جمعیت علمائے ہند سے مسلک [1] علماء موقع شناسی مسلم لیگ کی حمایت پر آمادہ ہو گئے ——— مسلم لیگ کے اکابر بھی اس بات کے حق میں تھے کہ انتخابات کے موقع پر علماء دیوبند میں سے ہی ایک گروہ ایسا تیار کیا جائے جو مسلم لیگ کے موقف کی حمایت کرے اور وہ جمعیت علماء ہند کا توڑ ہو۔ اس مقصد کے لئے علامہ شبیر احمد عثمانی، مولوی ظاہر عثمانی (مولانا ظفر احمد عثمانی) اور چند دیگر علماء کے ذریعے "جمعیت علماء اسلام" کی بنیاد رکھی گئی جس کا پہلا اجلاس اکتوبر ۱۹۴۵ء میں علامہ اسعد احسن تھانوی کی دعوت پر ہوا۔ اس اجلاس میں علامہ عثمانی کو شرکت کی دعوت دی گئی، آپ بیماری کی وجہ سے اس میں شریک نہ ہو سکے بلکہ اپنی طرف سے ایک پیغام ارسال کیا۔

جناب ظفر احمد انصاری جو نواب زادہ لیاقت علی خاں کے پرسنل سیکرٹری رہے ہیں، نے اس حقیقت کا اعتراف یوں کیا ہے:

---

[1] ۲۸ دسمبر ۱۹۱۹ء کو جب امرتسر میں جمعیت العلمائے ہند کا پہلا اجلاس منعقد ہوا، اس میں دیگر علماء کے علاوہ علامہ شبیر احمد عثمانی بھی شریک ہوئے تھے، اس کے بعد جمعیت کے تقریباً ہر اجلاس میں آپ شریک ہوتے رہے، ملکی سیاسیات اور مجلس شوریٰ کی تجاویز میں حصہ لیتے رہے۔ یہ صورت حال ۱۹۴۵ء تک قائم رہی۔ پروفیسر محمد انوار الحسن شیرکوٹی لکھتے ہیں:

"اس طرح علامہ عثمانی ۱۹۱۹ء سے لے کر ۱۹۴۵ء تک جمعیت العلمائے ہند دہلی کے رکن رکین اور اس کی مجلس شوریٰ کے موقر ممبر رہے۔"

آگے چل کر آپ یوں لکھتے ہیں:

"علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی ۱۹۴۵ء تک جمعیت العلماء کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر رہے اور ملی مشکلات میں ہمیشہ آگے رہے کی کوشش کی۔ تحریک خلافت سے لے کر ۱۹۴۵ء تک جمعیت العلماء اور کانگریس کے تعاون کا عرصہ ساتھ رہا، جمعیت کی کمیٹیوں میں صدارت کے فرائض انجام دیئے۔"
(خطبات عثمانی مطبوعہ لاہور ۱۹۷۲ء، ص ۵۸ - ۵۹)

"اکتوبر ۱۹۴۵ء میں کلکتہ میں جمعیت علماء اسلام قائم ہوئی۔ اس سلسلہ میں کلکتہ کے حضرات نے پیش قدمی کی اور ہندوستان کے تمام علاقوں کے ان علماء کو بالخصوص مرکزی مسلم لیگ مجتمع کرنے کی کوشش کی گئی جو لیگ کے حامی تھے۔ ۲۶ - ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو محمد علی پارک کلکتہ میں علماء کی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ہندوستان کے مختلف صوبوں کے پانچ سو سے زیادہ علماء و مشائخ نے شرکت کی۔" [1]

جمعیت علماء اسلام کے قیام ——— اس کی تشکیل اور مقاصد اعلیٰ کے سلسلہ میں چوہدری خلیق الزماں لکھتے ہیں:

"جمعیت جنوری ۱۹۴۶ء میں کلکتہ میں بنی جس کے صدر مولانا شبیر احمد عثمانی ہوئے۔ اس کے قیام کا سہرا ظفر احمد انصاری کے سر ہے جو کیبنٹ آف لیگ کے سیکرٹری تھے، وہ مدت سے کوشش کر رہے تھے کہ جمعیت العلماء ہند کا کوئی جواب پیدا کیا جائے، تاکہ دیوبند اور مسلمانوں پر اس کا اثر کسی طرح کم ہو۔ اس سلسلہ میں ظفر احمد انصاری نے مولانا ظاہر عثمانی سے بارہا گفتگو کی یہاں تک کہ آخر مولانا ظاہر عثمانی کی امداد سے مولانا شبیر احمد عثمانی کو جمعیت علماء اسلام کی صدارت کیلئے رضامند کیا، اور نواب اسمٰعیل خان صاحب نے بھی اس اقدام کو بہت پسند کیا۔ چنانچہ سنہ ۱۹۴۶ء میں مرکزی مسلم لیگ بیرونی جمعیت العلماء اسلام کا ایک اور جلسہ میرٹھ میں منعقد کیا جس میں ہم (چوہدری خلیق الزماں) بھی اس کانفرنس میں شرکت کیلئے مدعو کیا گیا۔ مولانا شبیر احمد عثمانی سے میری پہلی ملاقات یہیں نواب اسمٰعیل خان صاحب کے گھر پر ہوئی۔" [2]

---

[1] چ چ ۱۰ کراچی ——— نظریہ پاکستان نمبر ص ۲۰۳ بعنوان "نظریہ پاکستان اور علماء"

[2] شاہراہ پاکستان مطبوعہ کراچی ۱۹۶۷ء، ص ۹۷

آل انڈیا سنّی کانفرنس

پس منظر ــــ اور ــــ مقاصد

عیسوی صدی کے اوائل میں ہندوستان میں ہمارے مسلک ــــ کے علمبرداروں ... کے خلاف
"مرزائیت، نیچریت" نے جب سر اٹھایا اور وہابیت و شہرت پسندی کی ہوس بڑھی تو دیوبندیت پیدا
ہوئی۔ اور آزاد خیالی کی بدولت نیچریت اور چکڑالویت اور انکار حدیث وغیرہ
نے سر اٹھایا ... یہ مشرکوں کی بیشمار سازشیں تھیں کہ تمام مسلمانوں کو ہندو بنا
لیا جائے یا انہیں ملک سے نکال باہر پھینکا جائے۔ انہوں نے ہر موضوع پر فتنہ
کھڑا کیا چنانچہ ــــ

- ○ شدھی کی شکل میں فتنۂ ارتداد کی تحریک
- ○ سنگھٹن کی صورت میں ہندوؤں کی تنظیم اور تربیت
- ○ ہندو مسلم اختلافات کے بہانے گاؤ کشی پر پابندی
- ○ اذان کے لئے پرفساد
- ○ مساجد کا انہدام
- ○ مذہب مقدس کی بے حرمتی و توہین
- ○ تحفظ مسلم کی بدلی
- ○ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں

- ○ سوراج اور آزادی کے نام پر گاندھویت کا پرچار
- ○ تحریک خلافت میں گاندھی کی قائدانہ حیثیت
- ○ ہندوؤں کے اشارے سے ہجرت اور عدم تعاون ــــ کی تباہ کاریاں۔
- ○ عقائد اسلامیہ کو مسخ کرنے کے لئے وردھا تعلیمی اسکیم اور ودیا مندر اسکیم
- ○ تعلیمی اداروں کی ناگفتہ بہ حالت اور ان پر ہندوؤں کا تسلط
- ○ کانگریس کی ذیلی جماعتوں کی اسلام دشمنی
- ○ مسلمانوں کو ہندوؤں کے ساتھ ملا کر ان کا قومی و ملی تشخص ختم کرنا ــــ وغیرہ

ایسے ہی تحریکات اور حادثات نے ہر طرف سے اسلامی قلوب کو تڑپا دیا۔

اگرچہ سنی علماء و مشائخ کے مدارس، خانقاہیں اور خانقاہیں اپنے اپنے مقام پر مرکز کی حیثیت رکھتے تھے جن سے کفر و الحاد اور رسوم بدعیہ کے سدباب اور عقائد حقہ کی حفاظت و حمایت اور اشاعت و تبلیغ اسلام کا کام ہو رہا تھا، مگر کفر کی آندھیوں اور اتحاد کے نام پر اتحاد کی منظم یورشوں کے پیش نظر ضروری ہو گیا تھا کہ تمام سنی علماء و مشائخ ایسی تدابیر یکجا کر کے منظم طریقے سے ملت اسلامیہ کی رہنمائی کا فریضہ سر انجام دیں۔ سیاسی کشاکش کے مریضوں، نفسانیت کے اسیروں اور دشمنوں کی چیرہ دستیوں کا شکار ہونے والوں کو بیداری بخشیں ــــ اغیار کے ظلم و استبداد کے حالات فریاد کر سکنے والوں کو فریاد رسی کے منصب تک پہنچا دیں ــــ حوادث و آفات کی گھنگھور اندھیاری گھٹاؤں کی جگہ شمع ہدایت کو روشن کر دیں ــــ غلامان مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبۂ غلامی کی حمیت و غیرت کو اپنے سید و سردار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و کرم سے کانور کردیں کانگریسیوں، احراریوں، خاکساروں اور ہندو مسلم اتحاد کے داعیوں کے منصوبے خاک میں ملا دیں ان لوگوں کو جو گاندھی کے مسمریزم کا شکار ہو چکے تھے... سبو علم

ہے۔ علماء سے ساتھ دوبارہ ملا دیں ـــــ مسلمانان ہند کے قلب و جگر ان کا حصہ رہ ملوں،
اتحاد و وقار، نظم و انضباط اور مرکزی احترام عطا کریں ـــــ ضرورت اس امر کی تھی
مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور ترقی کے متعلق ان کی مشکلات حل کرنے اور اس طرح
سے بے چینی اور تشتت کو دور کرنے اور باہمی اتفاق و اتحاد کے لئے کسی "مرکز" ہو
جو سرمت ملی ان کی رہنمائی کرے، معاملات خواہ وہ مذہبی ہوں یا سیاسی معاشرتی ہوں
یا اقتصادی ـــــ انفرادی ہوں یا اجتماعی ـــــ غرضیکہ ان مسائل کو اس طرح حل کیا جائے
جس سے مسلمانوں کی ترقی مقصود ہو۔

قبل ازیں اتحاد و اتفاق بین المسلمین کے مقدس مقصد کے لئے جتنی کوششیں
ہوئی تھیں وہ سب ناکام ہو گئیں، شاید ہر بار ایک ہی نوعیت کی غلطی کو دہرایا جاتا رہا تھا
کہ اتحاد کے پیش نظر مسلمانوں کے تمام فرقوں کو ملا کر ان میں اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی
مگر حقیقت یہ معلوم ہوا کہ اگر ان میں کچھ اتحاد پیدا ہو سکتا تو یہ جدا جدا کیوں ہوتے۔ لہٰذا اس قسم کے
اجتماعات میں بجائے اتحاد کے فساد کا منظر سامنے آ جاتا ـــــ اور
پھر ہر فرقہ کی ایک الگ فکری حیثیت ہے جس کی وجہ سے کسی دوسرے فرقہ میں کسی
فرقہ کا شامل ہونا ناممکن ہوتا ہے وہ اپنی اپنی کانفرنسیں الگ الگ منعقد کرتے ہیں
ان میں کسی دوسرے کی جھلک دیکھنے کے بھی روادار نہیں ہوتے شیعہ اپنی کانفرنس
میں سنی کو دیکھنے کی تاب نہیں رکھتے اہل حدیث (غیر مقلد) تبلیغی جلسے منعقد کرتے ہیں
اس کے ارباب اختیار و مجاز تقریباً صرف اہل حدیث ہی ہوتے ہیں اور ان کی تنظیموں
میں کسی دوسرے کی شمولیت ناممکن ہے۔

مذکورہ بالا تحقیقات، معلومات ـــــ ضروریات اور مشکلات کو مدنظر رکھتے

ہوئے سنی علماء و مشائخ نے سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے اکابر اور عامۃ الناس کو
عامۃ اپنے اجتماع کے لئے دعوت دی چنانچہ برصغیر میں اہل سنت و جماعت کا
عدیم النظیر اجتماع سنیوں کا واحد نمائندہ جلسہ اور مذہبی و ملی حیثیت
کا نقشہ دار

"الجمعیۃ العالیۃ المرکزیۃ"
یعنی "آل انڈیا سنی کانفرنس"

کے نام سے موسوم ہوا۔ سنیوں کی اس عظیم تنظیم کا پہلا اجلاس مرادآباد میں

۲۰ شعبان تا ۲۳ شعبان ۱۳۴۳ھ

بمطابق ۱۶ مارچ تا ۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء

منعقد ہوا سنیوں کی اس مرکزی ـــــ قومی جماعت کی تشکیل میں علماء و مشائخ کی
دیرینہ کوششیں بالعموم اور صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی کی مساعی
جمیلہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آل انڈیا سنی کانفرنس مرادآباد کے پہلے چار روزہ اجلاس میں
تین سو علمائے کرام، مفتیان عظام اور مشائخ ذوی الاحترام نے شرکت فرمائی ان میں سے
چند ایک کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

عارف ربانی مولانا سید احمد اشرفی کچھوچھوی (م ۱۳۴۳ھ)، خلیفہ امام احمد رضا بریلوی

مناظر اسلام مولانا سید غلام قطب الدین برہمچاری اشرفی (م ۱۳۵۰ھ)

مجاہد اسلام مولانا سید محمد میاں اشرف بہاری (م ۱۳۵۲ھ) پروفیسر علی گڑھ
خلیفہ امام رضا بریلوی۔

شیخ المشائخ مولانا سید محمد علی حسین اشرفی (م ۱۳۵۵ھ) ربیب آستانہ کچھوچھہ شریف

مجاہد ملت مولانا شاہ احمد مختار میرٹھی (م ۱۳۵۷ھ) خلیفہ امام احمد رضا بریلوی

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان قادری (م ۱۳۶۲ھ) ابن و خلیفہ امام احمد رضا بریلوی

شیخ الفقہ مولانا عبدالمجید آنولوی (م ۱۳[illegible]ھ)

صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی (م [illegible]ھ) خلیفہ امام احمد رضا بریلوی۔

امیر ملت مولانا سید جماعت علی محدث علی پوری (م [illegible]ھ)

مدرس العلماء مولانا عبدالحفیظ حقانی آنولوی (م [illegible]ھ)

رئیس المحدثین مولانا سید محمد اشرفی محدث کچھوچھوی (م ۱۳[illegible]ھ) خلیفہ امام احمد رضا بریلوی

حضرت مولانا محمد یعقوب خاں رامپوری (خلیفہ امام احمد رضا بریلوی)

حضرت مولانا محمد حسین اجمیری

حضرت مولانا سید [illegible] کچھوچھوی

حضرت مولانا [illegible] حسین رامپوری

حضرت مولانا محمد یسین [illegible] پاکوٹی[1]

سواد اعظم کی عظیم مذہبی و قومی تنظیم، ان کی دینی و دنیوی بہبودی کا مرکز، [illegible] سنی دنیا کا مقدس اجتماع اور سنیوں کی منتشر قوتوں کی جامع تحریک ــــ

آل انڈیا سنی کانفرنس کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا حال لکھتے ہوئے مرتب "[illegible]" سید محمد اشرفی کچھوچھوی رقمطراز ہیں:

"یہ کانفرنس کس طرح شروع ہو کر ختم ہوئی، اس کے متعلق بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ مجموعی حیثیت سے ہندوستان میں قومی قوت سے اس درجہ شاندار جلسہ کی مثال نہیں [illegible] وہ حضرات جن کے سامنے ہندوستان کا مشرق و مغرب ہے اور [illegible] جیسے جلسے

دیکھے ہیں جن کا تذکرہ بھی ہم لوگوں کو عجیب معلوم ہوتا ہے ان کا بیان ہے کہ [illegible] قدر منظم اور باقاعدہ اور پرشوکت جلسہ کبھی نظر سے نہیں گزرا، اور نہ شرکت سے پہلے گمان تھا کہ کانفرنس کا انعقاد اس شان و شوکت سے ہوگا۔

"جمعیت اشرفیہ"، "انجمن اہلسنت و جماعت" اور "جماعت رضائے مصطفیٰ" کے رضاکار [illegible] والنٹیرس [illegible] کا سلیقہ [illegible] قابل تعریف تھا۔ [illegible] باقاعدہ وردی میں ملبوس تھے جن میں [illegible] علماء و درجہ تکمیل کے طلبہ اور [illegible] شہر کے [illegible] شامل تھے [illegible] جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی کا [illegible] تھا [illegible] مسلمانوں کو تبلیغ کی دعوت دے رہا تھا، بعض حضرات اس نظام کو دیکھ کر بے ساختہ کہہ اٹھتے تھے

"[illegible] ملکوتی مناظر [illegible] ہے"[1]

برصغیر کے [illegible] علاقوں [illegible] سے [illegible] تک تمام [illegible] علمی مقامات [illegible] کے مقتدر علماء اور مشائخ اس کانفرنس میں تشریف لائے، [illegible] رامپور، مرادآباد، [illegible] کچھوچھہ کے علماء کی شرکت سے کانفرنس کو [illegible] عقیدتمندان [illegible] سے [illegible] کیف آور صدائیں [illegible] بلند ہو رہی تھیں، [illegible] منظر [illegible] کانفرنس کے [illegible] اہل سنت و جماعت کی شوکت کا پتہ دے رہا تھا۔

[illegible] لاہور کی جانب سے شائع شدہ رسالہ [illegible]

[1] [illegible] سوال [illegible] ۱۳[illegible]ھ / [illegible] ۱۹[illegible]ء ص [illegible] تا ۲۰

[1] ایضاً، ص ۱۵ تا ۱۶

مطبوعہ ۱۹۲۵ء کا وہ اشتہار جس پر آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد کے منعقد ہونے والے جلسہ کا جو اشتہار شائع ہوا تھا اس کا عکس آئندہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔ جس سے کانفرنس کے مقاصد اجتماع اور اس کے اغراض اور مقاصد صحیح طور پر معلوم کئے جا سکتے ہیں۔

آل انڈیا سُنّی کانفرنس

منجانب

انجمن اہل سنت وجماعت مراد آباد

سُنّی تبلیغی کانفرنس کے شاندار اجلاس

شعن

تمام ہندوستان کے مشہور فضلا، علماء و اکابر مشائخ ممتاز سجادہ نشین معززین و منتخب اہل زبان اور تبلیغی وفود کا مبارک اجتماع مسلمانوں کے اہم ترین مقاصد تبلیغ تعلیم معاشرت ادائے قرض باہمی تعلقات اور دوسرے امور میں مسلمانوں کی بہتری اور ضروری اصلاحات تنظیم اہلسنت کے لئے بتاریخ ۳ تا ۳۳ شعبان ۱۳۴۳ھ مطابق ۷ تا ۹ مارچ ۱۹۲۵ء کیا جائیگا۔ امید کہ حامیان اسلام اس اہم و ضروری کانفرنس کی شرکت مسلمانوں کے روز افزوں تنزل و انحطاط کو دور کرنے کے لئے ضروری خیال فرمائیں گے۔

الداعیان رفیع منزلی مولوی محمد امداد حسین رئیس اعظم و صدر انجمن اہلسنت وجماعت و حضرات علماء

یکم مارچ

النجدی و ہابی ابن سعود کے وظیفہ خوار یا مدح خواں اخبارات کچھ دنوں سے پہلے ابن سعود کو "غازی" لکھا ترک کر دیا ہے معلوم ہوتا ہے جیسا کہ شروع سے ہم لکھ رہے ہیں اب معزز اخبارات وکیل امرتسر وغیرہ میں غیر مسلم حکومتوں سے ابن سعود کے خفیہ معاہدہ کا راز فاش ہو رہا ہے مسلم ممالک کو وہ ختم کر گئے ہیں۔ اب جناب شریف حسین غدار تھے یہ کہنے والے [illegible] ممدوح کا کیا نام رکھو گے جس نے خفیہ معاہدہ کے ذریعہ عیسائی دنیا کو بھی عرب کے ماتحت کر دیا۔

جلاس کی کاروائی شروع ہوا۔ جلسے سے قبل امیر ملت پیر سید جماعت علی محدث
علی پوری نے [illegible] حاضرین [illegible] سید احمد علی حسین اشرفی کو کانفرنس کی
صدارت [illegible] منتخب ہوا [illegible] صدارتی خطبہ آپ [illegible] تھا [illegible] حضرت
مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی [illegible] خطبہ [illegible] کچھوچھہ [illegible] مکرم
۱۳۴۳ھ [illegible] ۱۹۲۵ء [illegible]
خطبہ کا عکس شامل [illegible] خطبہ [illegible] ہیں
آمدہ حالات [illegible] پیش کرکے اتحاد [illegible] مسلمانوں کی [illegible] صحیح [illegible]
آل انڈیا سنی کانفرنس کے اس اجلاس میں حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں قادری
بریلوی صدر مجلس [illegible] خطبہ [illegible] میں پڑھا گیا۔ یہ
خطبہ اس قدر جامع تھا کہ اس میں

(ا) ہندوستانی سیاسیات

(ب) [illegible] کی پالیسیاں

(ج) تدبیر و علاج

(د) نظام عمل

(ہ) اقتصادی اور معاشرتی [illegible]

(و) [illegible] مسئلہ [illegible] کی حقیقت اور [illegible] کی وضاحت

(ز) آل انڈیا سنی کانفرنس کے مقاصد [illegible] وغیرہ

تمام شعبے شرعی [illegible] صحیح [illegible]

یہ عظیم الشان کانفرنس چار دن تک جاری رہی [illegible] ہستیاں [illegible]
[illegible] حاضرین کو [illegible] کرتے۔ امیر ملت پیر جماعت علی
محدث علی پوری کا [illegible] خطبہ سادگی اور [illegible] میں ہمیشہ مثال رہے گا۔

[illegible] اور [illegible] کی [illegible] بیان فرمایا۔

اس کانفرنس میں مختلف تجاویز منظور ہوئیں جن کا تعلق [illegible] مرکزی کمیٹی
اور نظام عمل وغیرہ سے تھا۔ [illegible] مولانا [illegible] کے
حصے میں [illegible] آئندہ سال [illegible] کانفرنس کے صدر حضرت پیر سید جماعت
علی محدث علی پوری مقرر ہوئے اور ناظم [illegible] حضرت صدر [illegible]
محمد نعیم الدین مراد آبادی [illegible] مولانا محمد [illegible] منتخب کئے گئے شیخ المشائخ
سید محمد علی حسین اشرفی کچھوچھوی [illegible] مولانا سید محمد [illegible] اشرفی سرپرست قرار پائے

قرارداد [illegible] امیر امان اللہ خان امیر افغانستان کے [illegible]
کی حمایت [illegible] کے ساتھ افغانستان کے [illegible] بارے میں [illegible]
[illegible] ابن سعود نجدی [illegible]
[illegible] حرکات [illegible] حمایت میں کانگریس کے اشتعال انگیز کلمات پر نفرت کا اظہار
کیا گیا۔ [۱]

عہدیداروں کا انتخاب ایک سال کے لئے ہوا، ۱۹۲۶ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس
کے صدر حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی منتخب ہوئے۔ [۲]

سنی کانفرنس کا رکن ہونا [illegible] عقیدہ سنی [illegible] اور سنی کی تعریف [illegible] کے فارم
پر درج کردی گئی۔ تعریف یہ تھی:

سنی وہ ہے جو ما انا علیہ و اصحابی کا مصداق ہو سکتا ہو یہ وہ لوگ ہیں
جو ائمہ دین [illegible] اسلام اور مسلم مشائخ طریقت اور متاخرین علمائے دین سے

---

[۱] ماہنامہ اشرفی کچھوچھہ [illegible] ۱۳۴۵ھ [illegible] شوال المکرم ۱۳۴۴ھ

[۲] ماہنامہ [illegible] مراد آباد [illegible] ۱۳۴۵ھ / جنوری ۱۹۲۶ء، ص ۲

شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی حضرت ملک العلماء بحر العلوم صاحب فرنگی محلی حضرت مولانا فضل حق صاحب خیرآبادی حضرت فضل رسول صاحب بدایونی حضرت مولانا مفتی ارشاد حسین صاحب رامپوری اعلیٰ حضرت مولانا مفتی احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمہا اللہ تعالیٰ کے مسلک پر ہو۔

الجمعیۃ العالیۃ المرکزیہ [illegible] آل انڈیا سنی کانفرنس کے ان مقاصد کا خلاصہ جو اس کانفرنس کے قیام کا مقصد ہے یہ ہے۔

۱ برصغیر کے سنی مسلمانوں میں منتشر قوت کے انتشار کو دور کر کے ان کو منظم کرنا۔

۲ مدارس کی حدود پر مدارس اور تبلیغی کام کرنے والوں میں ربط پیدا کر کے متحدہ قوت بنانا۔

۳ برصغیر کے تمام شہروں، قصبات اور دیہات میں اسلامی انجمنیں بنانا اور موجودہ انجمنوں کو جمعیت عالیہ کے ساتھ مربوط کرنا۔

۱؎ دبدبۂ سکندری [illegible] الفقیہ امرتسر ۲۱ اگست ۱۹۴۵ء ص ۹

نوٹ: سنی کی تعریف اس سے پہلے اہل سنت کے ساتھ سنی کانفرنس مرادآباد منعقدہ ۱۹۲۵ء ماہ شعبان المعظم ۱۳۴۴ھ مطابق [illegible] ۱۹۲۵ء کے اجلاس میں ان الفاظ میں قرار پائی۔

"سنی سے مراد وہ حقیقی مسلمان ہے جو [illegible] کا مسلمان ہے جس طریقے پر تمام علماء و اولیاء و ائمہ حضور محدث، علماء، حضرت مولانا علی الحجویری گنج بخش، حضرت خواجہ غریب نواز، حضرت نظام الدین محبوب الٰہی، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہم و سلاطین اسلام جیسے حضرت سلطان محمود غازی و سلطان اورنگ زیب عالمگیر رحمہما اللہ اور جیسے مدرسہ فرنگی محل کے سلاسل علماء سے حضرت ملک العلماء مولانا بحر العلوم، حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی، حضرت فضل رسول بدایونی، حضرت مولانا فضل حق خیرآبادی، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم قائم رہے۔"

(الملفوظ یادداشت حضرت ابوالبرکات سید احمد قادری مدظلہ العالی)

۴۔ تبلیغی کام کو منظم اور وسیع کرنا۔

۵ تبلیغی تربیت کے لئے خاص مدارس کا اجراء

۶ مذہبی تعلیم سے ہر مسلمان کو بہرہ ور کرنا۔

۷۔ انگریزی کالجوں اور طلباء کے لئے مذہبی تعلیم کا خاص انتظام کرنا۔

۸۔ مزدوروں اور اہل حرفت کے لئے شبینہ مدارس جاری کرنا۔

۹۔ مسلمانوں کو تجارت کی طرف مائل کرنا اور ان کی معاشرت کی اصلاح کر کے مسلمانوں سے ہی اشیاء خریدنے کی رغبت دلانا۔

۱۰۔ مسلمانوں سے قرض کی عادت چھڑانا اور غیر اقوام سے قرض لینے سے بچاؤ کی تدابیر کرنا۔

۱۱ مقروض مسلمانوں کے لئے محدود مدت میں قرض ادا کرنے کے طریقے

۱۲۔ بیکار مسلمانوں کے لئے ذرائع معاش تجویز کرنا اور ذرائع کا مہیا کرنا وغیرہ وغیرہ۔

علامہ محمد مصطفیٰ الازہری نے تقسیم ہند سے قبل ایک مضمون بعنوان "علمائے اہلسنت اور سیاست ہند کے تین دور" میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے پس منظر کو بیان کرتے ہوئے علمائے اہل سنت کی سیاسی بصیرت اور ان کے عملی اقدام کو تاریخی طور پر ثابت کیا۔ اس مضمون کو مندرجہ ذیل تین ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا گیا:

(ا) ۱۸۵۷ء

(ب) تحریک خلافت اور

(ج) مطالبۂ پاکستان

یک اقتباس آپ بھی ملاحظہ فرمائیں

۱؎ ماہنامہ السواد الاعظم مرادآباد، ذی قعدہ ۱۳۶۵ھ/ستمبر ۱۹۴۶ء

"تحریک خلافت کے بعد جبکہ مسلمان نہ صرف منتشر و غیر منظم تھے بلکہ روحانی غفلت و جمود کا عفریت ان پر مسلط ہو چکا تھا۔ دوسری طرف ملک کے سیاسی حالات نہایت تیزی کے ساتھ منقلب ہو رہے تھے، بین الاقوامی آویزش دن بدن بڑھ رہی [illegible] مصالح کی بنا پر ہندو مہاجن اور انگریز سامراج آپس میں حکومت کا سودا [illegible] مسلمان اس پوزیشن میں نہ تھے کہ ملکی سیاست پر کوئی بہتر اثر ڈال سکتے جس پر ہزار سال تک سیاسی جاہ و جلال [illegible] کے ساتھ حکمرانی کی ہے ہندو کانگریس [illegible] کی اور مسلمانوں کی حق تلفی کے درپے تھی اور اپنی اکثریت کے بل پر اسلامی تہذیب بلکہ مسلمانوں کے ملی وجود کو یکسر ملیامیٹ کر دینے کا تہیہ کر چکی تھی ادھر علمائے دیوبند جمعیت علمائے ہند [illegible] سیاسی تحریروں کا شکار ہو چکی تھی اور اپنی [illegible] کی بدولت عین میدان جنگ میں [illegible] کے [illegible] پانچویں کالم کا کام کر رہی تھی، بیچاری مسلم لیگ علمائے اہل سنت کے [illegible] پاکستان [illegible] تھی مسلمان [illegible] کی تلاش میں حیران و سرگرداں تھے [illegible] راہ عمل نہیں ملتی تھی۔ وہ [illegible] آپ [illegible] سمجھ کر لپکتا تھا مگر ہر قدم پر مایوسی [illegible] چہرہ دکھاتی تھی، قریب تھا کہ [illegible] کے عملی میدان میں [illegible] مسلم کے پاؤں اکھڑ جاتے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے [illegible] ٹوٹ جاتی کہ [illegible] کی دستگیری کی اور عین وقت علمائے اہل سنت جمہوریت اسلامیہ نے پاکستان کا مطالبہ کر کے مسلمانان ہند کی صحیح رہنمائی و برمحل رہبری فرمائی کہ سیاسیات ہند کا نقشہ ہی بدل گیا [illegible] کانگریس کی بے پناہ [illegible] ملک و ملت کی [illegible] کے عمل [illegible] پاکستان کے

مطالبہ کر کے اسلام سیاست کے میدان میں ایسی شاندار کامیابی نصیب ہوئی جو تاریخ سیاست میں بے مثال ہے۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ نہ صرف دیار ہندوستان بلکہ بیرون ملک میں جو [illegible] سیاست و مطالبۂ پاکستان کو حاصل ہے انہیں علماء و مشائخ اہل سنت کی مساعی جمیلہ کا مرہون منت ہے جن کا دوسرا نام جمہوریت اسلامیہ آل انڈیا سنی کانفرنس ہے۔"[1]

علمائے اہل سنت ہندوستان میں سنی علماء کی یہ عظیم جماعت اس وقت بھی مؤثر کردار ادا کر رہی تھی جبکہ [illegible] سیاست [illegible] مسلم لیگ [illegible] حیثیت [illegible] سکی تھی۔ یہ سنی کانفرنس کی ہی معاونت تھی کہ مسلم لیگ کو عوامی ووٹ کی قوت حاصل ہوگئی۔

آل انڈیا سنی کانفرنس کے یوم تاسیس ہی سے ملک کے گوشے گوشے میں اس کے اجلاس منعقد ہونے لگے شہر شہر قریہ قریہ تنظیمیں بنیں، مقامی، ضلعی، صوبائی اور مرکزی سطح پر اس کے اجلاس[2] منعقد ہوتے رہے۔

سنی کانفرنس کے اجلاس مختلف پلیٹ فارموں پر منعقد ہوتے رہے، جو اس کے وسیع الاغراض و مقاصد ہونے پر شاہد ہے جن پلیٹ فارموں سے آل انڈیا سنی کانفرنس کی آواز بلند ہوئی ان میں سے چند یہ ہیں:

---

[1] اخبار دبدبۂ سکندری رامپور مطبوعہ ۱۸ جون ۱۹۴۶ء

[2] [illegible] کانگریس کا قبضہ [illegible] اجلاس کی [illegible] میں بہت کم [illegible] اس کے [illegible] ایک [illegible] سنی کانفرنس کی [illegible] ہو چکی ہے جو انشاء اللہ تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس میں درج ہوگی۔ (مرتب)

١۔ سنی کانفرنس کی تشکیل کا اجلاس
٢۔ سنی کانفرنس کا سالانہ اجلاس
٣۔ سنی کانفرنس کا غیر معمولی خصوصی اجلاس
٤۔ اہل سنت و جماعت کے مدارس کے سالانہ اجلاس
٥۔ مدارس اہل سنت کے جلسہ ہائے تقسیم اسناد و دستار فضیلت
٦۔ محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
٧۔ گیارہویں شریف کی محفلیں
٨۔ بزرگان دین کے اعراس مبارکہ
٩۔ مسلم لیگ کے اجلاس
١٠۔ مختلف مذہبی اور اصلاحی انجمنوں کے اجلاس
١١۔ سنی کانفرنس کے اکابر کے تبلیغی و اصلاحی دورے وغیرہ۔

آل انڈیا سنی کانفرنس کے طریق کار سے رہنمایان سنی کانفرنس کے مسلک کی نشاندہی آسان ہے۔ اس کے باوجود "سنی" کی تعریف فارم رکنیت پر درج ہوتی۔ سنی کی تعریف مختلف موقعوں پر اکابر کی تحریروں سے مزید ہوتی رہی۔

"سنی" کی تعریف اور اس کی بار بار وضاحت اس لئے ضروری سمجھی گئی کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے ذمہ دار رہنماؤں کو دیکھ کر بعض علمائے دیوبند نے اہل سنت کے عوام کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کے لئے "سنی" کا لفظ استعمال کرتے ہوئے "سنی بورڈ" قائم کر دیا، جس کا مقصد سواد اعظم اہل سنت کے راسخ العقیدہ عوام کو مسلم لیگ کی حمایت سے باز رکھنا تھا۔ جناب محمد عبد الغفور صاحب ناظم سنی کانفرنس بنارس مسلمانوں کو متنبہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"آج کل ہندوستان کے ہر ہر گوشہ میں سنی کانفرنس کا شہرہ ہو رہا ہے اور علماء ہر قطعہ اور حصے سے بنارس میں منعقد ہونے والی آل انڈیا سنی کانفرنس

کی شرکت کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ یوپی سنی بورڈ کے نام سے لکھنؤ میں کوئی جماعت قائم ہوئی ہے جو الیکشن کے معاملہ میں مسلم لیگ کی مخالفت کر رہی ہے۔ اس خیال سے کہ لفظ سنی سے مسلمانوں کو دھوکہ و مغالطہ نہ ہو ہم یہ اعلان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کا اس سنی بورڈ سے کوئی علاقہ نہیں ہے۔ اور سنی کانفرنس سنی بورڈ اور اس کے اس طریقہ عمل کو نہایت مذموم اور مسلمانوں کے لئے مضرت رساں سمجھتی ہے۔ حقیقت میں یہ وہاں جماعتیں ہیں جن میں سے کوئی کھل کر کانگریس کی حمایت جیسے کہ دیوبندی صاحبان اور کوئی جمعیۃ العلماء کے لباس میں نمودار ہوتا ہے اور کبھی سنی بورڈ کا عنوان اختیار کیا ہے۔ مسلمان ان سب سے ہوشیار رہیں اور ان کے پروپیگنڈے میں نہ آئیں۔"[1]

لفظ "سنی" کی جاذبیت کے پیش نظر اس کا استعمال تقریباً ہر دور میں ہوتا رہا اور مخالفین نے اس لفظ کو اپنے مخصوص عزائم کے لئے استعمال کیا ہے اور بعض اوقات اپنے جلسے "سنی کانفرنس" کے نام سے کرتے ہیں۔

سنی علماء نے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے اور انفرادی و اجتماعی طور پر تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ چونکہ آل انڈیا سنی کانفرنس قیام پاکستان کو اپنی منزل اور دینی مہم سمجھتی تھی اس لئے اس کے عہدے دار و کارکنان مسلم لیگ کے لئے انتھک کام کرتے چنانچہ ایسی مثالیں بہت ملتی ہیں کہ سنی کانفرنس کے اراکین کے پاس مسلم لیگ کے قابل ذکر عہدے بھی تھے۔

---

[1] دبدبۂ سکندری رامپور ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء صفحہ [illegible]

موصولات

مسلم لیگ اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے درمیان تعاون و یک جہتی قیام پاکستان

سنی کانفرنس کا ... کو کھلا چیلنج

ضلع سنی کانفرنس بدایوں کی اہم تجاویز

اسلامی حکومت کے قیام اور انتخابات میں ... حمایت

[illegible]

موصولات

قصبہ چھپوند ضلع اٹاوہ میں سنی کانفرنس کا قیام

سنی کانفرنس چھپوند ضلع اٹاوہ کی مساعی جمیلہ

اکابر اہل سنت نے بھی اس امر کو شدت سے محسوس کیا کہ باوجودیکہ مسلم لیگ مسلمانوں کی [illegible] سیاسی جماعت ہے اور اس کا مطمح نظر قیام پاکستان ہے لیکن مسلمانوں کی مذہبی، تعلیمی، سیاسی، معاشرتی، تجارتی، صنعتی، صحافتی [illegible] کے لئے آل انڈیا سنی کانفرنس کو فعال بنایا جائے تاکہ مسلم لیگ کی حمایت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے دیگر شعبہ ہائے زندگی میں فعال [illegible] کی جائے اور جہاں جہاں مسلمانوں کا [illegible] متاثر ہونے کا [illegible] [illegible] ہر جگہ پایا جائے شہر شہر اور قریہ قریہ سنی کانفرنس کی شاخیں قائم ہوں اور ہر سطح پر کام منظم ہو اس سے [illegible] تک پہنچ سکیں۔ ملک بھر میں موجود مذہبی، تعلیمی اور [illegible] سنی تنظیموں میں ربط پیدا کیا جائے اور حسب

۱۔ سنی تعلیم ۲۔ سنی تنظیم

۳۔ سنی تحفظ اور ۴۔ سنی اتحاد

اس کا مقصد حاصل ہو جائے تو کل ہند سطح پر آل انڈیا سنی کانفرنس کا اجلاس منعقد کیا جائے، جس میں ملک کے ہر حصہ کی نمائندگی کے لئے علماء و مشائخ اہل سنت کو کانفرنس کے مقاصد کو شرکت کی دعوت دی جائے تاکہ حکومت اور عوام کو ـــــــ سنی تنظیموں کی شرکت اور ہمہ گیری معلوم ہو جائے، اور سواد اعظم اہل سنت کی جماعتی قوت اور اثر ثابت ہو سکے۔ مئی ۱۹۴۵ء میں طے پایا کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کا اجلاس مرکزی سطح پر اگلے سال منعقد کیا جائے۔ اس سلسلہ میں مرکزی اجلاس کو کامیاب بنانے کے لئے سنہ ۱۹۴۵ء ہی میں تیاریاں شروع ہو گئیں۔ ہندوستان بھر میں پھیلے ہوئے علماء و مشائخ سے رابطے کے لئے علماء اہل سنت نے ملک گیر دورے شروع کر دیئے تاکہ سنی کانفرنس کی موجودہ تنظیموں کو فعال بنایا جائے اور ملک کے تمام حصوں میں سنی کانفرنس کی شاخیں قائم کی جائیں۔ ایک سال کے قلیل عرصہ میں صوبائی، ضلعی اور علاقائی تنظیموں کے متعدد اجلاس منعقد ہوئے۔

مولانا سید محمود احمد رضوی، سابق نائب ناظم سنی کانفرنس [illegible] بنارس میں منعقد ہونے والی آل انڈیا سنی کانفرنس کا پس منظر اس طرح لکھتے ہیں:

"[illegible] آئندہ [illegible] آل انڈیا سنی کانفرنس کو [illegible] کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ہر ہر صوبہ میں آل انڈیا اجلاس سے قبل ضلع وار صوبائی کانفرنس منعقد کی جائے تاکہ ہر ہر صوبہ سے معتمد نمائندے اس کانفرنس میں شریک ہو سکیں اور جہاں تک ممکن ہو سکے علماء و مشائخ کی بڑی تعداد آل انڈیا سنی کانفرنس میں بھیجنے کا اہتمام کیا جائے [illegible] جو سنی کانفرنس کے مقصد کے ساتھ متفق ہوں، [illegible] تعلق رکھتے ہوں۔ ان کی شرکت بھی کانفرنس کی کامیابی کے لئے محنت کی جائے گی۔" [1]

زعماء اہل سنت کے تبلیغی دورے نہایت کامیاب رہے، ہر جگہ ان کے شاندار استقبال ہوئے، ان کے مشن کو خوش آمدید کہا گیا، اور ان کی آواز اس قدر موثر ہوئی کہ تھوڑے ہی دنوں میں ملک کے گوشہ گوشہ میں سنی کانفرنس کی شاخیں قائم ہو گئیں۔ بے شمار لوگ اس کے رکن بن گئے جن میں مسلم لیگ کے بعض عہدیدار بھی شامل تھے۔ برصغیر کی سنی آبادی نے بلاتامل آل انڈیا سنی کانفرنس کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ کثیر تعداد میں علماء و مشائخ نے سنی کانفرنس سے اپنی وابستگی کا اعلان کر دیا ـــــــ اور اس کے مقاصد کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے اپنے حلقہ اثر میں اس کی موثر اشاعت کی تدبیر کی۔

ا۔ برصغیر کے کونے کونے میں سنی کانفرنس کی منظم تنظیم قائم ہو گئی۔

ب۔ ہزاروں [illegible] علماء و مشائخ سنی کانفرنس کے سرپرست بن گئے [2]

[1] ہفت روزہ الفقیہ امرتسر ۲۱ مئی ۱۹۴۵ء، ص ۱۱

[2] جبدبہ سکندری، ۲۳ اگست ۱۹۴۶ء، ص ۳

[illegible] مدرس کے مشترکہ کی امداد ایک کروڑ سے متجاوز ہو گئی۔ اس میں ہر طبقہ کے عام شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے علماء بھی، مشائخ بھی، انگریزی خواں بھی، وکلاء بھی، تاجر بھی اور مزدور بھی ——۔ [1]

حقیقت یہ ہے
پرستارِ پاکستان کے دو ٹکڑے

[illegible] کے بعد بالخصوص [illegible] کے بعد مخصوص اہل سنت کے تمام اخبارات —— [illegible] کی تحریک، اسلامی عقائد کی تکمیل، [illegible] کا مقصد [illegible] عام بلیغ یہی موضوع مرکزی حیثیت اور رجحان رکھتا تھا کہ سی [illegible] کو مضبوط بنایا جائے اور سوادِ اعظم —— پاکستان —— کو حاصل کرکے اس میں اسلامی قوانین رائج کیے جائیں۔ اس وحدت کے اجلاس ہر جگہ منعقد ہوئے ملک کے کونے کونے سے دینی مدارس اور دینی خانقاہوں سے [illegible] لگے پاکستان کا نعرہ بلند ہوتا رہا۔ "پاکستان" [illegible] کے طور پر [illegible] مصالح کی تقاریر کا موضوع ہوتا یہ مقام تفصیل کا متحمل نہیں، اختصار کے پیشِ نظر سنیوں کی ایک عظیم مذہبی و روحانی درسگاہ [illegible] —— [illegible] بریلی شریف سے ایک اجتماع کی خبر ملاحظہ ہو، مولانا غلام معین الدین نعیمی سابق ناظم مرکزی دفتر [illegible] مراد آباد "نوکس رضوی اور مسئلہ پاکستان" کے عنوان سے رقمطراز ہیں۔

۲۳ —— ۲۴ —— ۲۵ صفر ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۸ —— ۲۹ —— ۳۰ جنوری ——

[1] حیاتِ صدر الافاضل مولانا غلام معین الدین نعیمی مطبوعہ لاہور ص ۱۸۸

۱۹۴۶ء [illegible] بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد مائۃ حاضرہ قدس سرہٗ کا عرس شریف تھا، ملک کے اطراف و اکناف سے علماء، مشائخ، امراء [illegible] بنگال، پنجاب، سندھ، [illegible] سرحد، گجرات [illegible] سی پی [illegible] وغیرہ حاضر تھے۔ . . خانقاہ شریف کے باہر [illegible] ہوئے تھے ان [illegible] الله [illegible] نصب [illegible] ان میں ہوٹل بھی تھے۔ ایک ہوٹل کا نام

حامدی پاکستان ہوٹل
دوسرا ایک کا
رضوی پاکستان ہوٹل
تھا

۲۵ صفر عرس شریف کی آخری [illegible] تھی [illegible] علمائے کرام کے بیان ہوتے رہے، دو مسائل حاضرہ یعنی سنی کانفرنس اور پاکستان کے متعلق علمائے کرام تقریریں فرماتے رہے .... [2]

اسی اجلاس میں صدر [illegible] مولانا [illegible] اعظمی [illegible] بریلوی نے حالات حاضرہ کا تجزیہ کرتے ہوئے سنی علماء کا جماعتی موقف بیان فرمایا۔

"...... کانگریس [illegible] ہے وہ ہندوستان سے مسلمانوں کے [illegible] کا ارادہ کر چکی ہے ...... علمائے اہل سنت مسلمانوں کو اس فریب کے جال میں پھنسا ہوا [illegible] نہیں کر سکتے اس لیے ہم مدت سے اعلان کر رہے ہیں

[1] منسوب بہ مولانا حامد رضا بریلوی [illegible] الرشید امام احمد رضا بریلوی
[2] منسوب بہ [illegible] بریلوی [illegible] دبدبہ سکندری ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء ص ۹

۳۰ - ۱۹۴۶ء کے مرکزی اسمبلی اور صوبائی انتخابات [illegible] میں مسلم لیگ
[illegible] کے حامل تھے [illegible] کی بنیاد پر پاکستان حاصل ہونا تھا کانگریس کا دعویٰ
تھا کہ وہی تمام ہندوستان کے باشندوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے [illegible]
[illegible] وغیرہ کانگریس کی تائید کر رہی تھیں [illegible]
[illegible] بھی شریک تھا۔ اس کے برعکس مسلم لیگ کا موقف تھا کہ مسلمانانِ ہند
کی نمائندگی کا حق صرف مسلم لیگ کو ہے۔

انگریز کے چلے جانے کے بعد ملک کی حکومت کس کے ہاتھ میں ہوگی [illegible] صرف
ہندوؤں کے ہاتھ میں [illegible] مسلمانوں کا وطن الگ ہوگا
اب [illegible] کا فیصلہ [illegible] قول مطلق
پر [illegible] جماعت کی [illegible] تنظیم [illegible] کانفرنس
نے [illegible] مسلم لیگ کی حمایت کی جائے، مسلم لیگ کے نامزدوں
کو ووٹ دیئے جائیں اور مسلم لیگ کے ہر اس طریقہ عمل کی حمایت کی جائے جو شریعت
مطہرہ کے خلاف [illegible] تاریخی فتویٰ جاری کیا:

"آل انڈیا سنی کانفرنس، مسلم لیگ کے اس طریقہ عمل کی تائید کر
سکتی ہے جو شریعت مطہرہ کے خلاف نہ ہو جیسے کہ الیکشن کے معاملہ میں،
کانگریس کو ناکام کرنے کی کوشش [illegible] مسلم لیگ جس کی مسلمانوں کو بھی
[illegible] سنی کانفرنس کے اراکین و ممبران اس کی تائید کر سکتے ہیں، ووٹ دے
سکتے ہیں اور دوسروں کو اس کے ووٹ دینے کی ترغیب دے سکتے ہیں
مثلاً پاکستان یعنی ہندوستان کے کسی حصہ میں آئین شریعت کے مطابق

[illegible] ایضاً ۲۲ مارچ ۱۹۴۶ء ص ۳

[illegible] نام سی کانفرنس جو ملک کے گوشہ گوشہ میں [illegible]
[illegible] کانفرنس [illegible] چنانچہ [illegible]
[illegible] مرکزی [illegible] کانفرنسوں [illegible]
کامیاب ہوئیں اور کانگریس کو [illegible] پاکستان
[illegible] ۱۹۴۶ء [illegible]
علماء [illegible] اعلان کرتے [illegible] مسلمان کانگریس کو
[illegible] کانگریس [illegible] خدمت ہے۔
[illegible] مولوی حسین احمد کے زیر اثر طوفان برپا کر رہی ہے۔ اس سے علاوہ
[illegible] وغیرہ جن سے کانگریس کو مدد پہنچ رہی ہے [illegible]
کانگریس [illegible] مسلمان ہرگز ان کی
فریب کاری میں نہ آئیں۔"

حضرت مولانا امجد علی اعظمی کی تائید کرتے ہوئے صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین
مرادآبادی ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس نے فرمایا:

"...... الیکشن کے معاملہ میں ہماری اجتماعی کوشش یہ ہے کہ کانگریس کو
ناکام کر دیا جائے [illegible] اس حکومت کو مسلمانوں کے حق میں نافع سمجھ کر ہم تو
اس کے لئے انجام دیتے ہیں . . . اس کے بعد آپ نے پاکستان کے
مسئلہ پر نہایت واضح، مدلل تقریر فرمائی اور بتایا کہ پاکستان سے مقصود یہ ہے کہ
ہندوستان کے ایک حصہ میں اسلامی حکومت قائم کی جائے جو شریعت
طاہرہ کے آئین اور فقہی اصول کے مطابق ہو . . ."

[illegible] ایضاً [illegible] ۱۹۴۶ء [illegible]

فقہی اصول پر حکومت قائم کرنا سنی کانفرنس کے نزدیک محمود و مستحسن ہے۔ ¹

اس دور کی ترتیب میں جو علماء بریلی جمع ہوئے اور جن کے دستخطوں سے یہ فتویٰ جاری ہوا ان میں چند اکابر کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا قادری رضا جانشین امام احمد رضا بریلوی
مولانا ابو المحاسن سید محمد اشرفی محدث کچھوچھوی، خلیفہ امام احمد رضا بریلوی
صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی خلیفہ امام احمد رضا بریلوی
صدر الشریعہ مولانا مفتی امجد علی خلیفہ امام احمد رضا بریلوی
مولانا شاہ عبد الحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس، ممبر ورکنگ کمیٹی یوپی مسلم لیگ
مولانا مفتی محمد ابراہیم القادری ...، مولانا سید مصباح الحق سجادہ نشین پھپھوند
مولانا شاہ عارف اللہ قادری میرٹھ، مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا خاں بریلوی
مولانا مفتی محمد ابراہیم سمستی پوری، مولانا تقدس علی خاں رضوی، بریلی
مولانا عبد المصطفیٰ الازہری مبارکپوری، مولانا محمد اسماعیل محمود آبادی
مولانا ... ادریس پیلی بھیتی، مولانا محمد ایوب قادری ...
مولانا ابو المعالی شمس الدین، جونپوری، مولانا محمد عبد الاکرم مراد آبادی
مولانا غلام معین الدین نعیمی، مولانا بشیر احمد مدرس عربیہ گجرات
مولانا غلام جیلانی میرٹھی، مولانا مفتی احسان الحق نعیمی، جموں و کشمیر
مولانا سید عبد الحق قادری اعظمی، مولانا محمد مختار اشرفی نعیمی
مولانا عبد المصطفیٰ مدرس دار العلوم اشرفیہ، مولانا محمد ثناء اللہ مدرس بہار ...

¹ ایضاً، ۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء، ص ۳

نوٹ: مذکورہ فتویٰ کا مطبوعہ عکس ضمیمہ میں دیکھیں

مولانا اختصاص الدین نعیمی، مولانا محمد مصطفیٰ علی مدرس، میرٹھ
مولانا محمد سردار احمد منظر اسلام بریلی، مولانا محمد اجمل سنبھلی
مولانا مختار احمد امرتسر، مولانا عبد الصمد سجادہ نشین پیر جیت ...

مطالبہ پاکستان ان سنی علماء کے تعاون سے ہمہ گیر تحریک کی صورت اختیار کر گیا۔ علماء و مشائخ نے ملک اور بیرون ملک "پاکستان" کا مفہوم واضح کیا۔ مسلسل مساعی سے قیام پاکستان کے لئے راہ ہموار کی۔ ۱۹۴۶ء میں مولانا عبد الحامد بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس نے کانفرنس کے وفد کی حیثیت سے حجاز مقدس میں حج کے موقع پر آئے ہوئے ممالک اسلامیہ کے مسلمانوں کے سامنے مطالبہ پاکستان کو واضح کیا۔ اس وفد میں مولانا عبد العلیم صدیقی میرٹھی بھی شامل تھے۔ وفد کی کوششوں سے ممالک اسلامیہ کے تمام مسلمان مطالبہ پاکستان کے ساتھ متفق ہو گئے۔ اس شاندار کامیابی پر ۲۳ مئی ۱۹۴۶ء کو ایک ملاقات میں قائد اعظم محمد علی جناح نے مولانا عبد الحامد بدایونی کو ان کی کامیاب جدوجہد پر مبارکباد دی۔ اور ان کی خدمات جلیلہ کو سراہا۔ ²

آل انڈیا سنی کانفرنس کے مقاصد ایسے مفید اور بہتر تھے کہ عامۃ المسلمین نے اس کانفرنس کا بڑے تپاک سے خیر مقدم کیا، اور بڑھتے ہوئے طوفان کی طرح اس کانفرنس نے سارے ہندوستان کو اپنے دامن میں لے لیا۔ ہندوستان کا کوئی ایسا شہر اور قصبہ نہ تھا جس میں سنی کانفرنس کی تنظیم قائم نہ ہوئی۔ آسام سے لے کر کشمیر کے درہ تک، دکن سے لے کر ہمالیہ کے دامن تک تمام علاقہ سنی کانفرنس کے زیر اثر ہو گیا۔ ہر جگہ سنی حضرات سے

¹ ایضاً

² ایضاً، ۱۸ مئی ۱۹۴۶ء، ص ۸

[illegible] سنی کانفرنس کے ... [illegible] ... میں ایک اجلاس ... [illegible]

[illegible] بنارس کا ... [illegible] ... ہو گیا

[illegible]

سنی کانفرنس بنارس کے اجلاس ... [illegible]

پیش ہونے والے مسائل

[illegible]

مقدمہ

[illegible]

... اسلام

[illegible]

... [illegible] ... کی تہذیب و ...

[illegible]

[illegible] کانفرنس پر مکمل اتفاق [illegible] کو [illegible] منعقد ہوئی

[illegible]

[illegible] مطابق ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳ اپریل ۱۹۴۶ء [illegible] ایک عظیم [illegible]

[illegible] کانفرنس کامیاب [illegible]

[illegible] مسائل [illegible]

[illegible] مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کی طرف سے

جو دعوت نامہ جاری ہوا اس میں "سنی کانفرنس" میں غور و خوض اور منظوری کے لیے

پیش ہونے والے مسائل [illegible] تفصیل درج تھی [illegible] مسائل [illegible] سنی کانفرنس

کی [illegible] تعلیم و تبلیغ، اصلاح اعمال

[illegible] و معاشرتی امور، حکومت سے متعلق مسائل [illegible]

پاکستان اور مسلم لیگ کی [illegible] سیاسی و اقتصادی مسائل، آئینی اور انتظامی امور

[illegible] اور معاملات سے متعلق احکام — غرضیکہ تمام پیش آمدہ مسائل سے متعلق

اس عظیم الشان کانفرنس کی اطلاع جہازی سائز کے پوسٹروں اور اخبارات کے ذریعہ ہندوستان بھر میں پھیلائی گئی ۔ جماعت اسلمین کا جوش و ولولہ کانفرنس کے سلسلہ میں دیدنی تھا ۔ ہر طرف "بنارس چلو" کی تحریک کا غلغلہ نظر آتا تھا ۔ اسلامیان برصغیر کا جوش ایمانی ہی تھا جو سنّی کانفرنس کی کامیابی اور بعد ازاں قیام پاکستان کی ضمانت بن گیا ۔

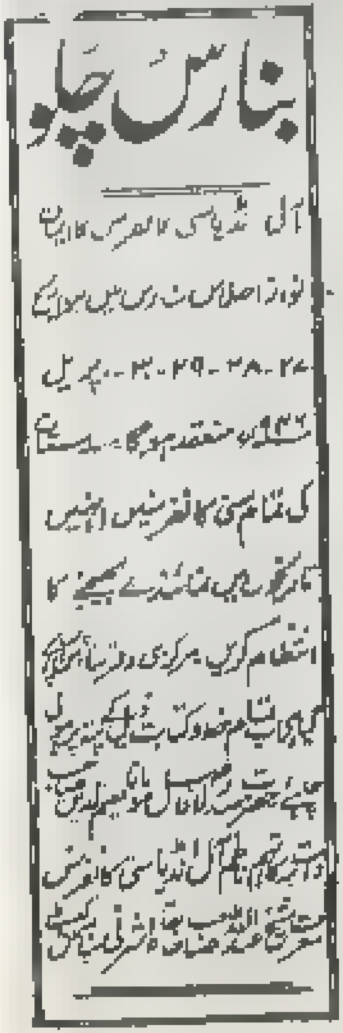

بنارس چلو

آل انڈیا سنی کانفرنس کا اجلاس

بنارس میں ہوگا

۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ اپریل

۱۹۴۶ء منعقد ہوگا ۔ ہندوستان

کی تمام سنی کانفرنسیں انجمنیں

تاریخ سے پہلے نمائندے بھیجنے کا

انتظام کریں ۔ مرکزی دفتر

ایک اشتہار

تمام مجالس ملے سنی کانفرنس کو مژدہ روح افزا

ایک خبر

دبدبہ سکندری

رامپور

بنارس چلو

مالک مدیر محمد فضل حسن صابر

کیفستان

منقبت حضرت قطب الدین بختیار کاکی

مدرسہ سلطانیہ

علمائے کرام اور مشائخ عظام تا حد بروہی اور سواد اعظم اہل سنت کے عامۃ المسلمین کا جم غفیر اکابر پر مشتمل سب اجتماع ملک کے طول و عرض سے علماء مشائخ، وکلاء اور تجار، محنت کش، مزدور غرضیکہ ہر طبقہ کے مسلمان کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

شمس العلماء حکیم محمد حسین بدر جنگ سے جو اس عدیم النظیر اجلاس میں شامل تھے اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں،

"اس کانفرنس میں
پانچ صد مشائخ
سات ہزار علمائے کرام اور
دو لاکھ سے زائد عوام
نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں حضرت سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے لندن سے آئے ہوئے وزارتی مشن لارڈ کرپس وغیرہ کو بھی شرکت کی دعوت دی لیکن ان لوگوں نے اجلاس کے آخر میں اپنی مصروفیت کی بنا پر عدم شرکت پر معذرت کا تار بھیج دیا" [1]

صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے وزارتی مشن کو دعوت اس لئے دی کہ وہ بطور گواہ مشن کے نمائندہ وفد کے مسلمانان ہند کی شوکت اور ان کے سیاسی موقف کو بچشم خود دیکھ لیں۔ سواد اعظم کے اجتماعی موقف اور مسئلہ پاکستان کی حمایت میں اتنا عظیم اجتماع اس دور میں ایک تاریخی مثال ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ مشائخ اہل سنت کا شوق ملاحظہ ہو کہ پیرانہ سالی، ضعف اور نقاہت کے باوجود امیر ملت پیر سید جماعت علی

---

[1] سواد اعظم، مطبوعہ لاہور ستمبر ۱۹۴۶ء، ص ۸۳

محدث علی پوری نے کانفرنس میں کرسی صدارت کو زینت بخشی

بنارس کے اجلاس میں خطبہ استقبالیہ کے بعد رئیس المحدثین ابوالمحامد سید محمد محدث کچھوچھوی صدر مجلس استقبالیہ نے رقم فرمایا حضرات علماء اور مشائخ کرام میں سے خطبہ کی عوام تک پہنچ گئی۔ اس خطبہ کی بلاغت و صدارت تبصرہ سے بلند ہے، دوسرے اجلاس کی صدارت کے لئے آل انڈیا سنی کانفرنس کا صدر مستقل طور پر آپ کو منتخب کیا گیا۔ پانچ سو مشائخ کرام، سات ہزار علمائے عظام اور ایک کروڑ سے زیادہ سنی مسلمانوں پر مشتمل آل انڈیا سنی کانفرنس سے جو جماعتی متفقہ موقف بنیادی طور پر یہ تھا کہ پاکستان ہماری زندگی ہے اس کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس مسئلہ میں وعدہ خلاف مسلم لیگ اگر مطالبہ پاکستان سے دستبردار بھی ہو جائے تو آل انڈیا سنی کانفرنس اس مطالبہ سے دستبردار نہ ہو گی۔ سنی کانفرنس کے اس اجلاس میں جو قرارداد پاکستان سے متعلق بالاتفاق منظور ہوئی وہ یہ ہے [1]

۱۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبہ پاکستان کی پرزور حمایت کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ علماء و مشائخ اہل سنت اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر امکانی قربانی کے واسطے تیار ہیں، اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت قائم کریں جو قرآن کریم اور حدیث نبویہ کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق ہو۔

۲۔ نیز یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ اسلامی حکومت کے لئے مکمل لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے حسب ذیل حضرات کی ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے۔

صدر الافاضل استاذ العلماء حضرت مولانا نعیم الدین صاحب
صدر الشریعت حضرت مولانا امجد علی صاحب

---

[1] ایضاً، ص ۹۸، حیات صدر الافاضل، ص ۱۸۶

مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب

مبلغ اعظم حضرت مولانا عبد العلیم صاحب صدیقی میرٹھی

حضرت مولانا عبد الماجد صاحب قادری بدایونی

حضرت مولانا الحاج سید ابو المحامد سید محمد صاحب محدث اعظم ہند کچھوچھوی

حضرت مولانا مولوی سید شاہ دیوان آل رسول علی خاں صاحب سجادہ نشین اجمیر شریف

حضرت مولانا ابو البرکات سید احمد صاحب، لاہور

حضرت مولانا شاہ قمر الدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف

حضرت پیر سید شاہ عبد الرحمٰن صاحب بھرچونڈی شریف (سندھ)

حضرت مولانا شاہ سید امین الحسنات[1] صاحب مانکی شریف

خان بہادر حضرت حاجی مصطفیٰ علی صاحب بخشی (مدراس)

حضرت مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد صاحب، لاہور

۱۰ یہ اجلاس کمیٹی کو اختیار دیتا ہے کہ مزید نام شریک کرے کا حسب ضرورت و مصلحت اضافہ کرے، یہ لازم ہوگا کہ صادرین تمام سرمایہ جات کے ماخذ سے لئے جائیں۔[2]

آل انڈیا سنی کانفرنس، بنارس کی منظور کردہ تجاویز و قراردادوں کو پڑھنے سے اس سوال کا جواب بخوبی مل سکتا ہے کہ مسلم لیگ جیسی ”مسلم نمائندہ جماعت“ کی موجودگی میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا قیام اور اس کی فعال کارکردگی وقت کی ایک اہم ترین ضرورت“ تھی۔ چونکہ مسلم لیگ کا نصب العین صرف ایک اصلاحی سیاست

---

[1] آپ کا اسم گرامی امین الحسنات ہے، پیر امین الحسنات لقب ہے۔

[2] خطبہ صدارت جمہوریہ اسلامیہ مطبوعہ مراد آباد ۱۹۴۶ء، ص ۲۶ ماہنامہ السواد الاعظم مراد آباد جمادی الآخر ۱۳۶۵ھ، ص ۲۳؛ حیات صدر الافاضل ص ۱۸۹ تا ۱۹۰

کا قیام تھا، جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حاصل ہوگیا، مگر آل انڈیا سنی کانفرنس کا نصب العین اس سے کہیں ارفع تھا۔ سنی کانفرنس، سیاسی امور میں مسلم لیگ کی ہمنوا اور حامی تھی، لیکن وہ وسیع تر مقاصد جن کی ایک جھلک آپ گزشتہ صفحات پر ملاحظہ فرما چکے ہیں، ان کے حصول کے لئے سنی کانفرنس کا علیحدہ وجود انتہائی ضروری تھا۔ سنی کانفرنس کے مرکزی دفتر سے جاری ہونے والے ایک مطبوعہ سوال نامہ جو ہر علاقہ کے سنی اکابر کے نام جاری کیا گیا، اس کی مزید تصدیق کرتا ہے۔

۲۸۶

([illegible])

اشاعت دفتر آل انڈیا سنی کانفرنس

مراد آباد

جناب مکرم زید الطافکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جمہوریت اسلامیہ آل انڈیا سنی کانفرنس [illegible] منعقد [illegible] [illegible] [illegible] جواب بعد تحقیق جس قدر جلد ممکن ہو ارسال فرما کر [illegible]۔

(۱) [illegible]

(۲) آپ کے حدود میں [illegible] مسلمان [illegible] دین و اخلاق کی نگرانی کی کیا صورت ہے؟ مسلمان بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے کیا انتظام ہے؟

(۳) آپ کے حدود میں [illegible] اور اعلیٰ تعلیم کی کتنی درسگاہیں [illegible] ہیں اور ان کی حیثیت کیا ہے؟ [illegible]

(۴) آپ کے علاقہ میں کتنی درسگاہیں اور خانقاہیں ہیں؟ وہاں کے سنی صاحب سجادہ [illegible] وغیرہ کے حالات سے [illegible] کے مطلع فرمائیے۔

(۵) سنی مسلمانوں کی جسمانی تربیت کے لیے [illegible] کا انتظام [illegible] وغیرہ کے [illegible] کی مشق کے [illegible] مکمل کر کے [illegible] مطلع فرمائیں۔

(۶) کیا آپ نے اپنے [illegible] کا کوئی مسودہ تیار کیا ہے [illegible] کی ہے؟

(۷) امر بالمعروف و نہی عن المنکر یعنی نیکیوں کی ترغیب اور برائیوں سے نفرت دلانے کے لیے [illegible] حسن اخلاق کے ساتھ [illegible] کریں اور [illegible] سے روکیں [illegible] کو مطلع کیجئے۔ والسلام

محمد نعیم الدین عفی عنہ

ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ اسلامی ریاست ـــــ پاکستان کے قیام کے باوجود مذکورہ بالا امور ابھی تک معرض التوا میں پڑے ہیں۔ پاکستان کے حصول میں مسلم لیگ کا کردار قائدانہ رہا اور عنان حکومت بھی اسی کے ہاتھ میں رہی۔ سنی کانفرنس کے اکابر مطمئن تھے کہ مسلم لیگ پاکستان میں اسلامی قوانین کا فوری نفاذ کرے گی لیکن بدقسمتی سے قائداعظم کو زیادہ مہلت نہ ملی، وہ جلد ہی [illegible] حقیقی سے جا ملے، ان کا کوئی جانشین [illegible] اجرا اسلامی قوانین کا نفاذ کر کے مسلم لیگ کے سر سے اس قرضہ کو اتارتا [illegible] اس مرد مجاہد کا منتظر ہے۔

ع مردے از غیب آید و کارے کند

آل انڈیا سنی کانفرنس کے مختلف اجلاسوں میں اجمیر شریف کا اجلاس خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ اس اجلاس کے سلسلے میں خاص تشہیر کی گئی۔ ایک اخباری اشتہار کا عکس ملاحظہ فرمائیں:

[illegible] ۲۲ اپریل ۱۹۴۶ء

بارگاہ خواجہ غریب نواز میں ہندوستان کے علماء و مشائخ کا اہم فیصلہ

اسلامی حکومت کے لئے عظیم ترین قربانی پیش کی جائیگی

[illegible]

[illegible]

ایک اہم شاندار جلسہ بمقام اجمیر شریف

معلوم ہوا ہے کہ [illegible] ہندوستان کے تمام صوبوں کے علماء و مشائخ شریک ہو رہے ہیں [illegible] ہرگز [illegible] اسلامی حکومت کے قیام کے لئے مناسب پروگرام طے کیا جائے گا۔

خواجہ غریب نواز اجمیری علیہ الرحمۃ کے سالانہ عرس کے موقع پر [illegible]

آل انڈیا سنی کانفرنس [illegible] اجمیر کی [illegible] کا خصوصی اجلاس ۵ رجب ۱۳۶۵ھ مطابق [illegible] جون ۱۹۴۶ء کو [illegible] اجلاس میں ہزاروں علماء و مشائخ نے شرکت فرمائی ایک لاکھ [illegible] شرکاء حضرات میں چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:

مولانا ابوالمحامد سید محمد محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس

مولانا سید محمد نعیم الدین صاحب ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس

مولانا شاہ محمد عبدالحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس

مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی

حاجی محمد عابد حسین صاحب

مولانا [illegible] میاں

مولانا مخدوم میاں صاحب

مولانا [illegible] حسین [illegible]

مولانا عبدالمجید صاحب

مولانا محمد عابد القادری بدایونی [1]

مندرجہ بالا تقاریر کا موضوع بنارس سنی کانفرنس کی منظور کردہ تجاویز پر [illegible] پاکستان کا حصول [illegible] تحریک کے [illegible] کے لئے اصلاحی پروگرام وغیرہ امور تھے۔

---

[1] [illegible] ۱۹۴۶ء ص ۳

آل انڈیا سنی کانفرنس کے اکابر ہندوستان کے تمام علاقوں میں موجود تھے۔
تقسیم ملک کے بعد تبادلۂ آبادی میں بعض علماء و مشائخ پاکستان چلے آئے۔ اور بعض
ایک ہی حلقہ میں مدارس اور مساجد میں ہی محدود ہو گئے مسلم لیگ کے مدعی
توہین کے سوء کے وعدہ پر اعتماد کرتے ہوئے سنی کانفرنس کے اکابر نے اپنی سرگرمیاں
صرف مدارس و منبر تک ہی محدود کر دیں۔ تقسیم ملک کے بعد ہندوستان میں رہ جانے
والے علماء [illegible] بھی اپنی حصہ [illegible] ملک کی تقسیم کے اندرونی حصوں
میں موجود اکابر نے اپنے دائرہ کار کو ہنگامہ سیاست سے الگ رکھتے ہوئے مذہبی
و تعلیمی سرگرمیوں تک محدود کر دیا

قیام پاکستان کے بعد آل انڈیا سنی کانفرنس کے پاکستان میں موجود اکابر اہل سنت نے
صورت حال پر غور کرنے اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے مارچ ۱۹۴۸ء
میں ملتان کی عظیم درسگاہ انوار العلوم میں جمع ہو کر [illegible] غور و خوض کے بعد طے پایا
کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کا اب نیا نام — "جمعیت علمائے پاکستان" ہوگا۔ صدارت
کے فرائض حضرت سید محمد احمد قادری خطیب جامع مسجد وزیر خان لاہور سر انجام دیں گے
اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید احمد سعید کاظمی مہتمم مدرسہ انوار العلوم ملتان ہوں گے
اس طرح حضور اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ۲۳ سال
تک ۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۸ء اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کی عزت و بہبود کے لئے
جو کوششیں آل انڈیا سنی کانفرنس نے انجام دیں وہ تاریخ کا ایک سنہری باب بن گئیں۔
لیکن بدقسمتی سے تاریخ نویس اس عظیم تنظیم کے عظیم کارناموں سے انصاف نہ کر سکے۔

ہندوستان میں اس سرمایہ کو یکسر ختم کر دیا گیا، چونکہ آل انڈیا سنی کانفرنس کا مقصد حقیقی تعمیر پاکستان تھا۔ (فاضل بریلوی اور ترک موالات، ص ۸۰)

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس دور کی تاریخ لکھنے والوں میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں
کی ہے جو قیام پاکستان کے مخالف تھے، اور آج تک یہ طبقہ ان کے قلب و ذہن سے
کدورت ظاہر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے یہ توقع کہ وہ تحریک پاکستان کے مجاہدین
کا اچھے الفاظ میں ذکر کریں۔

ع ایں خیال است و محال است و جنوں

اس سلسلے میں ایک کوتاہی اہل سنت کی بھی ہے کہ ہم اپنے اکابر کے زریں
کارناموں کو ضبط تحریر و قلم کر سکے اور نہ ہی علماء و مؤرخین کو اس طرف متوجہ کر سکے
جس کا شکوہ بجا طور پر بعض نامور مؤرخین کو ہے۔ بحمد اللہ اب غیروں کی اچھالی ہوئی
گرد کی دبیز تہیں چھٹ رہی ہیں اور حقائق بے غبار ہو کر سامنے آ رہے ہیں، یہ مختصر
کتاب بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

کچھ خطبات کے بارے میں

اس کتاب میں سنی کانفرنس کے عظیم المرتبت قائدین کے چند مکمل خطبات ہیں جو انہوں نے مختلف اجتماعات میں ارشاد فرمائے۔ جہاں تک ان خطبات کی ادبی دنیا کی انفرادی حیثیت کا تعلق ہے، وہ ایک مسلّمہ امر ہے۔ ان میں سے کا ہر خطبہ اپنے ضمنی عنوانات سمیت بجائے خود ایک مکمل عنوانات ہیں، جو ہر قاری کو غور و فکر کی دعوت دے رہے ہیں۔ لیکن ان خطبات کی ایک دوسری حیثیت سنی کانفرنس کے اکابر کے ذہنی رجحانات اور فکری میلانات کی وہ سرگزشت ہے جو میدان عمل میں سنی مشائخ و علماء کی قربانی، ایثار اور استقامت و استقلال کی ایسی داستان ہے جو آئندہ نسلوں کے لئے عمل کی دعوت ہے۔

- برصغیر میں سنی اکابر جن بڑے بڑے مسائل سے برسرِ آزما ہوئے ان میں
- غیر ملکی سامراج کی گراں بار زنجیریں
- ہندوؤں کا متعصب مذہبی رویہ اور ان کے مظالم ——— اور

چند مدعیان اسلام کی خود غرضانہ اغراض کے تحت غیر اسلامی حرکات وغیرہ سب سے نمایاں اور معرکۃ الآراء رہے۔

ان خطبات میں اگرچہ وقتی مقتضیات کا پورا پورا دھیان رکھا گیا ہے تاہم وقت کی تمام صداقتوں، حوادث کے پیہم وار ——— اور مردم شناسی کے باوجود سنی کانفرنس کے بنیادی نصب العین میں کبھی بھی کوئی فرق نہیں آیا، یہی اس کی صداقت و حقانیت کی دلیل ہے۔ ان خطبات کے پڑھنے سے جو جزئیات آسانی سے سامنے آتی ہیں، ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(ا) آل انڈیا سنی کانفرنس کیا ہے؟

(ب) آل انڈیا سنی کانفرنس کا نصب العین کیا ہے؟

(ج) آل انڈیا سنی کانفرنس اور دیگر جماعتوں میں کون کون سی باتیں مابہ الامتیاز ہیں؟

(د) آل انڈیا سنی کانفرنس برصغیر میں پیش آمدہ مسائل میں کس حد تک راہنمائی کرتی رہی؟

(ہ) آل انڈیا سنی کانفرنس کے اکابر کی سیاسی بصیرت اور جذبہ دینی کی جھلک۔

(و) مسلمانان ہند پر وارد ہونے والے پے در پے مصائب میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے اکابر کا طرز عمل۔

(ز) دو قومی نظریہ کے حامی اور تحریک پاکستان میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے رہنماؤں کی بے مثال قربانیاں اور ان تھک جدوجہد وغیرہ۔

بعض طبائع جو ناقدانہ غور و فکر کو انتقامی جذبے کے تحت ادا کرنے کی عادی ہیں، ممکن ہے وہ ان خطبات میں اپنی حسب پسند نتیجے نکالیں۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ دور حاضر کے بعض دانشوروں کو بھول جاتے ہیں کہ دین اور سیاست لازم و ملزوم ہیں۔ دین کی جدائی سے سیاست ۔ چنگیزیت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ سیاست دین کے تابع ——— ایک رحمت ہے، اور دین ——— بغیر سیاست کے رہبانیت ہے۔ دونوں کے حسین امتزاج میں ہی خلافت راشدہ کا صحیح پر تو دیکھا جا سکتا ہے۔ مرد مومن کے لئے ضروری ہے کہ اس کے ایک ہاتھ میں قرآن ہو تو دوسرے میں تلوار۔

—— یہ دونوں ایک دوسرے کے محافظ ہیں۔ ع

گفت گر ز دار تن داری خبر
سوئے ایں شمشیر و ایں قرآں نگر
ایں دو قوت حافظ یک دیگر اند
کائنات زندگی را محور اند

اکابر اہل سنت کے خطبات میں ایسے مقامات بھی ملیں گے جہاں محض سیاسی رہنمائی کی گئی ہے اور ایسے کلمات بھی ملیں گے جہاں کسی مدعی اسلام کی اسلام سے بیگانگی یا اسلامی مزاج سے مخالف کسی حرکت پر سرزنش کی گئی ہے۔ یہ موارد ان خرابیوں سے تعلق رکھتے ہیں، جو مذہبی اور سیاسی تقاضوں کے مطابق قوم کی نہ صرف صحیح رہنمائی کرتے ہیں بلکہ نقد، بہت، اسلامی مزاج کے خلاف سرزد ہونے والی حرکات کا سد باب بھی کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ دو مختلف بعض وقت بظاہر ناخوشگوار محسوس ہوتا ہے مگر یہ حضرات ایک طبیب کی طرح فاسد مواد کی نشاندہی اور ایک ماہر جراح کی مانند تیز نشتر سے اس کے اخراج میں کوتاہی نہیں کرتے۔ یہ ناخوشگوار فریضہ بھی صحت مندانہ نظریات کا محافظ ہے۔

ان خطبات کا تعلق اگرچہ ماضی کے انقلابات و حادثات سے ہے مگر عالمگیر صداقتوں کی طرح ان خطبات کی بنیادی حیثیت آج بھی مسلّم ہے۔ اکابر اہل سنت نے جو ان خطبات میں قوم کو جو لائحہ عمل دیا ہے، وہ آج بھی قابل عمل اور واجب العمل ہے۔ قوم کی شکست و ریخت کے باعث قومی و ملی جذبات میں جو ہیجان و اشتعال پیدا ہوتا ہے، ان جذبات کو شاہراہ مقصود تک پہنچانے کے لئے یہ خطبات ایک رہنما سے

کسی طرح کم نہیں، بالخصوص وہ حضرات جن کے سپرد قومی رہنمائی کا فریضہ ہے یہ خطبات ان کے لئے مشعل راہ ہیں، انہی کی روشنی میں وہ ملی پروگرام طے کر سکتے ہیں۔ ان سب، مزید کا کریڈٹ اکابر علماء و مشائخ اہل سنت کو پہنچتا ہے جن کی دینی و سیاسی بصیرت اور دوراندیشی پر عبارات شاہد عادل ہیں۔

اکابر اہل سنت کے ان خطبات کا ایک ادبی و لسانی پہلو بھی ہے، اردو سے دلدادہ اہل سنت، سنی علماء و مشائخ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ اردو مسلمانوں کی قومی زبان کے طور پر مستعمل ہو حالانکہ ماضی میں —— غیر منقسم ہندوستان میں اور بدقسمتی سے مملکت خداداد پاکستان میں بھی —— اردو کے خلاف گہری سازشیں کی گئیں۔ اس کا وجود ختم کرنے کے تمام حیلے انہی حضرات کے تعاون سے ناکام رہے۔ ان خطبات کا اردو زبان پر ایک گراں احسان ہے اور بعض تو قدیم خطبات اردو ادب کے شہ پارے بھی ہیں، اور بعض عبارات تو اردو نثر نگاری کا بہترین نمونہ ہیں۔

ان خطبات کو مرتب کرتے وقت آل انڈیا سنی کانفرنس کی تدریجی رفتار کو مدنظر رکھا گیا ہے، اس سے سنی کانفرنس کی فکر و عمل تسلسل کا اندازہ ہو سکے گا۔ گذشتہ صفحات میں شامل عکسوں کے علاوہ کوشش یہ کی گئی ہے کہ مشائخ عظام کے خطبات بھی اصل حالت میں آپ تک پہنچیں، اس مقصد کے لئے اکثر مطبوعہ خطبات کے عکس شامل کئے گئے ہیں۔ خطبات کے آخر میں چند اہم تقاریر جو اخبارات میں شائع ہوئیں، وہ بھی درج ہیں۔ یہ تقاریر اگرچہ مختصر ہیں تاہم تحریک پاکستان کے سلسلے میں سنی علماء کی جدوجہد کا ایک دستاویزی ثبوت ہیں۔

الخطبۃ الاشرفیہ

خطبۂ صدارت شیخ المشائخ حضرت سید محمد علی حسین اشرفی
سجادہ نشین کچھوچھہ شریف (قدس سرہ)

آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد

۲۰ تا ۲۳ شعبان ۱۳۴۳ھ / ۱۶ تا ۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء

آل انڈیا سنی کانفرنس کے یوم تاسیس کے موقع پر دیئے گئے اس خطبہ میں بہت سادگی اور بے ساختگی سے جو امور بیان ہوئے وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) علمائے حق کے اوصاف حمیدہ، جرأت و ہمت، عقل و فراست، استقلال و تیقن، صبر و قناعت، اور تحمل و مروت

(۲) حق کہنے میں مصلحت — مادی قوت سے مرعوبیت، ملامت و مذمت سے بچنے کا خیال، جوش کا صبر و سکون میں تبدیل ہو جانا، دین کی پاسداری و حمایت، اور شکم پروری، دنیا طلبی اور شہرت پسندی کی ہوس۔

(۳) نئے فرقوں کی پیدائش۔

(۴) برصغیر اور بلاد عرب میں مذہب کا ماحول۔

(۵) جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی اور مجلس خدام صوفیہ کی پاک و ہند میں خدمات کا جائزہ۔

(۶) مدارس و خانقاہ کا ربط و تعلق بین المسلمین کی ضرورت۔

(۷) جامع سنی تنظیم — آل انڈیا سنی کانفرنس کا نصب العین و نظام عمل

آئندہ صفحات پر "خطبہ اشرفیہ" کا وہ عکس دیا جا رہا ہے، جو ماہنامہ اشرفی کچھوچھہ شریف شوال المکرم ۱۳۴۳ھ مئی ۱۹۲۵ء میں شائع ہوا۔

الخطبة الاشرفية

یعنی خطبۂ صدارت حضرت شیخ المشائخ امام الاولیاء سند الاصفیاء حضرت مولانا ابو احمد سید شاہ علی حسین صاحب قبلہ اشرفی جیلانی صاحب سجادہ کچھوچھہ مقدسہ ضلع فیض آباد جو آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس [illegible] میں پڑھا گیا

[illegible]

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

[illegible]

[illegible] ہوں جہاں لاکھوں [illegible] جلوس کا [illegible]

[illegible]

[illegible] اسلامی تحریک [illegible]

[illegible] اعلان حق [illegible]

[illegible] علماء حق [illegible]

[illegible] اعلان حق کا [illegible]

[illegible] اعلان حق [illegible] جرأت و ہمت عقل و فراست [illegible]

[illegible] اعلان حق [illegible]

[illegible]

[illegible] مولوی ہے [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible] کا شکر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
قاعدہ کو بدلا کر [illegible] وہ مسلمان [illegible]
[illegible] دیکھ کر قادیان میں ایک شخص [illegible]
[illegible] سے مسئلہ امکان نظیر میں جو کمائی دکھلائی تھی [illegible]
دعوے کر بیٹھے دوسری طرف چکڑالویوں نے سر اٹھایا [illegible]
[illegible]
[illegible] علماء حق کی [illegible]
[illegible] اسلام [illegible] اکرام [illegible]
[illegible] سے متعلق ہیں [illegible] کو مدد حاصل
کر دی بلکہ [illegible] کی [illegible]
[illegible] علماء حق کا [illegible]
اس وقت کی [illegible]
[illegible] کر دی آگئی تھی [illegible]
علماء حق کی [illegible]
[illegible] اسلام [illegible]
[illegible] اسلام [illegible]
چنانچہ [illegible] میں حضرت مولانا [illegible] صاحب
رحمۃ اللہ علیہ اور [illegible] میں حضرت مولانا [illegible] صاحب رحمۃ اللہ
علیہ لکھنؤ میں حضرت [illegible] صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ وغیرہ
[illegible] حق پرست [illegible] جس سے بلا خوف

[illegible] علماء حق کے [illegible] قوم کے [illegible]
[illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف [illegible]
[illegible] کو قتل [illegible]
آپ [illegible]
مولانا کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اسلامی حکومت کے [illegible]
[illegible] ہماری [illegible]
[illegible] سفاک و ظالم [illegible]
[illegible] الاسلام کا [illegible] تھا۔
[illegible]
[illegible] ستونوں سے
[illegible] کر رہے ہیں
[illegible]
[illegible] سرگرداں ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible] شروع کر رکھی ہیں [illegible]
[illegible] جسکو نام [illegible]
[illegible] فاذی اسلام امیر امان اللہ خان [illegible]
[illegible] مرتد قادیانی کو [illegible] قتل کر کے
[illegible] اسلامی [illegible]

[illegible] ہندوستان [illegible] بھر کے [illegible] جاتا ہے

[illegible] مسلمانوں [illegible] کی [illegible]

[illegible] ہندوستان [illegible] اسلامی [illegible]

[illegible] مسلمانوں [illegible]

[illegible] ہے [illegible]

[illegible] ایک شخص [illegible]

[illegible] ہے [illegible]

[illegible] اسلام [illegible] ایک [illegible]

[illegible] ہو جاتا ہے [illegible]

[illegible] ہندوستان ہی کا ملک ہے جس میں [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible] ہندوستان

[illegible]

[illegible] کسی [illegible]

[illegible] کوئی چیز [illegible]

[illegible] کر بیٹھے [illegible]

اور [illegible] چھوڑ کر آج ہندوستان کی مشکلات کو [illegible]

ہمارے بزرگوں نے [illegible] اس حقیقت کو آفتاب سے [illegible] روشن

کر دیا [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] حق ہے مگر

ہماری [illegible] اور غفلتوں کی [illegible] آہستہ آہستہ ہم سے [illegible]

ہوتے جاتے ہیں [illegible]

[illegible] معلوم ہے [illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible] کی [illegible] موجود [illegible] ایک ملک کا [illegible]

[illegible] کہ ہر بستی کے مقامی [illegible]

[illegible] اور وہ [illegible]

[illegible]

[illegible] اور مسلمانوں کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی طرف سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی [illegible]

[illegible]

[illegible] کی [illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible]

[illegible] ہو سکتی ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible] ہندوستان کا [illegible] ہو رہا ہے [illegible]

[illegible] ایک [illegible] ہے [illegible]

[illegible] کے نام [illegible]

[illegible]

[illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible] کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

اس طرح مجھکو گویا ہے کہ میں آپ کا ایک عضو معطل ہو کر رہ گیا ہوں [illegible] ہوں کہ اس مقدس تحریک کی کوئی خدمت [illegible] سے [illegible] ہوتا ہوں۔

[illegible] میری اسی برس کی [illegible] ایک [illegible] تو حضرت [illegible] مجھکو [illegible] میں [illegible] جھکو [illegible] لیکن آج [illegible] مولانا الحاج ابو [illegible] مولانا الحاج ابو [illegible] سید [illegible] اشرفی جیلانی [illegible] میری [illegible] کی خدمت [illegible]

[illegible] میری ترتیب و حقوق [illegible]

امید ہے کہ آپ [illegible] سرخرو فرمائیں گے اور آپ یقین رکھیں کہ میری [illegible] ہوں [illegible]

اے [illegible] کی قدر کرو محبت اور [illegible]

[illegible]

وما علینا الا البلاغ [illegible] والسلام [illegible]

[illegible] ابو احمد سید محمد علی حسین اشرفی جیلانی سجادہ نشین [illegible]

کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد

خطبۂ صدارت

حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ

آل انڈیا سنی کانفرنس مرادآباد

۲۰ ـــ ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۴۳ھ / ۱۶ ـ ۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء

صدر مجلس استقبالیہ کی حیثیت سے حضرت مولانا حامد رضا خاں قدس سرہ کا یہ خطبہ سنی کانفرنس کے پس منظر اور اغراض و مقاصد کی مکمل جامعیت سے وضاحت کرتا ہے، عہد کے عام علماء و رہنما [illegible] حضرت مولانا موصوف کی دینی معلومات کی وسعت اور ملی و سیاسی امور میں بصیرت کا کھلے دل سے اعتراف کیا ہے۔ اس خطبہ میں جو مسائل زیر بحث ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(۱) تنگ دل ہندوؤں کے مظالم ـــ شدھی تحریک، سنگھٹن، ذبیحۂ گاؤ پر فساد بلکہ قتل عام، ہندوؤں کا مرتبہ ـــ جانوروں سے محبت اور مسلمانوں پر ظلم، سوراج کے بہروپ میں مسلمانوں کو دائمی غلامی کے جال میں پھنسانا۔

(۲) بعض مدعیان اسلام کی غیر اسلامی حرکات، ہندو مسلم اتحاد کی دعوت کے مضر اثرات، تحریک خلافت، عدم تعاون، ہجرت میں مسلمانوں کے بے پناہ نقصانات، ان تحریکوں میں بعض لیڈروں کی بے اعتدالیاں۔

(۳) علم، تبلیغ، تعلیم بالغان، قدیم اور جدید علوم کی ضرورت۔

(۴) اتحاد بین المسلمین، تنظیم مساجد۔

۵۔ معاشرتی زندگی کے رہن سہن اور رسم پسندی کی ... مناسب مدد ... حقوق ...

۶۔ مسلمانوں کی حقوق کی حفاظت کا تحفظ — تجارت، مسلمانوں سے خرید و فروخت، مقدمہ بازی کی لعنت سے بچاؤ کی تدبیر، قانونی چارہ جوئی کے لئے مسلمان وکلاء کی تنظیم، ملازمت کی بجائے تجارت اختیار کرنا، صنعت و حرفت کی ضرورت، گداگری کی لعنت سے نجات کا طریقہ، ریل ... کی ... اسراف سے پرہیز، ... کی تبلیغ ... معاش کی اہمیت ... جس سے حق ... [illegible] ... کے ذخیرہ کو بچا سکیں۔

۷۔ مسلمانوں کا تمدن، تہذیب، سیاست، مذہب وغیرہ دوسرے مذاہب ... ہندوؤں سے بالکل الگ ہے — دو قومی نظریہ کی تشریح

آل انڈیا سنی کانفرنس کے یہ صدارتی خطبہ ... ہیں۔ مسلمانوں کی دینی و دنیوی ترقی کے بنیادی اصول ہیں۔ جن کی حقانیت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ وقت گزرنے کے باوجود یہ اصول آج بھی مسلمانوں کی ترقی کے ضامن ہیں۔

اس خطبہ کو مولانا محمد ابراہیم رضا خاں نے ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۵ء میں مطبع اہل سنت بریلی سے طبع کروا کر شائع کیا تھا کہ اب ... اسی مطبوعہ خطبہ کے سرورق کا عکس پیش کیا جا رہا ہے، یہ خطبہ بہت دیمک خوردہ، شاید ناقص الآخر فوٹو سٹیٹ کی صورت میں جناب پروفیسر محمد ایوب قادری (کراچی) سے دستیاب ہوا ہے۔ آپ نے اصل خطبہ بھیجا ... سے دیمک خوردہ مقامات خالی[1] چھوڑ دیئے گئے ہیں۔

اس خطبہ کی فراہمی کے سلسلے میں ہم پروفیسر صاحب موصوف کے شکر گزار ہیں۔

---

[1] قارئین کرام اگر ... عبارت ... پیش آئے گی جس کیلئے ہم معذرت خواہ ہیں ... فی الحال ... سے ... انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی ... چونکہ فوٹو سٹیٹ سے عکس ... نہیں ہو سکتا اس لئے شدہ خطبہ کی کتابت کروائی گئی۔

(۴۸۶)

بسلسلہ اتحاد و ترقیات و نفیس جمعیت عظیم و جلیل

خطبہ صدارت

جمعیت عالیہ

جو

حضرت ... حجۃ الاسلام ... الامام
... مولانا محمد حامد رضا خاں صاحب قادری برکاتی رضوی بریلوی صدر ...
جمعیۃ عالیہ ... کے اجلاس ...

آل انڈیا سنی کانفرنس

منعقدہ ۲۲ تا ۳۰ شعبان ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۶ تا ۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء بمقام مراد آباد [illegible]

مرتب فرمایا

مطبع اہلسنت بریلی میں

باہتمام مولوی محمد ابراہیم رضا خاں صاحب طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ

فضل رسلہ و سید رسلہ محمد و آلہ اجمعین

عہدِ حاضر

اگرچہ اسلام کی نشوونما مخالفتوں میں ہوئی اور ہر زمانہ میں مخالفین کی ریشہ دوانیاں اس کے درپے استیصال رہیں لیکن عہدِ حاضر کے مصائب اور دورِ موجودہ کے فتنے بہت زیادہ مہیب اور بھیانک نظر آرہے ہیں۔ ایک طرف تو مختلف قسم کے دشمنوں کا اسلام اور مسلمانوں کو مٹا ڈالنے کے لئے ٹوٹ پڑنا اور اس خیال میں منظم کوششیں کرنا اور شب و روز مصروف تدابیر رہنا اور مسلمانوں کی تباہی و بربادی کو ہی زندگی کا بہترین مقصد قرار دینا۔ دوسری طرف مسلمانوں کی ہر طرح کمزوری، بے اتفاقی، بے عقلیت، اپنی حفاظت سے بے پروائی، مذہب سے ناواقفیت، باہمی مناقشات، خانہ جنگی کی طرح پر دشمنانِ اسلام کی تائید اور غداری پر آمادہ ہو جانا، بے جا اعتماد کرنا، دشمنوں کو دوست سمجھنا اور اپنے آپ کو ان کے ہاتھوں میں دیدینا، دوست نما دشمنوں اور مسلم نما بدخواہوں کو اپنا خیرخواہ اور رہبر سمجھنا، نفرت کرنا اپنے اسلامی بھائیوں کو ان کی غربت یا ناداری کی وجہ سے بنظرِ حقارت دیکھنا، پیہم پیش آنے والے حوادث سے عبرت پذیر نہ ہونا، بار بار اہلِ غرض کے فریب میں آجانا اور کسی ٹھوکر سے پھر بھی ہوشیار نہ ہونا اور ان کے دامِ تزویر کے شکار ہوتے رہنا۔ یہ وہ حالات ہیں جن پر نظر کرکے کہا جا سکتا ہے کہ پچھلے دور میں مسلمانوں کو جن مصائب سے سابقہ پڑتا رہا ہے وہ ان عبرت انگیز حالات

کے مقابل ہیچ ہیں۔ بہت سے ملت فروش مسلمانوں کے ناعاقبت ہمدرد بن کر ان کی رہنمائی کے دعاوی کے ساتھ دشمنانِ اسلام سے دولت حاصل کرنے کے لالچ میں مسلمانوں کی تباہی اور اغیار کی خدمت گزاری کر رہے ہیں۔ مسلمان ان کے اسلامی نام اور دعویٰ اسلام سے دھوکے کھاتے اور غلطی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

سبزہ نگے بجا سیر مرا کردہ اسیر   دام ہم رنگ زمین بود گرفتار شدم

دردمندانِ اسلام

دردمندانِ اسلام کس سوز و گداز میں ہیں اور ان کی راتیں کس بےچینی سے سحر ہوتی ہیں، ان کے دماغ کس پیچ و تاب میں رہتے ہیں، دل و جگر کی ساعات اُن پر کیسے مکدر و کرب مضطرب گذرتے ہیں۔ حسرتوں کی تصویریں اور امیدوں کے بن کر بگڑنے والے نقشے ان کے لئے عذابِ جان ہو رہے ہیں۔ میں خود بھی مدتوں سے اسی ہمہ گیری میں رہا ہوں بایں خیال کہ کوئی عالی دماغ دردمند مذہب اس مقصد کے لئے کوئی تدبیر اور مسلمانوں کے علاج و اصلاح کا کوئی نسخہ اور کامیاب طریقہ تجویز فرمائے تو ضرور وہ ان کے حق میں مفید ہوگا میری فکر کیا چیز ہے جو پیش کرنے کے قابل ہو لیکن جب کسی طرف سے صدا نہ آئی، کسی بزرگ نے کوئی کافی رہنمائی نہ کی اور مسلمانوں کے لئے حالاتِ موجودہ کے اعتبار سے کوئی دستور العمل تجویز نہ کیا گیا تو ناچار میں نے قصد کیا کہ اپنے خیالات کو قلمبند کرکے حاضر کروں۔ اہلِ علم و اہلِ رائے اس میں جو تدبیر مناسب اختیار فرمائیں براہِ کرم خاکسار کو اس سے مطلع فرمائیں۔

مقاصد

مسلمانوں کی درستی اور کامیابی کے لئے جو اہم مقاصد اس وقت مطمحِ نظر اور فوری جد و جہد کے طالب ہیں وہ کم از کم چار ہیں۔ (۱) تبلیغ (۲) دینی تعلیم (۳) حفظِ امن

(۲) اصلاحِ معاشرت

پہلا مقصد

ہمارا پہلا مقصد تبلیغ ہے جس دن سے اسلام دنیا میں چمکا اُسی روز سے اس کی شعاعوں نے وحشت و جہل کے اندھیروں کو پاش پاش کرنا شروع کیا۔ رسولِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی صدا دینِ حق کی تبلیغ تھی اور تمام عمر شریف کا لمحہ لمحہ تبلیغ میں صرف ہوا۔ حضور سے پہلے جو پیغمبر اور نبی علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف لاتے رہے وہ بھی ہمیشہ تبلیغ فرماتے رہے۔ اسی وجہ سے انہیں بے شمار جانکاہ اور خطرناک مصیبتیں اور اذیتیں برداشت کرنا پڑیں جنکو صرف انہی کے نفوس قدسیہ خوشی سے برداشت فرماتے رہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اور تابعین کا ہر فرد اسلام کا مبلغ تھا اور ایسا مبلغ کہ اُن کی زندگی کا مقصد اسلام کی تبلیغ تھی اور بس۔ اس تبلیغ کے لئے ہر ایک نے کیسی کیسی مشقتیں برداشت فرمائیں [illegible] ان کے کارناموں پر نظر ڈالنے سے ظاہر ہے۔ ان کے بعد کے مسلمان بھی اسی طرح اس کام میں مصروف رہے کہ اُن کے [illegible] کا مطالعہ ان کو حیرت میں ڈالتا ہے [illegible] [illegible] ہو کر دولت و مال اور حکومت و سلطنت کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ دین کا علم اور اسلام کی تبلیغ وہ چیز تھی جو ان کا منصب متعین کرتی تھی حتیٰ کہ ان کے غلاموں نے سلطنتیں کیں اور ایسی سلطنتیں کہ تاجداری کا عہدہ [illegible] اور [illegible] کی زندگی کا عملی نمونہ وہ تختِ سلطنت پر متمکن ہو کر ایک نادار فقیر کی طرح بسر اوقات کرتے تھے سلطنت کے عظیم خزانوں کے باوجود اُن کی معاش ان کے اپنے ہاتھ کے کسب پر [illegible] تھی۔ اُن کا طرزِ عمل و پیشہ روی دنیا کے لئے بہترین معلم تھا۔ غرض مسلمانوں کے ہر طبقہ پر نظر ڈالئے وہ اسلام کا مبلغ نظر آتا ہے۔ بادشاہ ہے تو مبلغ وزیر ہے تو مبلغ فقیر ہے تو مبلغ [illegible]

تو مبلغ حضر و سفر میں تبلیغ ہوتی [illegible] دنیا میں دھوم مچا دی غلغلے ڈال دیئے [illegible] کر دیا جہاں رنگ ڈالا عالم کو اسلام کا مستانہ بنا دیا [illegible] توحید کی صدا نہیں بلند کہیں گنگا اور جمنا کے کنارے [illegible] کاشی کے میدان پرستارانِ توحید اور علمبردارانِ اسلام سے معمور ہے جو زمینیں صدیوں سے تاریکی میں تھیں جن کی پشت ہا پشت سے بت پرستی آبائی ترکہ چلی آتی تھی ان کے دل معبود کے اللہ واحد لاشریک لہ کے حضور اس کی درگاہ میں جھکائے جاتے ہوں [illegible] وہاں سے قرآن پاک کی آوازیں آنے لگیں غرض ہر قرن میں مسلمان مصروفِ تبلیغ رہے اور یہی حکم تھا۔

قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وقال تعالیٰ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر۔

موجودہ زمانہ

موجودہ زمانہ میں ہمسایہ قوم نے مسلم آزاری کی جو پیہم کوششیں جاری کر رکھی ہیں ان میں [illegible] سب سے اہم ہے مسلمانوں کو مرتد کرنا [illegible] معاذ اللہ مشرک بنانے کا نام ہے جس کے لئے ہندو [illegible] سالہا سال کی منظم کوششوں اور تیاریوں کے بعد پوری قوت کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں ہر طبقہ کے ہندو اس سعی میں سرگرم ہیں ہندو والیانِ ریاست اور راجگان ان کی سبھاؤں میں شرکت کرتے ہیں [illegible] کی کوششوں سے وہ ہندوستان بھر میں ایک نظم قائم کرچکے ہیں ہر گاؤں میں سبھائیں قائم ہیں۔ کثیر التعداد [illegible] ملک بھر میں [illegible] جا بجا مسلمانوں کو چھیڑنا پریشان کرنا جلوس [illegible] دیوتاؤں کو [illegible] اسلام [illegible] دین کی شان میں گالیاں دینا گستاخیاں کرنا اسلام کی توہین کے ٹریکٹ چھاپنا [illegible] حضرت پروردگارِ عالم [illegible] کو گالیاں دینا ان کا شیوہ ہے۔ طمع اور دباؤ سے مسلمانوں کو مرتد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں [illegible] ان کے دین کی تبلیغ کا دائرہ بہت [illegible] کے [illegible] مذہب میں پھنس کر ایمان [illegible] بیٹھے۔ ان حالات پر نظر کرتے ہوئے تبلیغ [illegible]

اسلام کا مسئلہ بدعمل ہو جاتا ہے۔ بیشک تو شدھی کی کوششیں راجپوتانہ کی
میں بھی ہیں لیکن اب انہوں نے اپنا میدان عمل وسیع کر دیا ہے اور تمام ہندوستان میں جہاں
موقع ملتا ہے وہ علاقوں میں قوموں کو ان کی دستبرد سے تباہ ہو رہی ہیں مسلمانوں کی مذہبی
کمیں ہر جگہ ہیں جو ہیں ان میں کو ساتھ لیتے ہیں جس سرزمین کو خالی دیکھیں وہاں آریہ دوڑ پڑے
جب تک علمائے اسلام کو کسی حد تک ملت سے علاحدہ نہ کر گئے یہ شکار
ہو چکے ہیں۔ تجربہ بتاتا ہے کہ آپ کے روزے اور وعظ وغیرہ کی تمام
قوتیں اسلامی اصول کی دعوت حق کہ بالکل بیکار ہو جاتی ہیں اور حقانیت کی جذب
قوتوں کی تاثیر اس قسم کے جو وہم نہیں کر سکتے جو جاہل دیہاتیوں کے سامنے ہر اور روپیہ پیش
کی جاتی تھی وہ انہیں مرتد مرتد سے پرست اور انگیز شرو سے سامنے جاتے تھے وہ قوالوں
کے جذبات مشتعل کرنے والے تعمیر کرنے کی کوششیں ہوتی تھیں۔ اور وہ ان
دلفریبیوں پر دلدادہ سے ہو جاتے تھے۔ جو ان کا حسن انہیں دکھا دیا تھا اور ان کی عقل سرشار
مخمور کی طرح گم ہو جاتی تھی۔ وہاں ہمارے پاس اسلامی مہر اور بزرگوں کے ذکر کے سوا کوئی
نسخہ نہ تھا جو جیسے مریض پر کارگر ہوتا ہے مگر یہ ایسا ہی اثر کرتا تھا کہ دیہاتی نوجوان اپنی سرمستی
سے ہوش میں آکر دل بھا لینے والی صورت کی چاہت اور مال و منال کے دونوں کو
نصرت کے ساتھ ٹھوکر مار کر طاعت الٰہی کے لئے کمربستہ ہو جاتا تھا عجیب منظر تھا
کا ملنی دولت سے متنفر ہونا اور حسین چہروں کا حور صورتی کے بتوں کو مات دینا اور فقر و فاقہ
کی مصیبت و رنج عزلت اختیار کرنا دولت کو خوشی کے ساتھ ٹھکرا دینا موسم گرما میں روزے رکھنا نماز
پڑھنا اور گناہوں سے انکار کر کے صبر کرنا اور اس سے لطف اٹھانا اسلام ہی کی حقانیت
کی وہ زبردست تاثیر تھی جس نے دشمنوں کی تمام تدبیریں اور جملہ سامان بیکار کر دیئے۔
اب ان کے پاس روپیہ ہے لیکن وہ اس روپیہ کو ہاتھ لگانا گناہ سمجھتا ہے ان کے ساتھ حور وش
لباس موجود ہیں مگر وہ ان کی طرف نظر کرنے سے نفرت کرتا ہے۔ ضیاء الاسلام کے سرمے پیسٹ

ہو گئے ترتیب کے بعد کا باب تذکرہ ہے ایک بوڑھا مدرسہ تبلیغ میں آیا کہنے لگا آریہ ہم سے
شدھی ہونے کو کہتے ہیں اور روپیہ بھی دیتے ہیں اور ہم سے مقدمات میں پیروی کرنے کا
بھی وعدہ کرتے ہیں مگر تم ان سے زیادہ ہمدردی کرو تو ہم آریوں کو نکال دیں ورنہ شدھی ہو
جائیں۔ مبلغ نے اس کو محبت سے بٹھایا اور کہا کہ مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ کوئی قوم کسی
شخص کے افلاس و مصیبت کو دور نہیں کر سکتی روزی دینے والا خدا ہے سب کا پالنے والا ہوتا ہے ہم
ان سے سوا کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا نہیں چاہتے مسلمان اللہ کے بندے ہیں اللہ نے ایک
عزت دی ہے ان کی غیرت کا تقاضا ہے کہ جیسے بھوک سے دم نکل جائے چاہے کہ بہ
مر جائے مگر وہ ننگ نہیں لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے غیر بادشاہ کا غلام بننا ہے بھوکا مرے
مانگ گوارا نہیں کرتا۔ تو اللہ کا بندہ کیا اللہ کے دشمن کے سامنے ہاتھ پھیلانا گوارا کرے گا اس
قسم کی باتیں سن کر ایک دم اس بوڑھے کے خیالات بدل گئے اور جوش میں آکر کہنے
لگا مولوی صاحب اب ہم کسی کے پاس نہ جائیں گے اور جو کچھ آپ نے فرمایا ہے مجھے
ہمیں ٹھیک راستہ بتا دیا اور اس نے پکی بات سے بہت شکر گزاری کی اور خود بھی اسلامی
عقیدے پر مستقل ہو گیا غرض تعلیم اسلام دلوں میں زبردست تاثیر رکھتی ہے لیکن ملک
میں کہاں کہاں یہ تعلیم اور اس کے دلائل پہنچ سکے ان علاقے کے علاوہ وہ ہیں جہاں کے مسلمان اسلام
کی تعلیم دینے والے کی صورت سے ناآشنا ہیں مذہبی جہل و نادانی میں گر چکے ہیں ایسی حالت
میں آریوں کی زبردست اور منظم

میں چند افراد کو جمع کر کے نہیں ہو سکتا جب تک کہ تمام ملک
میں جائے کہ ایک ایک گاؤں کے مسلمانوں کی مذہبی تربیت کا سہل انتظام ہو سکے اس
لئے ضرورت ہے کہ تمام ملک کے واعظ مبلغ اسلام اور ہر ہر صوبے کے علمائے کرام اور
حامیان ملت کو حرکت دیں اور ایک مشترک نظام سے تمام ملک میں دینیات کی تعلیم
کا سلسلہ قائم کریں۔

یہ عرض کرنا بھی بے محل نہ ہوگا کہ علاوہ نیز تالیف تبلیغ کے سلسلہ

مدرسۃ التبلیغ میں تبلیغ کے سلسلہ میں معقول تعداد کام کرنے والوں کی دو ڈھائی سال سے مصروف عمل ہے جناب سنت فرمانا وہ بلا جس عشرہ وحدت ثابت ہوئے ان سنت بچے فائدہ کے لیے مقتدا ان پہنچے جن کی تلافی دشوار تھی اس کا باعث اکثر طلب کی ناتجربہ کاری اور کام کی ناواقفیت تھی اس تجربہ کے بعد یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ نئے آدمیوں کو کارکن لوگوں کے ساتھ رکھ کر کچھ دنوں کام سکھایا جاتا تب ان کو کسی مقام پر بھیجا جاتا تھا لیکن یہ کہاں تک ممکن ہے اور کس طرح کتنے آدمی کام کے قابل ہو سکتے ہیں اس لئے ضرورت ہے کہ کم از کم ایک مدرسۃ تبلیغ کھولا جائے جس میں مدرس مبلغ مناظرین امتحان پاس اسی مدرسہ کے سند یافتہ سلسلہ تبلیغ میں رکھے جائیں اس ضرورت پر نظر کر کے

انجمن اہل سنت و جماعت مراد آباد نے مدرسۃ تبلیغ کی تجویز کی جس کے تو اعد و ضوابط اور نصاب اور مدت تعلیم آپ کے ملاحظہ کے لئے آخر میں درج کی جائے گی اس مدرسہ کے لئے اور ملک کے عام تبلیغی مدارس کے لئے اور مسلمانوں کی اعانت و حفاظت کے لئے بہت سی جدید تصانیف کی بھی ضرورت ہے جس کو قابل اور واقف کار لوگوں کی ایک جماعت اپنے ذمہ لے پورا کر سکے طبع و اشاعت یہ خود ایک مستقل کام ہے جو تبلیغ کے ماتحت انجام دینا ضروری ہے اس کے سوا جو ضروری امور ہیں ان کو میں اس وقت بحث میں نہیں لاتا میں اس طرف بھی آپ کی توجہ منعطف کرانا چاہتا ہوں کہ یہ تمام کام کوئی شخص یا کوئی جماعت ہندوستان کے کسی ایک مقام پر بیٹھ کر انجام نہیں دے سکتی نہ کوئی وفد تمام ملک کا دورہ کر کے اس مقصد میں کامیابی کا وعدہ کر سکتا ہے میدان عمل کی وسعت عقل کو حیران کرتی ہے دشمن کی جماعتیں منظم ملک کے گوشہ گوشہ میں کام کر رہی ہیں ایسی حالت میں بجز اس کے کوئی صورت نہیں ہے کہ ملک کے ہر صوبہ و ہر ضلع اور ہر صوبہ حصہ یا اثر میں ادر جماعت حرکت میں لائی جائے اور انہیں ان ضروریات سے باخبر کر کے تمام ملک کی ایک متحدہ مشترک جماعت اس کام کی

سرپرست بنا جائے اس جماعت کے ذریعہ ملک میں بے مقاصد تکمیل کے لئے ڈھانچہ یہ ادارہ ہر صوبہ میں رہ کر جانے والوں کے اتفاق علماء ان کے ساتھ کام کریں اس طرح جا بجا اصلاح و تعلیمات اور تبلیغی جماعتیں اور دیہات کے مدارس اور دیہات میں اسلامی مکاتب جاری کر دیئے جائیں یہ تمام مدارس و مکاتب ایک سلسلہ میں مربوط ہوں اور ایک نظم کے ماتحت کام کرتے رہیں

خیال میں یہ ہے کہ اصلاح و تعلیم جات میں تبلیغی جماعتیں قائم کی جائیں ہر ضلع منتظم انتظامیہ ان کے ممبر بنائے جائیں ہفتہ وار ان جلسوں کا جلسہ ہوتا رہے جس میں ہفتہ بھر کے کام کی فہرست

جماعتوں میں دو قسم کے ممبر ہوں ایک وہ جو مالی اعانت کریں دوسرے وہ جو عملی خدمات کے علاوہ اپنا وقت پیش کریں ان کا نام عاملین ہو ہر جگہ کے متعلقہ دیہات حلقوں میں تقسیم کر دیئے جائیں پانچ پانچ یا چار چار دیہات کا جیسا انتظام مناسب ہو حلقہ مقرر کر دیا جائے ہر جگہ کے تبلیغی کمیٹی کے عاملین میں سے ان کی تعداد کے مطابق دو دو یا تین تین ممبروں کو ایک ایک حلقہ دیا جائے یہ ممبر اپنے حلقہ کے دورے کرتے رہیں اور اس حلقہ کے مسلمانوں کی تعداد میں وہ تمام مسائل معلوم کریں جن کی انہیں ضرورت ہے انجمن کے دفتر میں ان حلقوں کی ایسی فہرستیں مکمل رہنا چاہئیں جن کا نقشہ ذیل میں درج ہے۔

نقشہ کیفیت مواضعات بہ سے متعلقات تبلیغ انجمن اہل سنت و جماعت مراد آباد

موضع					تحصیل				تھانہ		ڈاک خانہ			ضلع		تعداد تعلیم یافتہ			تاریخ	تعداد						
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	فاصلہ	[illegible]	نام	فاصلہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مسلم	ہندو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہر ممبران دیہات میں مسلمانوں کی تعلیم کا انتظام کریں جہاں قریب قریب چھوٹے چھوٹے کئی گاؤں ہوں وہاں دو دو چار گاؤں کے لئے کسی ایک بیچ کے گاؤں میں مدرسہ قائم کر دیا جائے

جس میں قرب و جوار کے دیہات کے رہنے والے بچے مل سکیں اور پڑھنے کا انتظام ہوگا۔ مدرسہ کھولا جائے ان مدارس میں بچوں کی تعلیم کے لئے وقت متعین ہو اور ایک وقت جاہلوں اور بڑی عمر والوں کو دینیات کی تعلیم دینے کے لئے رکھا جائے اور یہ تعلیم تقریر کے ذریعہ سے ہو تاکہ ناخواندہ لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ مدرسہ قائم کرنے کے وقت سب سے پہلے گاؤں کا ایسا شخص تلاش کرنا چاہئے جو تعلیم دینے کی صلاحیت رکھتا ہو، اگر وہ موجود ہو اور اس خدمت کو انجام دے سکے تو مدرسہ کی تعلیم اسی کے سپرد کر دی جائے اور جہاں دیہات میں پڑھے ہوئے لوگ نہ مل سکیں وہاں لامحالہ باہر سے انتظام کرنا پڑے گا۔

بچوں کی تعلیم

بچوں کو اسلامی قاعدہ مسعود مولانا مولوی امجد علی صاحب اعظمی) یا اور کوئی قاعدہ جو انجمن اہل سنت یا مدرسۃ ... نے منظور کیا ہو شروع کرایا جائے۔ قرآن پاک کی تعلیم لازمی ہے اس کے ساتھ ساتھ دینیات کے لئے بہار شریعت ... اور ... تاریخ حبیب ... پڑھائی جائے اس کے ساتھ ہی بقدر ضرورت حساب بھی سکھایا جائے لکھنے پڑھنے پر خاص توجہ مبذول رہے۔ لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام بھی نہایت ضروری ہے ... کے علاوہ ... کی تعلیم ... ضروری ہے۔ پردہ کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔ بوڑھے جوان کاشتکار مزدور ... جو پڑھنے کا وقت نہیں پاتے انہیں روزانہ ایک وقت مقرر کر کے بہار شریعت کے مسئلے سمجھائے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اس پر عمل بھی کریں

اس طرح قصبات میں ... مدرسے کھولے جائیں اور نصاب ... جائے۔ ایک مدرسہ ان چھوٹے مدرسوں سے زیادہ نصاب کا بھی کھول دیا جائے جن میں چھوٹے مدرسوں کے طلبہ اپنی تعلیم پوری کرنے کے بعد ... حاصل کرنے کیلئے داخل ہوں۔

علاوہ بریں انگریزی مدارس کے طلبہ کے لئے مدرسۃ اللیل کھولا جائے جس میں ایک گھنٹہ انہیں دینیات کی تعلیم دی جائے۔

قصبات کے مدرسوں میں ممکن ہو سکے تو فارسی و عربی کا محدود ... اگر دیہات کا کوئی طالب علم مدرسہ سے سند حاصل کر لینے کے بعد قصبہ کے مدرسہ میں ... تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخلہ کی اجازت دی جائے۔

ضلع کا مدرسہ اس سے زیادہ ... ہونا چاہئے اور وہاں ایک عالم کم از کم ہونا ضروری ہے۔ اگر ممکن ہو سکے تو صوبائی مدرسہ کھول کر بتدریج ترقی کی جائے اگر کسی ضلع میں مسلمانوں کی تعداد کم ہو اور وہاں کے ... برداشت نہ کر سکیں تو صدر دفتر صوبہ سے ... امداد کی جائے کہ وہاں کی تعلیم کی اعانت کرے۔ ملک میں دو یا چار ایسے کامل نصاب مدرسے ضروری ہیں جو جملہ علوم و فنون کی تکمیل کا ذریعہ ہوں بلکہ ہر صوبہ میں کم از کم ایک ایسا مدرسہ ہونا ضروری ہے۔ ان ... کو مدرسہ عالیہ کہنا چاہئے۔ باقی عام مدرسے ان کے ماتحت ہوں اور ... مدارس ماتحت کی نگرانی کے ذمہ دار قرار دیئے جائیں اور حسب ضرورت ان مدارس کو ان سے مدد ملے ... مدارس ... جمعیۃ عالیہ کے ماتحت ہوں اور انہیں کو ان پر عام اختیارات حاصل ہوں۔ نصاب جمعیۃ عالیہ کا منظور کیا ہوا پڑھایا جائے۔ جمعیۃ عالیہ کے ماتحت ایک محکمہ تصنیف ہونا چاہئے جس میں ملک کے منتخب فاضل شامل ہوں اور وقتی ضروریات کے علاوہ جو ... پیش آئیں۔ ... تصنیف جمعیۃ عالیہ کی پسندیدگی و منظوری کے بعد قابل رواج سمجھی جائے بہت فتنوں اور خلافوں کا سدباب ہے

ہر کامل نصاب مدرسہ میں ایک دارالافتاء بھی ہو مگر اہم فتاوے جمعیۃ عالیہ کے ملاحظہ کیلئے بھی بھیجے جائیں، ... جمعیۃ عالیہ کی جانب ... مدرس، مناظر، مفتی، مبلغ ... کے تکمیل کے بعد انہیں جمعیۃ عالیہ یا اس کا ... کسی کامل نصاب مدرسہ سے سند دی جائے۔ موجودہ ... ان عہدوں پر کام کر رہے ہیں سند سے مستثنیٰ کے

جائیں گی مگر حتمی در تصنیف بہرحال محکمہ تصنیف کی تصدیق و منظوری کے بعد قابل قبول سمجھی جائے گی۔

تبلیغ کا کام

ہر مدرسہ کا مقصد تبلیغ ہے اور اس غرض سے نصاب میں تبلیغ لازم ہے۔ تمام مدارس بالعموم قصبوں اور دیہات کے طلبہ کو تبلیغ کے اصول سکھائے جائیں اور ہر مدرسہ میں منتخب طلبہ ہفتہ میں ایک دن تبلیغ کا کام کریں۔ مدرسوں کے مدرس بھی اس میں حصہ لیں۔ تبلیغی کارروائیوں کی اطلاع صدر دفتر میں دیں۔ اور اہم واقعات کی اس کے علاوہ دفتر جمعیتِ عالیہ میں ضرور دی جائے۔ ان دوروں میں دیہات کے مدرسین کو ان کے حلقہ میں ساتھ رکھیں ہر ضلع میں کم از کم ایک مدرس ایسا تبلیغ کا سلیقہ جاننا ضروری ہے۔ جو مناظرہ کی استعداد رکھتا ہو۔

علاوہ بریں مبلغین کی ایک مستقل جماعت ہر صوبہ میں رہنا چاہئے جو برابر دورے کرکے اشاعت اور تبلیغ کی خدمت انجام دے اور مسلمانوں کی عملی اصلاح کرے۔ ہر صوبہ کی جماعت مبلغین دہلی کے مدرسہ عالیہ کے صدر مدرس کی زیرِ نگرانی کام کرے اور اپنی مفصل کارگزاری کا ہفتہ وار نقشہ مدرسہ عالیہ کے محکمہ تبلیغ میں بھیجا کرے۔ ہر مدرسہ عالیہ کا صدر مدرس محکمہ تبلیغ کا صدر ہوگا۔ محکمہ تبلیغ کے صدر کا فرض ہے کہ صوبے کے مبلغین کے کام کی نگرانی اور جانچ میں ہر ممکن سعی کام میں لائے۔

مناظرہ

مناظرہ وہی لوگ کریں جنہیں جمعیتِ عالیہ نے
مناظرہ کے لئے مدرسہ عالیہ کے صدر مدرس
حالت میں اس کا موقع نہ مل سکے تو مجبوری کی حالت میں [illegible] صدر محکمہ تبلیغ کو اطلاع

دی جائے۔

پھر مناظرہ سے قبل اس کا کافی اطمینان کر لینا ضروری ہے۔
مناظرہ میں گفتگو نتیجہ خیز اور مفید کرنے کی کوشش کی جائے۔

تمدّن

اگرچہ تمدن کا مسئلہ عرصہ دراز سے مسلمانوں کے زیرِ بحث ہے مگر ابھی تک بہت زیادہ غور طلب ہے۔ یہ امر عقلاً کا تسلیم شدہ ہے کہ انسان مدنی الطبع ہے اور اس کے کام بغیر جماعت کے چل نہیں سکتے۔ دنیا کی قوموں پر مسلمانوں کو قیاس کرنا اور ان کے لئے ان کی تقلید لازم کردینا بالکل غیر صحیح ہے یہی وہ غلطی ہے جس کا عرصہ دراز سے ارتکاب کیا جاتا ہے۔ دنیا کی قومیں مذہبی حیثیت میں مسلمانوں سے بہت پیچھے ہیں۔ لا مسلمان مذہب کی رو سے بالکل ان سے مباین ہیں پھر انہیں ان پر قیاس کرنا اور ان کے لئے وہ تجویز کرنا جس پر کفار عامل ہیں مذہبی تقلید اور بالکل غیر مفید ہے۔

اسلام نے مسلمانوں کو کسی تیرہ سو برس بعد کسی دوسری قوم کی تقلید کا محتاج نہیں چھوڑا۔ مسلمانوں کے تمام ضروریات کا خود سرانجام فرما دیا دنیا کی دوسری قومیں کیفیت یا کرے اور انجمنیں بنانے پر مجبور ہیں تاکہ وہ باہمی مشورہ سے اپنے لئے کوئی معیار پیدا کر سکیں۔ اب اوقات ان کی تجاویز کے تمام دعاوی نکلے اور مضر ثابت ہو جاتے ہیں اور پھر انہیں تمام دعاوی سے دستبردار ہو کر اس کے خلاف تدبیر سوچنا پڑتی ہے۔ کہ ان کے تمام کاموں کا دارومدار اپنے دماغوں پر ہے جو نفسانی

مسلمان اگر اسلام کی دستگیری سے فائدہ اٹھائیں تو وہ ان تمام رخنوں سے بری ہیں ان کا ہر قانون مکمل اور خطا سے پاک ہے۔ مسلمانوں کی ہر دینی و دنیوی ضرورت کو ان کے دین نے پورا کردیا ہے تمدن کے مسئلہ کا حل شریعت محمدیہ نے ایسا فرمایا جس پر عامل ہو کر ہمارے۔ اسلام نے عام

کی رہنمائی کی اور جہان کو حیرت میں ڈال دیا۔ مگر ہمارے ملک کے بعض اصحاب جنہیں دینی علوم سے بہرہ نہ تھا اور دل میں مسلمانوں کی رہنمائی کا شوق رکھتے تھے، نصاریٰ سے ان کے تعلقات گہرے تھے۔ جب انہوں نے مسلمانوں کے تمدن کی طرف نظر کی تو ان کے پاس وہ اسلامی تعلیم کا کوئی سروسامان نہ رکھتے تھے۔ علماء سے صحبت و استفادہ کا موقع نہیں حاصل ہوا تھا۔ عمر نصاریٰ کی صحبت میں زندگی گزاری تھی ان کی عزیز صحبت تا سیر ہو گئی تھی مسلمانوں کو اسی سانچے میں ڈھلنا اور نصاریٰ کے تمدن کے رنگ میں رنگنے کے درپے ہو گئے حتیٰ کہ جو نوجوان ان کے ہاتھ لگے ان کی زندگی کا طرز انگریزوں سے نصاریٰ کے مطابق کر دیا۔ مسلمانوں کو مغربی تمدن کیا فائدہ دیتا تھا ہی دیر بعد ہی کی رفتار اور اقبال سے ترقی کرنے لگی، اور ان نے پیشواؤں نے اس کو محسوس بھی کر لیا مگر دین سے نا واقفیت کی وجہ سے وہ اس طریق زندگی میں تبدیل کرنے سے تو وہ مجبور تھے۔ بیچاری بے سکھائے ہوئے تمدن کو مفید بنانے کے لئے انہوں نے اسلام سے مخالفت شروع کر دی اور مسلمانوں نے اسلامی عادات چھوڑنے اور نصاریٰ کے رنگ میں رنگنے کے درپے ہو گئے اور ایک حد تک مسلمانوں پر یہ اثر پڑا یہ ہوا بھی۔ ہمیں اس غلطی کی تقلید کرنے کی ہستی ہرگز منظور نہیں اس لئے ہم اسی پیچ در پیچ اصول پر کاربند ہونے لگے جن پر ہمارے اسلاف عامل تھے۔ انہوں نے دنیا سے اپنی حیرت انگیز قوت و سطوت وہ اصول وہی ہیں جو انہیں شریعت طاہرہ نے تعلیم فرمائی۔ تو ہمارا تمدن وہی ہونا چاہیے جو انہیں شریعت نے تعلیم فرمایا۔ ہم کسی بیڑھ سکی رسم پر اپنی زندگی فدا کرنا نہیں چاہتے۔ ہمارا دستور عمل ہمارے شریعت کا قانون ہے۔ اب میں سب سے پہلے باہمی تعلقات کے مسئلہ پر تھوڑی بحث کرنا چاہتا ہوں جو اہم ترین مسائل میں سے ہے

باہمی تعلقات

اب باہمی تعلقات کا مسئلہ زیادہ غور طلب ہے۔ اس مسئلہ پر مدت دراز سے ارباب شعور اور ہمدردان قوم نے دماغ سوزیاں کی ہیں مگر اب تک کوئی کارآمد نتیجہ نہیں نکلا اور یہی وہ لاحل مسئلہ ہے جس پر چل کر ہم منزل مقصود تک پہنچ سکتے۔ اتفاق و اتحاد کی صدائیں ہمیشہ ہی بلند کی جاتی ہیں۔ ممبروں اور اسٹیجوں پر علماء اور لیڈر سب اتحاد کی تمام ہمتیاں کیا کرتے ہیں۔ گروہ ایک سر جوش کی تقریر ہوتی ہے اس پر تھوڑی دیر کے لئے مجمع واہ واہ کہہ دیتا ہے مگر اس کا نتیجہ اگر نکلتا ہے تو جھگڑے ہی اور مناقشت یعنی اتحاد کی تحریکوں کا تخم اختلاف بلکہ عناد کا پھل دیا کرتا ہے۔ اگر آپ مسلمانوں کی حالت پر نظر ڈالئے اور پچھلے زمانہ کو سامنے رکھئے تو یہ حقیقت بہ خوبی روشن ہو جائے گی نصف صدی سے زیادہ عرصہ ہوتا ہے جب سے لیکچرار اور جدید تحریکوں کے ساتھ اتحاد و اتفاق کے لیکچر دیتے رہے ہیں مگر جس منزل پر اتفاق کی مدح سرائی کی جاتی ہے کسی جلیل عالم ہمدرد اور جگر خراش۔ علماء کے تیرہ سو سال سے ملک و قوم کے مقتدر اور بااثر پیشواؤں کو ہدف دشنام بنایا جاتا ہے۔ طبقہ سے بہت سے اتحاد کے دعویدار حکمران کے ساتھ ساتھ ... کے ... اور حد درجہ خوار کئے جا کر ان کو اور ان کی جماعتوں کو ... زبان سے بہت ستایا ان کے وقار کم کرنے کی پوری کوششیں کیں۔ اتفاق کا وعظ کہہ کر جلسے سے باہر آئے تو عام مسلمانوں کے سلام کا جواب دینا ان کو بھی گراں اور ناگوار ہوتا تھا۔ پھر وہ اتفاق کا وعظ کیا اثر کرتا۔ اس کا ثمرہ یہی ہوا کہ علماء کے عقیدت مند ان کی بدگوئی اور بیجا حملوں سے آزردہ خاطر ہو کر ان سے متنفر ہو گئے۔ اور قوم میں اس اتفاق کی صدا نے بجائے اتحاد کے ایک نئے تفرقہ کا در واکر دیا۔

خلافت کمیٹی کے عروج و اقبال کے زمانہ میں حسب الحکم اتنا ضروری سمجھا گیا
کہ اس کے مقصد کو وسیع کرنے کے لئے مذہب کی شہر پناہ کو منہدم کرنا ناگزیر خیال کیا گیا۔ اور
اس مقصد کے لئے ہندوؤں کی طرف سے جس طرح ہاتھ بڑھایا گیا، جس سے اپنے مذہبی
امتیازات مجروح نہ ہوں۔ صورت سے ایک چیز سے پہ مریدوں سے ہاتھ بڑھا کر جس میں
گاندھی کی تھی تمام اور ہندوؤں نے مستقل طور سے کوئی موقع نہ ہاتھ سے دیا کیسی سے
پکاری۔ رحمی شعائر ہندو کے سربراہ متعصبوں کو مسجدوں میں منبروں پر بٹھایا گیا جس
کے گوشت کے خلاف کتنا ہی تکلیف دہ تعصب تھے تاکہ وہ گائے مسلمانوں کو ہندوؤں
کی حاطر ترک کر دیا۔ مولوی سے بھی اظہار معذرت کی گئی۔ اعلاء کلمۃ الحق یعنی کلمہ اسلام پڑھانے
کو جرم قرار دیا گیا۔ مسلمانوں کو سیاسی مرضی کے خلاف دوبارہ کافر ہو جانے پر زور دیا۔ یہ
اور اس سے زیادہ بہت کچھ جو ہندوؤں کی بیرونی طاقت حاضر کی گئی لیکن مسلمانوں
کے پیشواؤں اور اسلام کے مقتدر و باثر علماء اور احکام کی مخصوص ایسی ہستیوں کو جن
کی وجہ سے زہر دیا منافقت میں ہمدردی ظاہر ہوئی تھی خلافت
دینا میں گورنمنٹ کا آدمی، دشمنوں کا مددگار کہا گیا۔ تقریروں میں تحریروں
میں ان پر پھبتیاں پھینکی گئیں، آوازے کسے گئے۔ پبلک کو ان کی مخالفت پر اکسا دیا گیا۔ ان کی
معیشت تنگ کر دی گئی۔ ان کی زندگی تلخ کر ڈالی گئی۔ ان پر طرح طرح کے بہتان باندھ کر ان کی
آبروریزی کی کوششیں کی گئیں۔ مسلمانوں کی جماعتیں جو ان کے ساتھ تھیں ان کو انگشت نما
بنایا گیا۔ ان کی تذلیل کی گئی۔ اخباروں میں ان کے خلاف جنگ آمیز مضامین لکھے گئے کیونکہ
ان کے لئے پناہ کی جگہ نہ چھوڑی گئی۔ ہر عالم و شیخ جو اپنے دین پر مستقل تھا یہ سمجھا تھا کہ اس
کو زندہ رہنا ہو تو کام روک دینا ہوگا۔ اور یہ حالات وہاں کی مخالفت کرنا سخت دشوار ہے۔ ان علماء
کے ساتھ جو جماعتیں تھیں ان کے قلوب کو کتنے صدمے پہنچے کیسی تکلیفیں ہوئیں پھر تیار نہیں کہ
جہاں ہندوؤں کو دلاسے کے لئے مذہبی شعار و مقدسات کو قربان کر دیا جائے اور مسلمانوں اور

ان کے پیش رو کے ساتھ یہ معاملہ نہ طریقِ عمل جو وہاں اتفاق کا ہونا کبھی مشروع ہو سکتا
ہے۔ ایک فریق سے جنگ ٹھان لینا اور اس پر تبرا و لعنت بنا دینا سبب قرار دینے میں
جس قوم کے علماء میں یہ عمل بیہودہ اتفاق میں کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے۔ انگریزوں کے
مقابلہ کو تو نام تک مگر عدالتوں سے علیحدہ سے تھی مسلمانوں کے کالجوں اور سکولوں سے تھی عمل کرنا
تعلیم یونیورسٹی سے تھی خطاب جو اور روپیہ لینا نہیں تھیں۔ آنریری مجسٹریٹوں پر تبرا تھے تاکہ
یہی طریقِ عمل ان لوگوں کے قلوب کو اپنی طرف مائل کر سکتے تھے۔ اس پر نظر کرتا تو ان صاحبوں
کے مقاصد ہی میں سے تھا کہ کون سا ہے اور کون سا ناجائز مگر وہ قلب و ہوش کا کام
کرنے والی بھی وہ اس نتیجہ تک نہ پہنچ سکے کہ آپس کا اتفاق ضروری چیز
ہے اور یہی شکل اچھی ہے اور اس پر کوئی فقرہ مرتب ہو سکتا ہے۔ ہندوؤں میں بھی فرقے ہیں
ان میں کو آپس میں مذہبی جنگیں ہیں۔ حکام وقت گورنمنٹ کے حساب نا تھا اور کوسل کے ممبر بھی ہیں
ہندوؤں نے ان سے جنگ نہ کی ان کو سب و شتم کیا۔ ان کے ساتھ وہ طریقِ عمل اختیار
کیا جو ہمارے لیڈروں اور کمیٹی کے مولویوں اور جمعیۃ العلماء کے اراکین نے شیعوں کے
یہاں خاص مجلس میں بیٹھ مسلمانان میں تبرا کہا جاتا ہے لیکن ان صاحبوں کی مجالس علانیہ کے
ساتھ عام جلسوں میں پبلک تقریروں میں، اخباری تحریروں میں علماء اسلام اور پیشوایان دین
اور امراء و روسا پر تبرے کئے جاتے ہیں۔ اب اس قدر اور غور کرنا ہے کہ مسلمانوں کے اس
طبقہ کو چھوڑ کر جس پر جمعیۃ العلماء اور خلافت کمیٹی نے لعن طعن کرنا اپنا شیوہ بنا لیا تھا باقی
وہ بیچے جن کو ان جماعتوں نے اپنے ساتھ شریک عمل کیا تھا ان میں بھی باہم اتفاق و اتحاد
ہو سکا یا نہیں۔ جو لوگ ان جماعتوں کے حالات سے باخبر ہیں انہیں خوب معلوم
ہے کہ ان جماعتوں میں بھی بہت سی فرقہ بندیاں ہیں اور ایک گروہ دوسرے کے
شکست دینے کی فکر میں رہتا ہے۔ ہر ایک کو اپنا تفوق اور اپنا ہی زور مقصود
ہے اور در حقیقت بہت سے فرقوں کا اس میں رسوخ پانا ہی اس فساد کا موجب

ہو۔ ہر ایک فرقہ نے اپنے مخالف کو مغلوب بنانے کے لئے بہت کچھ موقع پایا اور وقت کو غنیمت جان کر خوب دل کے بخار نکالے اسی اصل اتفاق کے علم کے نہ ہونے سے بہت سے اختلاف پیدا ہوئے خلافت عثمانی اور جمعیۃ العلماء کا غلبہ جاتا رہا اب ہمیں یہ غور کرنا ہے وہ کونسی غلطی ہے جس سے گذشتہ زمانہ میں مدعیان اتحاد کو صرف مقصود تک نہ پہنچے ہوتا کہ ہم اس سے اجتناب کریں اور حقیقی اتحاد سے فائدہ اٹھا سکیں۔

اتفاق کا اصل الاصول

سب سے بڑی اصل جس کو پیش نظر رکھنا تمام مسائل پر مقدم ہے وہ یہ غور کر لینا ہے کہ اتفاق ممکن ہے اور ان کے جمع ہونے سے حسب مراد نتیجہ حاصل ہو سکتا ہے
اگر ہم نے یہی غور نہ کیا اور اتفاق کی صدا اٹھاتے رہے تو وہ بے سود ہوگی اور ہماری تمام کوششیں رائیگاں جائیں گی۔ جن دو فریقوں میں منافات یا مضادت تامہ ہو ان کے جمع کرنے کی ہوس نفس علاوہ اور ناممکن کو ممکن بنانے کی سعی ہے۔ بیشک دو گھوڑوں کو ایک گاڑی میں جوڑ کر زیادہ وزن کھینچا جا سکتا ہے لیکن بکری اور بھیڑیئے کو ایک جگہ جمع کرکے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ جہاں اتحاد سے مل کر ایک تیسری چیز بنائی جا سکتی ہے وہاں اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ہر دو چیزیں مل کر تیسری چیز کے وجود کی مفید ہوتی ہیں اور ان دونوں کی مستقل تنہا جو فائدہ پہنچا سکتی تھی یہ مرکب اس سے زیادہ منافع ہو سکتا ہے بیشک جہاں مساوات و مناسبت ہو وہاں یہ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے اور جہاں یہ نہ ہو وہاں ایک ایک چیز تنہا جیسا کام دے سکتی ہے جمع کرنے سے وہ بھی باطل ہو جاتا ہے۔ ایک خرمن کو آگ کے ساتھ جمع کیجئے تو ان دونوں کے ملنے سے کوئی کارآمد ہستی نہیں پیدا ہوگی بلکہ خرمن کی کارآمد ہستی بگڑ جائے گی۔ اور وہ خاکستر ہو جائے

گا اس لئے ہمیں سب سے پہلے یہ تحقیق کر لینا ہے کہ جن دو فریقوں کو ہم ملا رہے ہیں ان کا ملنا کوئی اچھا نتیجہ رکھتا ہے یا یہ ملاپ ان دونوں کی یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی ہستی کو فنا کر دینے والا ہے۔ ہندوؤں کے ساتھ اتحاد میں ملمع سازیاں کی گئیں اور جمعیۃ العلماء کے حریص واعظوں نے ہندوؤں سے وداد و اتحاد کے جواز پر آیات پڑھنی شروع کر دیں۔ اور آیات قرآنیہ کو اپنے مدعا کیلئے بے محل پیش کیا باوجودیکہ قرآن پاک میں صراحت تھی کہ یہ اتحاد ممکن نہیں اور اس کا نتیجہ مسلمانوں کے حق میں تباہ کن ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم ... سے بیان ... کر ... کیا بالیرہ ... آمد صحبت تھی کاش ہم عمل کرتے ... منکم ... وہ تمہاری نقصان رسانی میں دریغ نہ کریں گے ... ملاحظہ فرمائیے اس کی ... ودوا ما عنتم ... یہ دوستی ان کی مدعا ہے ... تو تجربہ ہو ... قد بدت البغضاء من افواههم ... ان کی بغض ان کی باتوں سے ظاہر ہو چکی یاد کرو تم مدعی کالوں کو ہمدرد بدل رہے ہیں اور یہ غیر کہ ہندوؤں کا بغض نگاہوں کی تلوار کے نیچے دبا ہوا ہے ورنہ گائے کے بہانے شمشیر چھوڑ لی جا سکتی ہے) وما تخفی صدورهم اکبر ... جو ان کے سینے چھپا رہے ہیں وہ اور بڑا ہے اب دیکھئے جو اس وقت سینوں میں چھپی ہوئی تھی وہ کیسی بھڑک نکلی ہے ہر روز مسلمانوں کا خون گرا کر بھی ... تو غنیمت، قد بینا لکم الآیات ان کنتم تعقلون۔ ہم نے تمہارے لئے نشانیاں واضح کر دیں اگر تم عقل رکھو اگر اس وقت آپ کہیں۔ مجھے ہندوؤں کی محبت ہی کے گیت گاتے رہے کیجئے آپ عاقلوں میں تھے یا نادانوں میں اب تو غافل نہ ہو، ها انتم اولاء تحبونهم ... یہ تو تم لوگ کہ ان سے محبت کرتے ہو اور ان کی محبت میں اپنے حقیقی بھائی مسلمانوں کو چھوڑتے ہو اور دین اسلام کے شعائر ترک کرتے ہو اور اپنے کو لالہ اور پنڈت تک کہلوانے لگے ہو ... ولا یحبونکم ... اور وہ ...

نہیں کرتے۔ اب دیکھو کہ قرآن پاک کا ارشاد کہ وہ جان کے پیاسے اور جان کے دشمن نکلے۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ تم پوری کتاب پر ایمان رکھتے ہو

و اذا لقوکم قالوا امنا و اذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ

جب تم سے ملیں کہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب تنہائی میں جائیں تو تم پر غصہ سے انگلیاں چبا ڈالیں۔ یہ چال اور بولی ہوتی ہے کہ پہلے آپ کو مومن بنا کر پھر انہیں دھوکا دیں اور پسے ایک تھے لہٰذا اسی بنا میں ایسا ہی بھی) قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور۔ کہہ دیجئے کہ تم اپنے غصہ میں مر جاؤ اللہ دلوں کے بھید جانتا ہے۔ کاش مسلمان اس تعلیم الٰہی پر یقین کرتے تو بے شک ہندوؤں کی مدد پاری، روزی اور تیل نہیں، اپنے غصہ میں جل مریں کیا عیب ہوا) ان تمسسکم حسنۃ تسؤہم اگر تمہیں بہتری پہنچ جائے تو انہیں ناگوار ہو دیکھو تو پاکستان کی بادشاہی کامیابی پر کسی ہندو نے خود گھی کا چراغ نہ جلایا اور ظاہری طبع کاری کے طور پر بھی اظہار مسرت نہ کیا وان تصبکم سیئۃ یفرحوا بھا اگر تمہیں کوئی برائی پہنچے اس سے خوش ہوں ذرا ان کا دیکھئے آپ کے بٹنے اور سے جانے سے کیا پر کس قدر خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ فرمایا گیا تھا جو ظاہر ہو کر

رہا ایک آیت میں یوں ارشاد فرمایا ودوا لو تکفرون کما کفروا

تمنا ہے کہ ان کی طرح تم بھی کافر ہو جاؤ۔ دیکھئے شدھی کی سرگرمیاں کہیں بھی کسی جبر کو واقعات سے کچھ بھی تعلق نہ ہوا اور کیوں کر ہو سکتا ہے اللہ علیم و خبیر ہے مگر افسوس مشرکین کو لوگ پیشوا بنتے رہے اور ان کی ہر بات کے سامنے سر نیاز جھکایا اور قرآن پاک کی آواز پر کان نہ رکھا اور نہ کیوں ہو رہا یہ دیکھنا نصیب ہوتا قرآن پاک نے بتا دیا تھا کہ کفار سے اتحاد و دوستی ناممکن ہے اور یہ عقیدہ و اعتقاد تباہی و بربادی کا سبب ہے تو بجائے ... میں یہ سخت غلطی تھی جس کی پاداش میں ان نتائج کا مرتب ہونا لازم

تھا جو آج سامنے ہے۔ اب ثابت ہو گیا کہ اتحاد و اتفاق کی کوششوں میں کیا رکھا ہے ملت اسلامیہ بیمار ہے جیسے مریض کے ساتھ آگ جمع کرے لہٰذا اس غلطی سے اب ہوشیار ہو جانا چاہئے اور عقل درست ہو تو تجربہ کے بعد پھر کبھی ایسی غلطی میں مبتلا نہیں۔ حدیث شریف میں وارد ہوا لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین مسلمان ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا یعنی مومن کو ایک مرتبہ دھوکا کھا کے بعد ایسی بیداری ہو جانی چاہئے کہ پھر وہ اس قسم کی غلطی میں مبتلا نہ ہو۔

مختلف مذاہب اور مدعی اسلام فرقوں کے ساتھ اتحاد

اب یہ مسئلہ اور غور طلب ہے کہ جو فرقے باطل اور اہل ہوا ہیں بعض ان میں سے گروہ میں بعض مرتد جو کفر کی سرحد میں داخل ہو چکے ہیں ان فرقوں کے ساتھ اتحاد کیا جائے یا نہ کیا جائے لوگ کہتے ہیں کہ ضرورت کا وقت ہے کفار کا مقابلہ ہے ان کی مخالفتوں پر نظر نہ کرنا چاہئے، سب مل کر کوشش کریں" در حقیقت یہ سخت بڑی غلطی ہے اور مسلمان اتفاق ہمیشہ اس کے مرتکب رہے ہیں اور اسی وجہ سے انہیں کبھی اپنے مقصد میں کامیابی نہیں ہو سکی۔ شیعہ باہم متفق ہو جاتے ہیں اور ان کی ... نا معلوم سی کام کرتی ہیں وہ اپنا شیرازہ درست کر بیٹھے ہیں اور اس وقت سنی یا کسی اور فرقہ کی طرف نظر بھی نہیں کرتے غیر مقلد متحد ہوتے ہیں ان کی آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس قائم ہوتی ہیں وہ آپس میں نظم و ربط کے رشتے مضبوط کرتے ہیں، اور دوسرے کسی گروہ کی پرواہ بھی نہیں کرتے وہابی دیوبندی وہابی اپنی جمعیتیں بنا کر اپنا کام کرتے ہیں۔ قادیانی باہم متحد ہو کر ایک مرکز پر مجتمع رہتے ہیں، یہ سب اپنے اپنے کام میں چست اور اپنے نظام کی استواری کرنے میں مصروف ہیں اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہیں کسی کا سہارا نہیں تکتے لیکن دوسرے سنی حضرات جو عظیم اکثریت میں تمام فرقوں کے مجموعہ سے قریب

قریب ہو گئے ہیں وہ ہیں نہ ان میں نظم ہے نہ ارتباط۔ کبھی ان کی کوئی آل انڈیا کانفرنس
قائم ہوئی نہ کبھی شیرازہ بندی کا خیال آیا انہیں اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی ہمت
ہی نہیں اگر کبھی یکجہتی کا خیال آیا تو سب سے پہلے حنفیوں پر نظر گئی اور یہ سمجھا کہ وہ شامل
نہ ہوئے تو ہم کچھ نہ کر سکیں گے، حالانکہ اگر صرف یہی باہم متحد ہو جائیں اور کچھ کر دکھائیں
کی جماعت میں نظم قائم ہو تو نہیں ان کو کچھ حاجت ہی نہیں بلکہ اس وقت ان کی شوکت
دوسرے فرقوں کو ان کی طرف مائل ہونے پر مجبور کرے گی، اور یہ اختلافات کی مصیبت
سے بچ کر اپنے اتحاد و تنظیم میں کامیاب ہو سکیں گے۔ لیکن افسوس تمام چھوٹے
چھوٹے قلیل التعداد فرقوں نے اپنے حدود محفوظ کر لئے اور یہی شیرازہ بندی و اجتماع
سے دیا ہی مستی اور مردگی کا ثبوت دے دیا غیر ممالک میں ان کی آوازیں پہنچ گئیں
مگر ہمارے سنی حضرات کے دل میں جب کبھی اتفاق کی امنگیں پیدا ہوئیں تو سب سے پہلے
سب سے پہلے مخالف پارٹی سے جرأت دین اسلام کی بخشش کے لئے بے چین ہیں، وہابیوں کی
جماعت پر طرح طرح سے حملے کر کے اپنی تعداد بڑھانے کے لئے مضطرب و مجبور ہیں۔ ہمارے
بزرگوں کی اس روش نے اتحاد و اتفاق کی تحریک کو کبھی کامیاب نہ ہونے دیا کیونکہ
اگر وہ فرقے اپنے دلوں میں اتنی گنجائش رکھتے کہ سنیوں سے مل سکیں تو علیحدہ ڈیڑھ
اینٹ کی تعمیر کر کے جدا فرقہ ہی کیوں بناتے اور سنیوں کے خلاف ایک جماعت
کیوں بناتے وہ تو حقیقتاً مل ہی نہیں سکتے اور صورۃً مل بھی جائیں تو کسی مطلب کے لئے
ہوتا ہے جس کے حصول کے لئے ہر دم نیش زنی جاری رہتی ہے، اور اس کا انجام جدال و
فساد ہی نکلتا ہے۔ یہ تو تازہ تجربہ ہے کہ خلافت کمیٹی کے ساتھ ایک جماعت جمعیۃ العلماء
کے نام سے شامل ہوئی جس میں تقریباً سب کے سب یا بہت سے زیادہ وہابی اور غیر مقلد
ہیں نادر ہی کوئی دوسرا شخص ہو تو ہو اس جماعت نے خلافت کی تائید کو زر عنوان بنایا،
عوام کے سامنے نمائش کے لئے تو یہ مقصد پیش کیا۔ مگر کام اہل سنت کے رد اور ان کی بیخ کنی

کا انجام دیا ہے مذہب کی ترویج اس پردہ میں   میرے پاس جناب
مولانا مولوی محمد مختار صاحب صدر جمعیۃ العلماء صوبہ ... کا ایک خط آیا ہے جو صوبہ
مدراس کا دورہ فرماتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔ کہ میں ... کر دوں اس صوبہ میں اس
تو ... وہابیوں کے دردناک حالات بیان کرے معلوم ہوا کہ تھا اب تک وہ ساتھ
تقویۃ الایمان چھپوا کر مفت تقسیم کر چکے ہیں۔ اب بتائیے کہ ان جماعتوں کا ملانا تمام اتفاق اور دوسرے
حرمین ... میں اپنے ہی ... سے پہلے ... مذہب کا نقصان ... غرض دوسرے
فرقے ہم سے کسی طرح نہیں مل سکتے لیکن گروہ کا ہے جن سے ہمیں اور ہمارے مذہب
کو سخت مضرت و نقصان پہنچتا ہے۔ اس کے علاوہ بڑا نقصان یہ ہے کہ ... وحدت
کو وہ ایسی چھوٹ جاتے ہیں جو ان کے شامل ہونے کی وجہ سے علیحدہ رہتے ہیں۔ غرض
تک یہی رہا کہ سنیوں کی کثیر تعداد کو چھوڑ گیا اور ان مختلف فرقوں کے ملانے کی کوشش
کی گئی جن کا مختلف قسم کے دوسرے ہیں اور ان کے جمع کرنے سے بجز فتنہ و فساد کے
کچھ حاصل نہیں۔ اتفاق کی کوششوں میں ناکامی کا اصل راز یہی ہے اور اسی وجہ سے
حامیان اتحاد سات کروڑ مسلمانوں کے اجتماع سے اب تک محروم رہے شریعت طاہرہ
نے ان گمراہ فرقوں کے ساتھ اتحاد کی اجازت نہیں دی بلکہ ان سے جدا رہنے اور اجتناب کرنے
کا حکم دیا ہے حدیث ... النبی صلی اللہ علیہ وسلم من وقّر صاحب
بدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام ... جو بدعتی کی توقیر کرے وہ اسلام کے
ڈھانے پر مدد کرتا ہے دوسری حدیث شریف میں ہے ولا تجالسوھم
ولا ... ان کے ساتھ مجالست و ہم نشینی مت کرو اور نہ ان کے
ساتھ مواکلت و مشاربت کو روا رکھو ایک اور حدیث میں ہے

من ... صاحب بدعۃ ... مؤمن ...
... مؤمن ...
... جس نے ان سے اپنے پاؤں سے

جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے اُن پر اپنی زبان سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے اُن پر اپنے دل سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور اس کے ماسوا رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں۔

قرآن پاک میں ارشاد فرمایا فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ یاد آنے پر ظالم قوم کے ساتھ مت بیٹھو۔ تفسیر احمدی میں ہے القوم الظالمین

يعم المبتدع والفاسق والكافر والقعود مع كلهم ممتنع

کہ قوم ظالم بدعتی اور فاسق اور کافر سب کو عام ہے اور سب کے ساتھ بیٹھنا ممنوع ہے۔ علاوہ بریں صدہا نصوص سے بصراحت ثابت ہے کہ بدعتیوں اور مرتدوں کے ساتھ اتفاق و ارتباط ممنوع و ناجائز ہے۔ حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پردہ فرمانے کے بعد اسلام پر ایسا نازک وقت تھا کہ پھر ایسا نازک وقت قیامت تک کبھی نہ آئے گا۔ حضور اقدس کی مفارقت کا ایسا صدمہ تھا جس نے صحابہ کو بیتاب و بے تاب کر دیا تھا۔ ہر طرف رنج و غم کی گھٹا چھائی ہوئی تھی ان کا معمول تھا ضبط سے غم کی کیفیت کو روکنا سامنے نہیں ... مطلق نظر آتا تھا دشمنان اسلام نے سمجھ لیا کہ اب ملت بیضا مٹ جائے گی تیغ و سنان سنبھال کر تیار ہو گئے۔ دنیا کے تمام کفار اسلام کے ساتھ عداوت کی جو دلی کدورت رکھتے تھے غیظ و غضب میں آپے سے باہر ہو گئے۔ اس وقت ایک جماعت نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ اسلام نو عمر ہے اس کے مربی پیشوا نے ابھی پردہ فرمایا ہے۔ رفقا غم سے بیتاب ہیں دشمن شمشیر بکف ہیں اس سے بڑھ کر اور کیا نازک وقت ہوگا اس وقت صدیق اکبر یہیں پر عمل نہیں کرتے کہ سب کو مانعین یا غلط کاروں پر صبر کر کے خاموش ہو جائیں اور دشمنوں کی قوت کے مدنظر کسی سے کوئی بازپرس اور دارو گیر نہ کریں۔ بلکہ تاجدار اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا جانشین اس حالت سے ذرا مرعوب نہیں ہوتا اور نہایت ہمت و استقلال اور جرأت و شجاعت کے ساتھ اس قوم کے خلاف جہاد و قتال کا اعلان فرماتا ہے جس نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا اس کا

یہ اثر ہوتا ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس قوم پر غلبہ حاصل ہونے کے ساتھ کفار پر بھی اقتدار حاصل ہو جاتا ہے اور خلیفۂ اول کا یہ استقلال ان کی ہمتیں توڑ دیتا ہے۔ آخر کار ... کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ ان واقعات سے ثابت کرتے ہیں کہ حضور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلہ میں حق ہے اس تو آج مسلمان ہمارے پیشوا؟ کا اتباع چھوڑ کر ان کے خلاف راہ چل کر کس طرح سے مقصود تک پہنچ سکتے ہیں جس چیز کو شریعت نے ناجائز کیا اس سے کوئی فائدہ کیونکر مقصود ہو سکتا ہے اور کوئی موافق مدعا نتیجہ کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اتفاق کی کوشش کے لئے ہمیں سب سے پہلے اس اصل اعظم کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہیے کہ اہل سنت کے ساتھ اتفاق کرنا اور ان ہی ایک رشتہ میں مربوط کر کے ان کی منتشر قوت کو یکجا کرنا ہے یہی ہمیں مفید ہے اور خدا میسر کرے اور ہم اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں تو آج سات کروڑ مسلمانوں کی کثیر تعداد ایک متحدہ قوت نظر آئے۔ اور دوسرے چھوٹے چھوٹے فرقے اس کی شوکت و قوت دیکھ کر خود اس میں ملنے کی کوشش کریں۔ اور ہماری اکثریت انہیں معاندانہ خیالات سے باز آنے پر مجبور کر دے۔ اور حقیقی اتحاد اور اس کے نفیس برکات دنیا کی قوموں کو نظر آ جائیں۔ اس سب سے پہلے یہ اصل اعظم مد نظر ہونا چاہیے۔ اب میں ان خیالات پر بھی تھوڑی بحث کرنا چاہتا ہوں جن سے چشم پوشی کرنا اتفاق کے لئے لازمی اور ضروری ہے۔

تفرقۂ اقوام

مختلف مذاہب ملا کر ہرگز ایک نہیں کئے جا سکتے مذہبی جذبات کو بالکل ... کسی قوم کا اپنے مذہبی خصوصیات و امتیازات کو آپ کے اتفاق پر فدا کر دینا بالکل نامعقول ہے۔ ناممکن بات کے لئے جو بیہودہ کوششیں کی گئیں وہ اختلاف جو مسلمانوں کے شیرازہ کو ... کرتا ہے اور جس کی بنیاد تکبر و غرور اور خصوصیات وجود ...

گئی ہے بس کروڑ کرے ... کی کسی کوشش نہیں کی گئی مسلمانوں کے درمیان
شریعت طاہرہ نے حقوق ... ہے تو قہار ... لیکن پیشہ و ... نسب
کو دیجہ دال ... ایک مسلمان جو مذہب ہے دین کا ... ہے خوش
محبت روا رکھی ہے اپنے حقیقی بھائی سے ملنے کے ... دوسری حیثیت
پاکیزہ مذہب نے علاوہ ... قوموں میں تقسیم کرنا اور ... حقارت و نفرت
کی نگاہ سے دیکھنا وہ سلام کریں تو ... کے ہے حکم قائل ہے
اور جب تک یہ ... موجود ہے اس وقت تک ... کی ... حاصل ہے
سلام کی ... پیشہ ور حرفہ ... اور نسب ... پر نظر ... ہے
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رومی صہیب کو ... حبشی کے قدموں پر نثار کر دیتے ہیں ...
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں ... سے محروم ... جو غریبوں کے ساتھ
بیٹھنے میں عار کرتے تھے۔ مگر مسلمانوں نے ہندوستان میں اگر ہندوؤں کی ... چاہیے
ان میں قومی تفریق تھی اور وہ چھوٹی قوموں کو ... سے زیادہ ذلیل جانتے ہیں کہ ان
کے چھونے میں ... کا ناپاک ہو گا مگر چھوٹی قوم کا آدمی چھونے میں ... قابل
... ہیں کہ ... سفر کے وقت دھوبی کا سامنے آنا ان کے اعتقاد میں منحوس
... کی دلیل اور ... حق مسلمان ... شریعت ... عقیدہ
مسلمان غربت و ... کی وجہ سے ذلیل و خوار ... ان کا نام ... جاتا
ہے۔ ان کو مجلس بلکہ بعض انسانی حقوق تک سے محروم کیا جا رہا ہے

ابن
کثرت شعار کا عمل ان اسلامی بھائیوں کے دلوں پر ... زیادہ ... کرتا
ہے ان کا دل ... ہو جاتا ہے ... انہیں حقیر و ذلیل دیکھتے ہیں وہ ان سے ٹوٹ جاتے ہیں
نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان کے دلوں میں ان کی ہمدردی نہیں رہتی قرآن پاک میں ارشاد ہو
[illegible] تم میں زیادہ کرامت والا اللہ کے نزدیک

تمہارا بڑا پرہیزگار ہے۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا [illegible]
میرے اولیاء میرے دوست صرف پرہیزگار ہی ہیں۔ قرآن پاک تو پرہیزگاروں کو
حضور اکرم ... کا دوست ... بتاتا ہے مگر آج مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ وہ
خدا کے پرہیزگار متقی نیک بندوں کو ان کے حرفہ اور پیشہ کی وجہ سے کمین اور ذلیل کہتے ہیں
... رشوت لینے اور سود کھانے والے ظالموں کو شریف
مان بیٹھے ہیں اقوام کے یہ طریقے اہل حرفت کو حقارت کی نظر سے دیکھنا مسلمانوں کے بھائی
... کے لئے ... اگر آپ اجتماعی قوت حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جماعتی طاقت
سے ... جو کہ دنیا کی قوموں میں عزت و وقار کی زندگی آپ کا مقصود ہے تو پیشہ
چھوڑوں کو ... بھائی ... وہ کوئی پیشہ
کرتا ہو ہماری نگاہ میں دنیا کے تاجروں سے زیادہ عزیز ... دیکھتے ہی
ہمارا چہرہ شگفتہ ہو جانا چاہیے یہ کس قدر افسوسناک ہے کہ ایک مسلمان کے پاس دوسری
قوم کا کوئی شخص آتا ہے تو وہ اس کا اکرام و احترام میں یہ مبالغہ کرتا ہے کہ اپنی جگہ اس کیلئے
چھوڑ دیتا ہے لیکن اگر ایک غریب مسلمان اس کے پاس پہنچتا ہے تو اس کو ان کی مجلس
میں ... حاصل نہیں ہو سکتی ... جو قوم ... اغیار کے ساتھ ...
سے ... سلوک کرتی ہو وہ کس طرح دنیا میں کامیاب زندگی بسر کر سکتی ہے۔ ہمیں تو یہ
کرنا چاہیے اور اس منافرت کو جلد سے جلد دور کرنا چاہیے جو ہماری بربادی کا باعث
ہے اگر آپ اپنے چھوٹوں کو سینہ سے لگائیں گے تو آپ کو سر اور آنکھوں پر بٹھائیں گے
اگر آپ ان سے محبت کا برتاؤ کریں گے تو وہ آپ پر دل و جان قربان کر دیں گے حرفے اور
پیشہ کو ذلیل نہ سمجھیں یہ ہمدردی کامیابی کا راز ہے۔ اگر آج ہم میں یہ بات ... تو ہم میں ... ہوگا
اور ... پیشہ کرنا عیب قرار دیا جاتا ہے۔ اس سے ... ہے تو نوکری اور غلامی
کی زندگی اختیار کرتے ہیں ... اور خدمت گاری ... آتی تو چوری اور گداگری کے سوا ... کیا ہے

غرور اور فخر میں آ کر اور تباہ کر ڈالنے والے عناد ترک کر دو۔

باہمی سلوک

اس کے علاوہ مسلمانوں کے باہمی سلوک اس قدر خراب ہیں کہ ان کا شیرازہ درہم برہم کئے دیتے ہیں اور تمہیں اپنے بھائیوں کے ساتھ لازم تھا کہ وہ سب اچھی رسمیں جو مروت، محبت اور دوسروں کی عزت اور [illegible] ہے [illegible] ایک [illegible] یہ کہ کریم النفس آدمی کی بہترین خصلت شمار کی جاتی ہے چھوٹی سی خطا دیکھ کر دوسرے کی غلطی یا زیادتی سے چشم پوشی کر کے اخوت و محبت کو محفوظ رکھے۔ اور حسد و تعصب کی آگ میں انس و محبت کا سرمایہ نہ پھونکے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مسلمانوں میں یہ خصلت نہیں ہے یا عفو و درگزر و فروگذاشت کی خصلت ان سے کنارہ کر گئی ہے۔ ایسا نہیں یہ خصلتیں سب میں اور ضرور ہیں اور دنیا کی قوموں سے زیادہ ہیں لیکن بے محل صرف ہوتی ہیں۔ عفو و درگزر چند روز کے ساتھ صرف کی جاتی ہے یہاں تک کہ خون معاف کر دیئے جاتے ہیں لوٹ مار تاخت و تاراج سے چشم پوشی کر لی جاتی ہے اور حد سے گزر کر یہاں تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے کہ جو شخص محنت میں [illegible] حقوق سے دستبرداری کر لی جاتی ہے وہ ظلم کرتے ہیں اور یہ حق نادار ہو کر کس طرح اس کو خوشی خوشی سے برداشت کرتے ہیں اور اعلان کر دیتے ہیں کہ تم جتنا ظلم کرو ہم کبھی تم سے پھرنے والے نہیں ان کے لئے ان کی آغوش محبت وا ہی رہتی ہے لیکن حقیقی بھائی سے تن جاتے ہیں تو ایک بالشت پر چار انگشت زمین پر مقدمہ چل پڑتا ہے اور ہائی کورٹ سے وہ ختم نہیں ہوتا کوئی پنچایت اس کو طے نہیں کر سکتی صدہا مثالیں ہیں کہ دو بھائی ایک درخت پر لڑے اور ریاست ہمدردوں کے پاس پہنچ گئی دونوں نادار ہو گئے مگر ریاست کی جگہ باہمی عداوت ہے دولت کھو چلے تو پھر ایک دوسرے کی آبرو کے درپے ہو [illegible] نہیں کر سکتے

تو چاہتے ہیں کہ دوسروں پر اس سے بھاری کر دیں یا کر دیں۔ جب ان غنیمتوں کو حجت ہوتی ہے، اور وجود یہ ہے کہ بھائی صاحب بھی اجتماعی [illegible] حیثیت رکھتے ہیں۔ مال بھی گیا دونوں کی آبرو بھی گئی اس طرح مسلمان اپنے سرمایہ اور اپنی آبرو کھو چکے ہیں۔ مگر افسوس کہ ان کو یہ بھی موجب عبرت نہیں ہوتی۔ کوئی مصیبت پیدا نہیں کر سکتی اگر [illegible] سے تو طبیعتوں کے [illegible] پر اعتبار پیدا کر کے آپس میں درگزر اور عفو کی عادت ڈالیے۔ اور اگر آپ کو اپنی طبیعت پر قابو ہو تو اپنے معاملات دیندار مسلمانوں اور دیندار کے حاکموں کو تفویض کیجئے اور ان کے فیصلہ پر کہ درحقیقت وہ شرع مطہر کا فیصلہ ہوگا رضامند ہو جایئے اور [illegible] ختم کر ڈالیے۔ مسلمانوں کی جماعت میں دوسرے مسلمانوں کو مصالحت کی پوری کوشش لازم ہے اگر دو مسلمان آپس میں لڑیں تو چاہئے کہ [illegible] سے محلہ کا [illegible] سب جمع ہو جائیں اور جب تک ان میں صلح نہ کرا لیں چین سے نہ بیٹھیں

باہمی اصلاح کی تدبیر

نماز کی پابندی کرو۔ جماعت میں حاضر ہو اس سے تمہیں اپنے بھائیوں کے ساتھ ملنے اور ان کے حالات دریافت کرنے کا موقع ملے گا اور باہمی محبت زیادہ ہوگی اس عمدہ اجتماع میں یہ خیال رکھو کہ اگر محلے کے کسی مسلمان کو دوسرے سے کوئی شکایت ہو تو دوسرے مسلمان درمیان میں پڑ کر اس کو فوراً رفع کر دیں اور اس کے لئے اپنے تمام اثر کام میں لائیں۔ ہر مسلمان دوسرے کا خیر خواہ [illegible] اگر کسی [illegible] بھی ہو [illegible] کہ ہر طرح حفاظت [illegible] دوسروں کی نظر میں [illegible] کسی [illegible] مثلاً [illegible] حلاوت [illegible] اور محبت کی تاثیر وہ کام کرتی ہے جو سخت [illegible] سے نہیں نکل سکتا۔ سمجھانے کے لئے محبت کے لہجے اور خوشگوار طرز گفتگو کو اختیار کرو اور ایسا کلام بالکل ترک کر دو جو دوسرے کو ناگوار ہو۔ تمہاری دنیا میں شیریں [illegible] تمہاری [illegible] تمہارا طرز عمل

محبت پیدا کرے۔ الا یہ کہ وہ تعلیم ہے جو اسلام نے ہمیں حدیث شریف میں دی ہے
اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمانوں کو [illegible] نہ پہنچے۔ دوسری
حدیث شریف میں ارشاد ہوا [illegible]
[illegible] حضور سے دریافت کیا گیا اسلام کی [illegible] فرمایا [illegible] اور
[illegible] ایک اور حدیث شریف میں [illegible]
[illegible] یعنی [illegible] ایمان نہیں ہے کہ
اپنے بھائی کے لیے وہ پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور [illegible]
[illegible] اور حدیث میں [illegible]
[illegible] اپنے بھائی سے ملے تو کشادہ روئی کے ساتھ۔ اسلامی اخلاق
پیدا کیجیے۔ اس طرح [illegible] آپ [illegible] کی طرح سر چڑھ جائیں گے
اور [illegible] نفاق کے حامل [illegible] تھوڑی دیر کی واہ واہ اور [illegible] کے سوا کچھ نہیں رکھتے۔

مساجد کی انجمنیں

اب ضرورت ہے کہ ہم مساجد کی جماعت کو اپنی بہترین انجمن سمجھیں اور اس میں
شریک ہو کر ان کی محبت بڑھائیں، بہتر اخلاق پسندیدہ خصائل پیدا کر کے اتحاد و اتفاق
کو نشوونما دیں۔ امام ہمارا صدر مجلس ہو تمام نمازی اراکین انجمن ہم تن واحد کے اعضاء کی
طرح باہم مربوط اور ایک دوسرے کے ہمدرد و غمخوار اور معین و مددگار ہوں۔ یہی
درستی اور اپنے بھائیوں کی اعانت ہماری انجمن کا مقصد ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ اسلامی شوکت
کا لطف آجائے۔ مسجدوں میں جماعتوں کے بعد اس پر غور کیا جائے کہ محلہ کا کون کون
شخص نماز کے لیے حاضر نہیں ہوتا اس کو حاضر کرنے کی کوشش کی جائے اور محلہ کا ہر شخص

اس سے ملے اخلاق و محبت کے ساتھ مسجد میں حاضر نہ ہونے کا سبب دریافت کرے
اور عدم حاضری پر افسوس کے ساتھ [illegible] پابندی جماعت کی درخواست
کرے اور یہ عمل جاری رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو پابندی کی توفیق دے مگر یہ
ملحوظ رہنا چاہیے کہ اس ترغیب میں اپنی تعلی و تفوق اور اس کی حقارت کا پہلو نہ نکلے اور
اس کی عظمت کی جائے۔ علاوہ ازیں [illegible] شادی و غمی کے کام باہمی مشورہ
سے کریں۔ اور محلہ کا ہر شخص اہل محلہ کے ساتھ دل سے شرکت و امداد کرے۔ محبت
اور یگانگی قائم کر دی جائے کہ یہ نفاق و عداوت کی [illegible] ہر مسلمان [illegible]
ضروریات زندگی میں سب سے اہم و افضل سمجھے۔

اغیار کے ساتھ ہمارا برتاؤ

اس موقع پر میں یہ بھی صاف کر دینا چاہتا ہوں کہ دیگر مذاہب مختلف فرقوں
اور دوسرے دین والوں کے ساتھ ہمیں کس طرح برتاؤ کرنا چاہیے۔ اس وقت ہمیں
دوستی اور اپنے تحفظ کی فکر دامن گیر ہے۔ ہماری تمام کوششیں اسی امر پر محدود ہیں کہ
ہم اپنی بگڑی ہوئی حالت کو بنائیں اور [illegible] قعر ذلت کے سیلاب کو کسی طرح روکیں۔
ہمیں جس طرح بھی ممکن ہو امن کی زندگی بسر کرنا چاہیے۔ جھگڑے اور تنازع کا جس راہ میں
خطرہ اور اندیشہ ہو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ مسلمان اس کے حامی ہیں۔ خدا کا شکر
ہے جہاں تک مجھے علم ہے کہ اب تک مسلمان ہند کے ہر مقام پر امن کے حامی رہے ہیں اور
کہیں ان کی طرف سے فساد نہیں ہوا۔ واقعات بے رعایت [illegible] تمام [illegible]
بھی اس سے متفق ہیں۔ گو بعض ہندو پرست لیڈر [illegible]
مسلمانوں کو [illegible] الزام [illegible] غلط و بے بنیاد الزام لگاتے ہیں جو
[illegible] کے ساتھ [illegible] مسلمانوں [illegible]

واقع کے خلاف ہے۔ درحقیقت یہ ہے اصل میں میں نے بہت سے متعدد فسادات کی تحقیقات بھی کی ہیں، فساد
کے مقامات پر خود بھی اس غرض کے لئے گیا اور اپنے عزیز قائم مقاموں کو بھی بھیجا جہاں تک
حقیقی تحقیق کے ذرائع میسر آ سکے جستجو کی گئی یہی ثابت ہوا کہ مسلمان جنگ کے لئے تیار
نہیں ہوتے اور انہوں نے لڑائی نہیں لڑی۔ ہندوؤں نے پوری تیاری، اور آمادگی کے ساتھ راستے
اور مشورے کر کے ایک منظم مقابلہ کی تیاری کے بعد مسلمانوں پر حملہ کیا اور چونکہ وہ کام ایک
مشورت کے ساتھ ہوتا تھا ان کی مجلسیں اس کام کے لئے ایک وقت معین کر لیتی تھیں اسی
وقت تمام شہر میں مختلف مقامات پر ہندوؤں کے حملے شروع ہو جاتے تھے اور ہر مسلمان جہاں جہاں
اور واجب القتل سمجھا جاتا تھا، مرد، بچے، عورتیں، بوڑھے، کمزور ہندوؤں کی مشق کے
سورماؤں کے تیر ستم کا نشانہ ہیں۔ مسلمان اپنے بچاؤ اور حملوں کی مدافعت بھی نہیں کر سکتے تھے
لامحالہ مسلمانوں کو جانی مالی ہر طرح کے نقصان اٹھانا پڑتے ہیں۔ ہندو چونکہ پہلے سے تیار ہیں
حملہ کرنے سے پہلے ہی تیاری کا دور ہی کرنے کے لئے ان کی ایک مستقل جماعت تیار رہتی ہے وہ
مارتے بھی ہیں اور مسلمانوں کو مقدمہ میں ماخوذ بھی کر لیتے ہیں طرفہ یہ کہ ان کا حق تک
ادا کرنا فرض ہی جانتا ہے اس کے علاوہ سودی قرض دیا ہوا بھی ہوں وہ مسلمانوں کے خلاف
جھوٹی شہادتیں دے کر مسلمانوں کو پھنسوایا کرتے ہیں ہندوؤں کا بڑا ستم یہ ہے کہ خود ظالم ہو کر اور
مظلوم ظاہر کرتے ہیں اور مظلوم مسلمانوں کو جھوٹا ثابت کرنے کی پوری پوری کوشش کرتے
ہیں اور یہ ان کا قلمی حملہ ہوتا ہے ہندوؤں کی ہر ایک جماعت مسلمانوں کو ختم کر ڈالنے کے
خیال میں وقف ہو گئی ہے جیسے مقصد چھوڑتا ہے وہ ہوش سے چور آ نکلی، مو رکھتے سے
وہ ان سے جو جھوٹی شہادت دے سکتا ہے وہ اپنی بیان سے جو مظلوم مر کے ہے اس غلط
بیانیوں اور جھوٹی شکایتوں سے قانونی چارہ جوئی مفت وکالت سے اہل قلم اور ایڈیٹر صاحب
دل فریب تحریروں اور شورش انگیز مضمونوں سے ہندوؤں کی چیرہ دستی اور ستمگاری انتہا تک پہنچا
دینا چاہتے ہیں اور اس کو یہ مذہب کی اور اہل مذہب کی عزت سمجھتے ہیں اس مذہب کی حس

کی دوکان کا ماسٹر ساٹن پورڈ جب سے آزادی ہوئے، مسلمانوں کا حکام رس طبقہ
کچھ ہندوؤں کے میل جول، رعایت مروت سے کچھ ان کی اکثریت و قوت کے رعب سے
کچھ اپنی مالی کمزوری سے ہندوؤں کے خلاف مسلمانوں کی تائید میں حکام تک سچے واقعات
پہنچانے سے بالکل مجبور ہے۔ وہ عام مسلمانوں کے ساتھ کچھ بھی تعلق کا اظہار اپنی عزت
ستم رسیدہ غریبوں کے دوڑ دھوپ کا بیان اپنے لئے خطرہ آمد سمجھتا ہے۔ مسلمان ذہنی مدد
ترکیا مقدمات کی پیروی کریں کافی محنت ذمہ کر مل ہے بے ادقی کر جاتے ہیں اور یہ علاقہ پر
ستم کش تباہ شدہ مسلمانوں کو اور زیادہ پریشان کرتے ہیں غرض کوئی صورت نہیں ہوتی
کہ مسلمان قانون سے بھی فائدہ اٹھا سکیں اور حکومت کی حمایت بھی کچھ ان کے کام آ سکے
یہی مجبور قوم کیا لڑائی کا ارادہ کرے گی اور کیا اس میں جنگ کی امنگیں پیدا ہو سکتی ہیں اس
کو ہندوستان کی رہنے والی تمام قومیں جانتی ہیں کہ فساد انگیزی میں مسلمانوں کا ذرا بھی
حصہ نہیں گو کہ ملک کے لیڈر (جو ہندو یا ہندو پرست ہیں) مظلوم اور پامال ستم مسلمانوں
کو مجرم قرار دیں مگر حقیقت یہ ہے کہ مسلمان ہر جگہ لڑائی کے موقعوں سے طرح دیتے ہیں یہی
وجہ ہے کہ ہندوؤں کے تمام تہوار خیریت و اطمینان کے ساتھ ادا ہو جاتے ہیں کوئی مسلمان
کہیں مزاحم نہیں ہوتا لیکن جب مسلمانوں کی کوئی تقریب آتی ہے تو ہندو جھگڑے پیدا کرنے
کے لئے خلاف معمول نئی نئی رسمیں نکالتے اور شورشیں پھیلاتے ہیں۔ ہندوؤں کے معابد
کے سامنے مسلمان کہیں کوئی شور و غوغا نہیں کرتے۔ ان کے کسی کام میں مخل نہیں ہوتے لیکن
مسجد کے سامنے سنکھ اور باجے بجا کر فساد کی بنیادیں پیدا کی جاتی ہیں۔ ان عام واقعات
سے یہ حقیقت ناقابل انکار ہو جاتی ہے کہ ان خونریزیوں میں مسلمانوں کا قصور اور وہ بالکل شامل
نہیں ہوتے، یہ تنہا ہندوؤں کے جوش غضب کا نتیجہ ہے مگر اس کے باوجود میں پھر مسلمانوں، علماء
سے بھی عرض کرتا ہوں کہ وہ امن پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں اور اپنے آپ کو جنگ سے
بچانے کی پوری کوشش کریں۔ اس وقت جنگ میں مصروف ہو جانا ہماری قومی اور مذہبی

زندگی کے لئے نہایت خطرناک ہے ہمیں جہاں تک ممکن ہو اور جس طرح ممکن ہو اتفاق کے موقعوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن ساتھ ہی ہمیں اپنے جان و مال اور ملت کے تحفظ کے لئے ان کی چالوں سے ہوشیار و آگاہ بھی رہنا چاہئے اور یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ دشمن موقع کی تاک میں ہے اور موقع مل جانے پر وہ ہمارے ساتھ [illegible] ہیں آپ کو اس موقع سے بچانا ہے [illegible] کہ پچھلے زمانہ کی طرح دشمنوں پر اعتماد کیا جائے پھر ان کے ہاتھوں میں [illegible] اپنی کشتی کا ناخدا مان کر اپنے آپ کو [illegible] موت کے منہ میں ڈال جائیں آنکھیں بند کرکے ان کی تقلید کرنے لگیں جس راہ وہ لے چلیں ہم وہ راہ چل پڑیں [illegible] اور کمیٹیوں کے اعلان سے مسلمان ان غلطیوں کا شکار ہو چکے ہیں جن کے نتائج آج [illegible] رہے ہیں کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کے استیصال پر کمر باندھ رکھی ہے کہیں مرتد کرنے کی کوششیں ہیں کہیں تبلیغ و تنظیم سے [illegible] یہ سب کچھ ہندو [illegible] صدقہ جو پچھلے چند [illegible] سال مسلمان کر چکے ہیں اب بہت غور کرنا چاہئے کہ [illegible] غلطی اس غلطی میں مبتلا رہیں کبھی اپنے [illegible] ان کے اختیار میں نہ دیں جس طرح وہ متحد ہو کر ہماری جان و مال عزت و آبرو دین و مذہب کو برباد کر سکتے ہیں [illegible] اتحاد حاصل کرکے دوستی کے پیرایہ میں ہمارے ہاتھوں سے ہم کو نقصان پہنچا دیتے ہیں پچھلے دور میں جب مسلمان ہندوؤں پر اعتماد رکھتے تھے انہوں نے طرح طرح کے نقصان پہنچا کر ہماری قوتوں کو پامال کر دیا اب ہمیں پھر اس دھوکہ میں نہ آنا چاہئے اس سے زیادہ نقصان ہمیں ان مسلم نما دوستوں سے پہنچا جو بظاہر ہندوؤں کے [illegible] اور کارکن [illegible] ان کی آواز ان کے [illegible] تھے اور کٹھ پتلی کی طرح ان کے اشاروں پر ناچا کرتے تھے ان کے جوش تعصب و مسلم آزاری کے [illegible] مسلمانوں پر چلا جاتا [illegible] ہتھیار تھے جن سے ہندوؤں کی [illegible] کا [illegible] پیشانیوں پر قشقے لگائے [illegible] کے گلے میں ڈالے اپنے [illegible] کے [illegible]

[illegible] ہندوؤں میں مٹ گئے یا یوں کہئے کہ ہندوؤں میں جذب ہو گئے [illegible] میں اپنے مسلمان ہونے کا انکار کیا طرح طرح کی خرافات کی لیکن ہندوؤں سے [illegible] کی توقع نہیں اور پاکستان کے [illegible] میں مسلم لیگ پر [illegible] اسلامی خصوصیات و امتیازات کو مٹایا [illegible] کرنے کی کوششیں کیں [illegible] ہندوؤں کی تصویریں کھینچیں گنگا جمنا کی [illegible] مقدس بتایا اور مسلمانوں کو طرح طرح کے نقصان پہنچانے مسلمان انہیں [illegible] اگر ہندو [illegible] اختیار [illegible] تو مسلمان ان کے [illegible] تمام [illegible] دوسرے طبیبوں کی [illegible] کے [illegible] مرتبہ پڑھ پڑھ کر مسلمانوں کو [illegible] طرف سے [illegible] کا یقین دلاتے اور ان کی [illegible] اعتبار حاصل کرکے ہندوؤں کی جو [illegible] انہیں پوری کرتے رہے ایسے لوگ انگریزی دان طبقے کے علاوہ علماء کی وضع میں بھی تعداد میں کثیر [illegible] کہاں تک مسلمان [illegible] اور فریب میں [illegible] الحمدللہ وہ طلسم ٹوٹا اور [illegible] مسلمانوں نے [illegible] دیکھ لیا کہ وہ [illegible] دشمن دوست نہ تھے اب مسلمانوں کے لئے اپنے آپ کو [illegible] فروش مسلم کش دشمنوں سے بچانا نہایت [illegible] ضروری ہے [illegible] کا وقت ہے اگر آپ نے غفلت کی سہل انگاری سے کام لیا ان دوست نما دشمنوں کو پھر ایک مرتبہ موقع دیا اور ان کے ذریعے سے ہندو مسلمانوں کو پھر [illegible] کا موقع مل گیا تو [illegible] پھر آپ کی حالت ہرگز [illegible] قابل نہ رہے گی [illegible] آپ کو [illegible] تنظیم [illegible] فائدہ پہنچ سکے [illegible] سے پہلے [illegible] دوست دشمن میں امتیاز کرو [illegible] اشارہ اور کنایہ [illegible] اور صاف [illegible] دشمن اور [illegible] حالت [illegible] میں [illegible] ان کے [illegible]

کی تفاصیل پر ایک مفصل مضمون ہے۔ لیکن میں وہ تمام گنواؤں تو طوالت ہو اور اخبار بین اصحاب اس سے خوب واقف بھی ہیں، اس لئے اس اجمال پر اکتفا کرتا ہوں اور آپ سے کہتا ہوں اور آپ سے کہتا رہوں کہ تم ہرگز کبھی ایسی جماعت پر اعتبار و اعتقاد کرو جو تمہارے اسلام کی کوئی خصوصیت کوئی امتیاز کوئی دینی رسم یا قبلہ کوئی جائز شرعی عرفی یا قانونی حق چھوڑنے کیلئے اشارہ بھی کرے۔ الحذر الحذر۔

دو ہمسایہ پرستار جماعت طلب — میکدہ این داستاں عبرت

لہٰذا میں مسلمانان ہند اور ہندو پرستوں سے یہ عرض کروں گا اپنے مذہب ان کے ہاتھ میں نہ دیں اپنے آپ کو ان کی رائے کی سپرد نہ کریں، رہبروں کو رہنما نہ بنائیں، ان کی مجالس میں شرکت نہ کریں ان کی چکنی چپڑی باتوں اور دعاوی اسلام کے دعاوی سے دھوکہ نہ کھائیں اور ان چالاک لوگوں سے بچیں۔

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہیں کے بھاگ — پہنچ ہی جائیں جو یوسف سا بھیڑیوں سے
ہندوؤں کے میلوں میں مذہبی رسموں میں کھیلوں تماشوں سالگروں میں جانے سے پرہیز اور پرہیز لازم کھیں اسی طرح ان کے جلسوں میں شرکت سے اجتناب کریں۔ ہندوؤں کے ٹھکانے اور جھنڈا یا مسلمانوں اور ان کے مذہبی پیشواؤں اور اسلامی مقدسات کی ہجو سے پرہیز ہیں ہرگز نہ دیکھیں کہ اس کے دیکھنے سے رنج اور صدمہ اور طبیعت میں اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ اور کوئی فائدہ مرتب نہیں ہوتا باقی معاملات میں جہاں تک وہ اخلاق سے برتاؤ کریں ان کے ساتھ اخلاق برتا جائے مگر جہاں سے مذہب کی سرحد شروع ہو اس میں ہر غیر مذہب والے سے کنارہ کیا جائے۔

ہندو حملہ آور ہوں تو کیا کرنا چاہئے

اسی سلسلہ میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ جہاں ہندوؤں میں حملے کی تیاریاں

پائی جائیں وہاں فوراً حکام کو مطلع کر کے سد باب کئے اور امن قائم رکھنے اور اپنی جان و مال کی حفاظت کی استدعا کی جائے۔

نیز یہ کوشش کی جائے کہ بازاروں اور سڑکوں میں گانے اور باجے کے ساتھ جلوس ممنوع قرار دیا جائے خواہ وہ ہندوؤں کا ہو یا مسلمانوں کا۔ اگرچہ مسلمانوں کا کوئی جلوس جس انداز نظم سے اور آج تک ہوتا ہے اشتعال انگیز نہیں ہوتا۔ لیکن چونکہ ہندوؤں کے جلوس جو آئے دن نکلتے رہتے ہیں ان میں ایسی اشتعال انگیزیاں ہوتی ہیں۔ اس لئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ فتنہ کی بنیاد ہی قطع کی جائے اگرچہ اس میں ہم پر بھی ایک پابندی عائد ہو۔

ہندو سنگٹھن

ہندو سنگٹھن اور مہاسبھا اور شدھی کی جماعتیں جو سارے ملک کی فضا میں شر پیدا کر کے جنگ و جدل کی آگ بھڑکا رہی ہیں اور اس کی وجہ سے ہم جان و مال بہت سے نقصان اٹھا چکے ہیں، اور ہماری امن خطرہ میں پڑ گئی ہے، ان کی کارگزاریوں و طور کی نظر سے دیکھ کر حسب توفیق کوشش کی اس سے طرز عمل سے آگاہ کرتے رہنا چاہئے اور کافی ثبوت بہم پہنچا کر گورنمنٹ سے چارہ جوئی کریں۔ چونکہ کثیر التعداد و کثیر المال حکومت کے ایوان و دفاتر میں وکیل و بیرسٹر ہر جگہ انہی کی کثرت اور یہی صاحب ہیں باوجود اس کے وہ رات دن جن سرگرمیوں اور تیاریوں میں مصروف ہیں وہ ہمارے لئے سخت خطرہ ہیں اور جب سے یہ تیاریاں شروع ہوئی ہیں ملک کی امن کس خدشہ کی حالت میں ہے گورنمنٹ کو اس پر توجہ دلائی جائے۔ غرض واقعات پیش آنے سے پہلے مسلمان حکومت کو حالات سے باخبر کریں اور اپنی حفاظت کی تدبیر سے غافل نہ رہیں۔ اگر کہیں حفظ ما تقدم کی تدابیر کام نہ دیں اور دشمن حملہ آور ہو جائے تو تم کوشش اور کامل جد و جہد اور ان کے ساتھ قانونی چارہ جوئی کر کے ظالم کو سزا دلانا چاہئے۔ ایسی حالت میں ... کے ... ہے

اور حکام کو واقعات کی اطلاع دینے میں پوری کوشش کی جائے۔ چھپے ہوئے ملک مکانوں میں چھپ کر بیٹھیں، وہ ہی کے ہے حکومت کے دروازہ پر ہو جائیں۔

حکومت کا محکمہ تفتیش

> حکومت کا محکمہ تفتیش بیشتر ہندو اور مسلمان افسروں پر مشتمل ہے اور ہندوؤں کی تعداد ہر صیغہ میں زیادہ

ہے اور وہ خواہ کسی صیغہ میں ہوں مذہبی اور قومی جذبات میں دوسرے ہندوؤں سے کچھ کم نہیں۔ ایسی حالت میں جب تفتیش ان کے ہاتھ میں ہو تو انہیں ہمارے نقصان رسانی کے بہت سے موقعے مل سکتے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو ہر مقام پر خواہ وہاں ہندوؤں سے جھگڑے کا خطرہ ہو یا نہ ہو پہلے ہی ایک جماعت بنالینا چاہئے جس کا چال چلن قابل اعتراض نہ ہو اور جماعت میں ہندو، مسلمان، ہندوؤں کے قرض وغیرہ کا دباؤ ان پر نہ ہو جماعت تفتیش کنندہ کے نام سے موسوم ہو اس جماعت کا یہ فرض ہو کہ ہندو مسلمانوں کے ہر معاملہ میں فوراً پہنچے اور تفتیش کے وقت پولیس کے ساتھ رہ کر نگرانی کرے۔ اور اپنے مقدور تک واقعات کی اصل حقیقت دریافت کرنے میں پولیس کو مدد دے۔ اور بہت دانائی کے ساتھ تفتیش کنندوں کے کام پر غور کرے اور انہیں غلطی میں مبتلا ہونے سے بچائے اور مظلوم مسلمانوں کو جو عموماً گھروں میں چھپ بیٹھا کرتے ہیں اور اس خوف سے کہ جان اور مال نقصان اٹھانے کے بعد ہندوؤں کی چالاکیوں سے وہیں قانون کا شکار بھی ہوں گے وہ چھپتے اور بچتے پھرا کرتے ہیں، ایسے لوگوں کو تسلی دے کر سامنے لانے اور ان سے ان کی حالتوں کا اظہار کرائے اور مقدمات میں نہایت خوبی کے ساتھ پیروی کرے۔ یہ انتظام ناگزیر ہے اگر یہ انتظام کر لیا گیا تو ممکن ہے کہ مسلمان ایک حد تک غریبوں کے ظلم سے محفوظ رہ سکیں۔ مسلمانو! بیدار ہو اپنے کام خود سنبھالو اپنے آپ کو اب یہ قوم کی بیرونی کے حوالہ نہ کرو خود ہی حفاظت کی تیاری کرو آخر خواب غفلت تابکے۔

سوراج

آج کل سوراج کی تجویز درپیش ہے اور جس سبز باغ کی طمع میں مسلمانوں نے بہت نقصان اٹھائے ہیں وہ درحقیقت ہندو راج ہے۔ خدانخواستہ اگر اس تمنا میں ہندو کامیاب ہو گئے تو یہ اسباب بظاہر مسلمانوں کے استیصال کی بنیاد ہے اصل سوراج نہیں ملا ہے تو ہندوؤں کے ظلم و ستم کا یہ حال ہے کہ ہمیں جان و مال اور سب سے زیادہ عزیز اور پیارے مذہب کے لالے پڑے ہوئے ہیں خدانخواستہ سوراج مل گیا تو پھر ہندو مسلمانوں کو لقمہ ہی کر جائیں گے۔ واقعات نے پردہ کھول دیا ہے اس لئے میں اس ضمنی بحث کو صرف یہ کہہ کر ختم کرتا ہوں کہ ہم سوراج کو مسلمانوں کے حق میں ایک تباہ کن مصیبت سمجھتے ہیں۔ اب میں مسلمانوں کی معاشرت کے متعلق خیال گفتگو کرنا چاہتا ہوں

معاشرت

ہماری معاشرت اس وقت جیسی خراب ہے اور ہم جس نازک حالت کو پہنچ گئے ہیں وہ ظاہر ہے ہمارے پاس زمینیں نہیں رہی ہیں۔ بود و باش کیلئے مجبور ہوئے تک بھی نہیں ہیں۔ مسلمان قصبوں اور شہروں میں اکثر کرایہ کے مکانات میں رہتے ہیں۔ اور جو کسی مکان کو اپنا مکان بتاتے ہیں وہ مجازاً بتاتے ہیں حقیقتاً وہ مکان کسی ہندو کا ہوتا ہے جو ابھی تک ان کے نام سے تو موسوم ہے لیکن قرضہ میں مکفول ہے اور ان کی استطاعت سے باہر ہے کہ اسے واگذاشت کرا سکیں بہت نادر لوگ ہوں گے جو اس مصیبت میں گرفتار نہ ہوں۔ ملک میں ہماری ایک مفرکرایہ دار کی سی حیثیت رہ گئی ہے۔ یہاں کی زمینوں سے ہماری ملک بخبر کی [illegible] وجہ سے اب ہندوؤں کا یہ خیال ہے کہ

کو ملک سے بدر کردینا چاہتے جو نہ کسی حصہ زمین کے مالک ہیں۔ نہ معاش کا کوئی ذریعہ
رکھتے ہیں۔ اس بنا پر جو حصہ ہے" ہمارے ان کے قبضہ میں ہیں قریب قریب ان کے برابر
ہندوؤں کے سودی قرضے میں ہیں تو اب ملک خالص ہندوؤں کا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ ان
خانہ بدوشوں کو اس ملک میں رہنے دیا جائے ہمارا ذریعۂ معاش صرف نوکری اور غلامی ہے
اور اس کی بھی یہ حالت ہے کہ ہندو تو اب مسلمان کو ملازم رکھنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ رہیں
گورنمنٹ ملازمتیں ان کا حصول طلب امل ہے اگر بات سو کی تنگ و دو اور ان تھک
کوشش سے کوئی معقول معاش کی بھی تو کہیں امیدواروں میں نام درج ہونے کی
نوبت آتی ہے۔ برسوں بعد جگہ ملنے کی امید پر دو ... خدمت مفت انجام دیا کرو اگر بہت
بلند ہمت ہوئے اور قرض پر بسر اوقات کرکے برسوں کے بعد کوئی ملازمت حاصل بھی کی
تو اس وقت تک قرض کا اتنا بار ہو جاتا ہے جس کو ملازمت کی آمدنی سے ادا نہیں کرسکتے
پھر ہندوؤں کی اکثریت کے باعث محکموں میں گھٹتے رہتے ہیں اور ان کے ساتھ گذارا کرنے
کے لئے مجبوری ان کی خوشامد اور مسلمانوں کے ساتھ بدسلوکی کرنا پڑتی ہے۔ یہی وجہ ہے
کہ مسلمان اہل معاملہ مسلمان اہلکاروں کے عموماً شاکی ملتے ہیں۔ یقین کرکے سمجھنا چاہئے کہ
ہماری روزی نوکری میں منحصر ہے۔ ہمیں حرفے اور پیشے سیکھنا چاہئیں اور حرفوں کے عیب
ہونے کا خیال جو درحقیقت ہندوؤں کی صحبت کا اثر ہے اپنے دماغوں سے نکال ڈالنا
چاہئے۔ اعلیٰ اہل کار ادنیٰ فروگذاشت پر برخواست ہوکر نان شبینہ کا محتاج ہو جاتا ہے
اور جس کی متوسط حیثیت افسر کی ایک گردش چشم سے خاک میں مل جاتی ہے پھر وہ عمر بھر
شکستہ حالی اور بدحالی بسر کرتا ہے۔ جو لوگ کل تک اس کی عزت بلکہ خوشامد کرتے تھے وہی
بے حقارت کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔ اب اس کی تمام قابلیتیں ہیچ ہیں۔ سارے بیکار
... زندگی دوبھر ہے ... اولاد کی تربیت اس ناداری میں کیونکر ہوسکے۔ خود تباہ اور نسل برباد
لیکن گروہ پیشہ ور ہوتا اور ہاتھ میں کوئی ہنر رکھتا تو ... یہ محتاج نہ ہوتا۔ نوکری ... سے

اس کا ذریعہ معاش اس کے ساتھ ہوتا۔ ہمیں نوکری کا تو خیال ہی چھوڑ دینا چاہئے نوکری کسی
قوم کو معراج ترقی تک نہیں پہنچا سکتی دستکاری اور پیشے اور حرفے سے تعلق پیدا کرنا چاہئے۔ یہ
وہ دولت ہے جو نہ دشمن چھین سکتا ہے نہ کہیں رہن یا مکفول ہو سکتی ہے یہ مستقل روزی
کا ذریعہ ہے۔ جن قوموں کے ہاتھ میں کوئی حرفت یا پیشہ ہے وہ ان نوکری کرنے والوں سے
بدرجہا بہتر زندگی بسر کرتے ہیں۔
دوسرا کام تجارت ہے جس کو ایک نامعلوم مدت سے مسلمانوں نے عیب قرار دے
رکھا ہے حریف قوم تجارت ہی کی بدولت صاحب ثروت ہوگئی۔ آج ہماری زندگی کے
ضروریات انہیں قوموں کے ہاتھ میں ہیں ہم جو مسجد سے نہیں، علاوہ جنگ و سے دیا ہے۔
ہر قسم کی تجارت میں وہ دخیل ہیں اور مسلمانوں کی دولتیں زور بروز ان کے قبضے میں آتی چلی
جاتی ہیں۔ ہر پیشہ سے بڑی چیز ... میں بہت اچھائی ہوئی ہے اور وہ جو ... بڑھتی
ہے مسلمان یہ خیال چھوڑ دیں کہ جب تک ہزار روپیہ کا سرمایہ نہ ہو تجارت نہ کریں گے تھوڑے
سرمایہ سے کام شروع کریں اور مستعدی و نیک نیتی سے کرتے رہیں انشاء اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ
میں یہ چھوٹا کام ہی بڑھ کر بڑا ہو جائے گا۔ میں اکثر اپنی تحریروں میں تجارت پر زور دیتا ہوں
کئی صاحبوں نے میری تحریک سے تجارت شروع کی ان کا سرمایہ نہایت قلیل تھا مگر اب
تھوڑے ہی دنوں میں انہوں نے اپنا کام بہت بڑھا لیا ... کے خرچ بھی دکان سے
نکلتے ہیں۔ اور دکان میں بھی زیادہ کرتے جاتے ہیں۔ کچھ پس انداز بھی کرلیتے ہیں۔ جس قدر
روپیہ لگا تھا اس سے زیادہ مال اس وقت دکان میں موجود ہے اتنا ہی دوسروں پر
قرض ہے اور جو کھایا خرچ کیا وہ اور نقد اس کے علاوہ ہے درحقیقت یہ خیال کہ اگر ... سرمایہ
... ہوگا تو ہمارا کام چل ہی سکے گا تجارت کے ... سے نا واقفی ہے۔ ہمسایہ قوم کو دیکھے
... ہیں بہت ماہر ہے ... جس کا تجارت پیشہ ہوگیا ہے ان میں اکثر لکھ پتی اور کروڑ پتی
کے سرمایہ دار بھی اس قوم میں وہ ملیں ہیں جو زیادہ سے زیادہ ... سے کچھ ہی ...

اور یہاں سے کر بیچتے پھرتے ہیں اور ان سے بھی کم حیثیت وہ ہیں جو آلو کی چاٹ کے خوانچے لگاتے ہیں ان کے سرمایہ پر غور کیجئے اور پھر یہ دیکھئے کہ چاٹ بیچکر یہ اپنے تمام کنبے کی پرورش کرتے ہیں، مکان بناتے ہیں، شادی بیاہ کرتے ہیں، بیماری اور موت کے خرچ اٹھاتے ہیں۔ قرض وہ مذہبی کاموں میں دیتے ہیں اور تھوڑے دنوں کے بعد معقول رقم پیدا کر کے دوکان سے بیٹھتے ہیں۔ ہم کیوں خواب غفلت میں ہیں۔ ہم پڑھا لکھا ہے نوکری کی تلاش میں پریشان حال مارے پھرتے عمر گزر جاتی مگر ہمت نہ کریں۔ اگر بیری یا بسکٹ ہی بیچیں تو سر دقات کی شکل شکل رقی۔ پان چھالیہ سگریٹ دیا سلائی لے کر ہی بیٹھ جائے تو کچھ رکھو دیتا اور دوست کے ساتھ دھکے کھانے سے بچے۔

ہمارے اسلام کے بزرگ تجارت کرتے تھے۔ تجارت عیب نہ سمجھی جاتی تھی تم تجارت کرو اور ضروریات زندگی کی تجارت کرو کھانے پینے ... اور ضرورت کی چیزیں کبھی نہیں رکتیں سرمایہ کم ہو تو خوف نہ کرو۔ خدا پر بھروسہ کر کے کام شروع کرو اور دوسرے مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کی تجارت کو ترقی دینے میں مدد کریں۔ ان کی ہمت افزائی کا خیال رکھیں ان کی تجارت کو فروغ دینے کی کوشش کریں۔ سرمایہ دار اصحاب کسی اطمینان کے بعد معمولی منافع پر ... کو روپیہ دیں اگر وہ ضرورت سمجھتے ہوں اور تجارت کو روپے کی ضرورت ہو۔ بہتر ہو کہ ہر محلہ میں چند مسلمانوں کے مشورہ کے بعد اپنا کام شروع کریں اور ہر ایک بہتر ... سے اس کی مدد کریں۔ بیکار لوگوں کو چھوٹی چھوٹی تجارتیں شروع کرائی جائیں اور ان کی حوصلہ افزائی کے لئے مسلمان ان سے خریداری کریں۔ سائل جو مختلف صورتوں میں شب و روز تنگ رہتے ہیں انہیں کو اس محبت کے ساتھ تجارت یا حرفت پر آمادہ کیا جائے اور وہ تیار ہو جائیں تو ان کو سوال سے روکا جائے اور مسلمان خود ان کے لئے ایک معمولی چندہ کریں جو ایسی رقموں سے جمع کیا جائے جو ... سائلوں اور پیشہ وروں کو دی جاتی ہیں پھر انہیں اپنی نگرانی میں دوکان ... دیا جائے اور نگرانی رکھی جائے ... ہر طرح کی صورتیں پیش آئیں گی اور ہر قسم کے

آدمیوں سے ... بڑھے گا مگر عمل درآمد شست ہے کام کے جائیں انشاء اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کی اصلاح ہو جائے گی۔

نکھے اور بیکار لوگوں کے لئے بھی فضل سوچے جائیں اور ان کے لئے کوئی۔ کوئی ایسا کام تلاش کرنا چاہئے جو ان کی معاش کا ذریعہ ہو سکے خواہ وہ مسجد یا مدرسہ یا مسافر خانہ یا قبرستان کی خدمت یا کوئی بھی ہو ہر شخص کو یہ ... کرنا چاہئے کہ وہ اپنے کسب سے کچھ نہ کچھ زمین خریدے اور اپنے مسکن حاصل کرنے کے لئے قسمت ... بلکہ اگر نامناسب نہ ہو تو بجائے ولادت ... تعلیم ... شادی کے وقت یہ وصیت کی جائے کہ لڑکے نے اپنے کسب ... سے کتنی زمین خریدی ہے خواہ باپ نے کیسی کثیر جائیداد چھوڑی ہو مگر لڑکے کو اس وقت تک لائق نہ سمجھا جائے جب تک وہ اپنے ... سے کچھ پیدا نہ کرے ماں باپ کو دیکھنے ہی میں دولت مند ... ناجائز ... مگر یہ ضروری سمجھیں کہ چودہ سال کے بعد لڑکے کو کوئی نہ کوئی معاش کا کام شروع کر دیں۔ اگر وہ تعلیم پاتا ہے تب بھی اس کے لئے ایسا کام یا تجارت تجویز کریں جس میں وقت کم صرف ہو مگر آمدنی پیدا ہو سکے تاکہ بچے اس عمر سے تجارت یا حرفت اور کسب مال کے خوگر ہو جائیں۔ ہر بچے کے لئے روز پیدائش سے ایک پیسہ یومیہ جمع کیا جائے تو سالانہ ... کے حساب سے چودہ سال میں پچاسی روپے جمع ہو سکتے ہیں ... کام شروع کرنے کے لئے یہ رقم کچھ تھوڑی نہیں ہے۔ بہت سی تجارتیں ایسی ہیں جنہیں اولیٰ تعلیم کے ساتھ جاری رکھ سکتا ہے۔ ان میں وقت بہت کم صرف ہوتا ہے بچوں کی تجارتوں کی نگرانی والدین رکھیں اور انہیں والدین مدد دیں مسلمانوں کی تجارت مسنون و موجب برکت ہے مگر خدا جانے کیا مصیبت ہے کہ اس زمانہ میں مسلمان تجارت سے بالکل بیگانہ ہیں۔ اس کے علاوہ ترقی کا دارومدار تجارت پر ہے یہ بھی قابل لحاظ ہے کہ تجارت ہماری بقا کے لئے بھی ضروری ہے۔ ہماری زندگی کی ضروریات اغیار کے ہاتھوں میں ہیں اس وجہ سے ہر وقت ان سے دبنا اور ان کی ناجائز خوشامد کرنی پڑتی ہے اور

اندیشہ رہتا ہے کہ اگر وہ ہم سے خفا ہو گئے تو ہماری کمائی بند کر دیں گے چنانچہ کئی جگہ یہ بھی ہو چکا ہے کہ ہندوؤں نے مسلمانوں سے لین دین ترک کر دیا۔ غلہ ان کے ہاتھ میں تھا سب بھوکے مرنے لگے اور کیا صورت تھی۔ اگر ہمارا بھی اس تجارت میں دخل ہوتا تو وہ ہمیں اس طرح مجبور نہ کر سکتے۔

حیرت ہے کہ زمانے کے انقلاب مسلمانوں کے لئے تازیانۂ عبرت نہیں ثابت ہوتے اور کسی مصیبت سے ان کی آنکھ نہیں کھلتی۔

برادران ملت۔ نوکری اور ملازمت کے خیال چھوڑ کر تجارت پر ٹوٹ پڑو۔ تو دیکھو تھوڑے عرصہ میں تم کیا سے کیا ہو جاتے ہو۔

مصارف

اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے مصارف کم کرنے کی شب و روز فکر کرنی چاہئے اس سے یہ مدعا نہیں ہے کہ امور خیر بند کئے جائیں۔ اس کا تو وہی مشورہ دے گا جسے خیر سے عداوت ہو۔ مقصد یہ ہے کہ فضول خرچی سے جو مسلمانوں کی امتیازی خصلت بن گئی ہے۔ بچو۔ اور جہاں تک ممکن ہو کم سے کم خرچ میں کام چلاؤ۔ بے اندازہ خرچ کے سامنے سلطنت بھی کوئی چیز نہیں ہے۔ خرچ کم کرنے کے لئے اتفاق اتحاد سے بھی کام لو۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کسی شخص نے اپنی اولاد کی شادی کے لئے سودی قرض لے کر دعوت کی ہے اس کے یہاں شرکت کی دعوت رد کر دو۔ تاکہ آئندہ پھر دوسرے کو اس کی جرأت نہ ہو۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ شادی اور بیاہ کے موقع پر برادری کے منتخب تمام یا اعزہ و اہل محلہ سے مشورہ کیا جائے کہ شادی کرنا ہے۔ اس میں کتنا خرچ کیا جائے وہ اس شخص کی حیثیت اور ملازمت اور خرچ کا حال معلوم کر کے اس کو اتنے خرچ کی اجازت دیں جس کا برداشت کرنا اس کی موجودہ حالت سے دشوار نہ ہو اگر اس سے زیادہ خرچ کرے تو شرکت نہ کریں۔

روزمرہ کے خرچ گھٹا کر گذشتہ جو زیر ہیں اس میں زیادہ نفع ہے گو بظاہر بہت تھوڑی نظر آئے۔ کھیل تماشے دیکھنا بالکل موقوف کرو۔ ناٹک اور تھیٹر وغیرہ میں جہاں تک معلوم ہو سکا ہے مسلمانوں کی تعداد ہندوؤں سے زیادہ ہوتی ہے باوجودیکہ ملک میں ہندو مسلمانوں سے سہ چند زیادہ ہیں۔ یہ عادتیں ہمیں برباد کر رہی ہیں انہیں چھوڑو اور عزم کر کے ہر فضول اور بے فائدہ کام میں مال ضائع کرنے سے بچو۔ اسراف کی حالت میں آمدنی خرچ کے لئے کافی نہیں ہوتی تو قرض لینا پڑتا ہے اور قرض نہیں ملتا تو سودی مصیبت اختیار کی جاتی ہے۔

سودی قرض

سودی قرض وہ بلا ہے جو لیتے وقت تو بہت منفعت معلوم ہوتا ہے اور جس روپیہ کو آدمی بڑی بیدردی سے خرچ کرتا ہے۔ لیکن وہ بہت جلد گھر بار نیلام کر کے محتاج بنا دیتا ہے۔ اس کی صدہا نہیں بلکہ کروڑوں نظیریں موجود ہیں۔

مسلمانوں میں فیصد پانچ آدمی مشکل سے ایسے نکلیں گے جنہیں قرض لینے سے احتیاط ہو امیر سے لے کر غریب تک ہر ایک اسی مصیبت میں گرفتار ہے۔ ہندو گھرانوں میں سود کی ڈگریاں اور قرقیاں نکلتی رہتی ہیں اور مسلمانوں کے مال دشمنوں کے قبضے میں پہنچ کر اسلام کی مخالفت اور بیخ کنی میں صرف ہوتے ہیں۔ ہندو ہمارے خون چوس گئے اور ہم سوتے ہی رہے۔ ہر شخص قرض لیتے وقت یہ یقین رکھتا ہے کہ وہ یہ قرض بہت جلد باسانی اپنی موجودہ آمدنی سے ادا کر دے گا۔ یا یہ وہم بندھ جاتا ہے کہ کوئی غیر معمولی آمدنی عنقریب ہو جائے گی۔ جس سے فوراً یہ سود ادا کر دیا جائے گا۔ بہت سے لوگ دست غیب کے عمل اور کیمیا کے تجربے سے مال برباد کر بیٹھتے ہیں۔ اور روزانہ کے بے شمار تجربے سے یہ سبق حاصل نہیں کرتے کہ سودی قرض میں یہ نحوست ہے کہ اس میں برکت نہیں ہوتی۔ آمدنی کم ہو جاتی ہے اور خرچ بڑھ جاتا

خرچ پورا کرنے کے لئے سودی قرض لینے پر مجبور ہو جاتا ہے، جو اصل پونجی کافی رقمی قرض
کے بعد کس طرح نکالی جا سکتی ہے۔ آہ ہماری عقل کیا ہوئی جو ہمیں یہ بتاتی کہ جو مصارف
آج پورے نہیں ہو سکتے جن کی وجہ سے قرض لیا جاتا ہے جائیداد نیلام ہونے کے بعد کہاں
سے پورے ہوا کریں گے اس وقت جو تدبیر کی جائے گی وہ آج کر لی جائے تو جائیداد بچی
رہے اور ہم قرض لینے کی مانگنے سے محفوظ رہیں۔ افسوس ہماری حمیت کہاں چلی گئی
جو قرض خواہوں کے رسوا کن تقاضوں اور گرفتاریوں اور نیلاموں کی ذلتوں
سے ہمیں بچاتی۔

سود خوار اس بے خونی سفاک قاتل سے زیادہ ظالم و بے رحم ہوتا ہے جو قصاب نے بھی عجیب
مرتا پاپ جانوروں پر ہر وقت رحم ہے ان کے پیچھے معزز انسانوں سے زیادہ گوار ہیں جو ظلموں کے
جلسہ میں شکرانے سے پھرتے ہیں مگر سود خوار کو سود کی گھڑی سے نہایت سخت دل کے ساتھ
ذبح کرتے ہیں گپتے تو یہی کیوں سب اپنا ہے۔ جیسے کسی کا مال نا گوار ہیں مگر ان کی بے رحمی
کے مقابل قتل کا علم کچھ ذہن نہیں رکھتا۔ ایک قاتل ایک وار میں اپنے دشمن کو مار دیتا ہے
وہ چند منٹ تکلیف اٹھا کر دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے چند روز اس کے اعزہ غم
اور سوگ کر کے خاموش ہو جاتے ہیں قاتل کا غصہ بھی قتل کر کے ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور پھر اپنے
دل میں انصاف کر کے نادم ہوتا ہے اپنے ظلم کے تصور سے خود بے قرار ہو جاتا ہے اور اپنے آپ کو
ملامت کرتا ہے اور ڈھونڈتا ہے کہ کسی طرح اپنے ظلم کی تلافی کرے مگر کوئی صورت بس اس
کے اختیار میں نہیں ہوتی تو اپنی زندگی کے دن اسی رنج و تعب میں نہایت بدمزگی سے گزارتا ہے
اور بعض تو اس تلخ زندگی کو برداشت کر کے خودکشی کر لیتے ہیں، بعض خود حاضر ہو کر حکومت
کے سامنے اپنے جرم کا اقبال کرتے ہیں۔ لیکن بے رحم سود خوار کسی کے آرام و راحت کو
نہیں دیکھ سکتا ہر دولت مند کی دولت کو تاکتا رہتا ہے اور جب تک اس کا خاتمہ نہیں کر دیتا
اسے چین نہیں آتا ہے اس کی تباہی و بربادی اس کے خاندان و رنگ کی دعا ان کی مسرت

کی دولت جو اُدھی اس کی عمکین تمنا ہوتی ہے کل تک جو عزت و ثروت کی زندگی بسر کرتے تھے
صاحب خدم و حشم تھے انہیں آج بدن چھپانے کو کپڑا میسر نہیں ان کے عزیز روٹی کو مارے مارے
پھرتے اور نظر بھوک سے بے تاب ہیں جن کے غلام بھی پیادہ نہ چلتے تھے ان کو آج جوتا تک میسر
نہیں۔ مگر سود خوار خوش ہیں اس طرح گھر کے گھر تباہ کر کے گھر اپنے آباد کرتا ہے
اور کسی انسان کو ان کی مصیبت پر رحم نہیں آتا۔ اسلام نے یہ بدترین خصلت گوارا نہ فرمائی،
اور سود خواری حرام کر دی جس کی بدولت آدمی حرص میں مبتلا ہو کر اپنے معزز و مقروض بھائی
کی دست درازی اور دماغی تکلیف و مصیبت کا آرزومند ہو جاتا ہے۔

غرض سود ایک عام مصیبت ہے جس نے ہمیں برباد کر دیا۔ اب ہمیں یہ غور کرنا ہے کہ اس
طوفان سے نجات حاصل کرنے کی کیا تدبیر ہے بہت سے لیڈروں سے لیکچر دینے چندے
کے لئے شکر بھی ہیں مگر کسی کو مسلمانوں کو سود کی بلا سے بچانے کی کوئی سبیل نکالنی چاہئے۔ اب جلد سے
جلد ہمیں اس طرف متوجہ ہو جانا چاہئے۔

سود سے کس طرح نجات حاصل کی جائے

(۱) شریعت طاہرہ کے دامنوں میں پناہ لو۔ اس کے احکام کی تعمیل کرو جس میں سود
کھانا ظلم بے رحمی اور خون ناحق سے زیادہ سنگین ہے۔ شریعت نے اسے حرام قرار دیا ہے
اسی طرح سود دینا بھی اپنے نفس اور اپنے خاندان پر ظلم اور خودکشی کا مترادف ہے، اس کو
بھی ایسا ہی حرام فرمایا ہے۔ اب تک اگر مسلمان اس حکم کی تعمیل نہ کرنے سے برباد ہو گئے تو اب تو
ہوش میں آئیں۔ دوسری بربادیوں کا علاج یہ ہے کہ سود دینے اور سودی قرض لینے سے بچیں اور
ہمت کر کے یہ کریں کہ آئندہ خواہ کچھ بھی حال ہو مگر سودی قرض نہ لیں گے، ہر مصیبت برداشت کریں گے
مگر سودی مصیبت میں نہ پھنسیں گے۔ تمام مسلمان چھوٹے بڑے امیر غریب سب اس کا عہد کریں
اور اگر کوئی اس کے خلاف کرے اور سودی قرض لے اس سے لین دین میل جول ترک

کر دیں۔ اس پر عمل کیا جائے تو تباہی کا سلسلہ تو ابھی منقطع ہو جائے اور آئندہ کے لئے [illegible] مصیبت سے تو اطمینان ہو جانا کچھ دشوار نہیں ہے کیونکہ سودی قرض اُسی کو ملتا ہے جو اس سے زیادہ کی مالیت کی چیز مکفول کر جائے یا زیور برتن وغیرہ رہن رکھتا ہے تو جو اتنا اثاثہ رکھتا ہو وہ سودی قرض لینے کے بجائے فروخت کر دے اگر ضرورت کے وقت اسے بھی فروخت کی زد میں نقصان جب بھی کم ہوگا جو سودی طوفان سے ہوتا ہے۔ اب یہ سوال باقی رہتا ہے کہ عام مفلوک الحال دستکار [illegible] ضرورت کے لئے جو قرض لیتے ہیں انہیں تو اس سے باز رہنا آسان ہے لیکن جو اسامی ملازم اور ماہانہ تنخواہ سے مجبور ہو کر لیتے ہیں تو وہ بہت کم ہی بچیں۔ کیا کریں جائداد وغیرہ فروخت نہیں ہو سکتی اور مصیبت فرصت نہیں دیتی، مجبوری قرض لینا پڑتا ہے۔ اس کا ایک جواب تو یہی عرض کر چکا ہوں کہ [illegible] کے بعد جو کچھ واجب کرتے ہیں آج کریں۔

۲۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ وہ مسلمانوں سے قرض حسن لیں۔ اور اپنا کام چلائیں۔ حاجت پوری ہونے کے بعد بتدریج یا جس طرح سہل ہو اس قرض کو ادا کریں۔ اُن کے احباب کا فرض ہے کہ ان کی مصیبت رفع کرنے میں کافی امداد دیں اور ایک دوسرے کی دستگیری اپنے دل سے کرنے اپنا مقصود سمجھیں۔ خود غرضی سے بچیں یہ نہایت بری خصلت ہے۔

ذخیرہ قرض حسن (یا) اسلامی بیت المال

اب ہم اپنی اصلاح کے لئے مجبور ہیں کہ وقتی اور ضروری ضرورت کے لئے کوئی ایسا ذخیرہ تیار رکھیں جو مصیبت کے وقت ہمارے کام آئے۔ اور بقدر ضرورت قرض حسن دے سکے تاکہ ہمیں پھر کسی کافر کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ذلت اُٹھانی نہ پڑے۔ اس کی چند تدبیریں ہیں۔ ایک یہ کہ ہم ذخیرہ قرض حسن جمع کریں۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے۔

۱۔ ہر باکار اور خوش حال شخص جو کسی طرح اپنی بسر اوقات کر لیتا ہے اگر وہ صاحب اولاد ہے تو اپنی اولاد سے ایک بڑا بہر وہ فرض ہے اور اگر صاحب اولاد نہیں ہے تو فرض کرے کہ اس کے ایک فرزند ہے اور روزانہ وہ اپنے اس فرضی فرزند کے نام سے حسب حیثیت دو آنے چار آنے پیسہ دو پیسہ جیسی گنجائش ہو ایک مقفل صندوقچہ میں ڈال دیا کرے۔ چاہے مقدار کم ہو مگر تنگی رہے یا فراخی یہ عمل روزمرہ جاری رہے مگر صاحب اولاد جس قدر اپنی اولاد کا دیتا ہے اُس سے کم اس صندوقچہ میں نہ ڈالے اس طرح اگر ایک قصبہ میں بیس ہزار مسلمان ہیں اور ان میں بوڑھے بچے بیکار نادار چھوڑ کر کم سے کم چھ ہزار مان لئے جائیں اور فرض کیا جائے کہ ادنیٰ درجہ ایک پیسہ یومیہ اس ذخیرہ کے لئے جمع کرتے ہیں تو تقریباً چورانوے روپیہ یومیہ جمع ہونے لگیں اور ایک ماہ میں دو ہزار آٹھ سو بیس اور چھ مہینے میں سولہ ہزار نو سو بیس روپے ایک معمولی قصبہ میں جمع ہو جائیں اور اگر کچھ دشواری نہ ہو [illegible] تو اس صورت میں ہے جبکہ صرف ایک پیسہ یومیہ فرض کیا جائے اور حسب حیثیت جمع کیا گیا تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت بڑا ذخیرہ ہوگا اور یہ مقدار بھی اس قابل ہے کہ فوری اور وقتی مجبوریوں کے لئے مسلمان سودی قرض سے بچ سکیں اگر اس تدبیر پر عمل کیجئے تو آپ چھ مہینے میں اس قابل ہو سکتے ہیں کہ آپ کا کوئی بھائی کافر کے سامنے ہاتھ پھیلانے کے لئے مجبور نہ ہو۔

(۲) شادی بیاہ، تقریبات، مہمانوں کے ورود، عیدین، شب برات، محرم، اعراس وغیرہ کے موقعوں پر جب آپ کو اپنی اولاد یا اعزہ اور مہمانوں کے لئے کچھ خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ حسب حیثیت اس ذخیرہ کو بھی ایک لڑکے یا مہمان کی برابر حصہ دیجئے اور اسی صندوق میں جمع رکھئے۔

(۳) سوداگر اپنی تجارتوں میں، مزدور اپنی مزدوریوں میں اجیر پیسہ کریں ایک پیسہ روپیہ کے حساب سے قومی ذخیرہ کے لئے وضع کر لیں اور ماہ بماہ اس کو ذخیرہ میں جمع کر دیں اور لیتے وقت ہی اس کو ہر ماہ کی قیمت یا مزدوری ادا کر دیا کرے۔

ست علیحدہ کمیٹیں اور ان کو بے تصرف میں دینا سخت خیانت ہے۔ بہر حال اس طریقہ سے
بھی بہت کافی رقم جمع ہو گی۔ جن لوگوں کو یہ روپیہ قرض دیا جائے پہلے تحقیق کر لی جائے
کہ انہیں مجبور کرنے والی ضرورت درپیش ہے یا نہیں اور کوئی سبیل ان کے پاس
نہیں۔ پھر یہ روپیہ ایک پر سیسری رقم یا کوئی ایسی کاروائی قرض حسن کر دیا جائے
جس کی رجسٹری بھی ضروری ہو۔ بلا وجہ بے سود جائز طریقہ سے روپیہ کی ادائیگی کے لئے
وہ طریقہ تجویز کیا جائے جس سے مقروض باسانی وہ رقم ادا کر سکے خواہ یہ مدت میں وعدہ
کے مطابق رقم کی وصول کی کوشش کی جائے لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ شخص فی الحال
اس رقم کی ادائیگی کے قابل نہیں ہے یا وہ سخت دشواری میں پڑ جائے گا تو اس کو مزید
مہلت دی جائے کیونکہ درحقیقت یہ رقم اپنے بھائیوں کی اعانت ہی کیلئے ہے۔ بہتر ہو گا
اور ہر محلہ میں وہاں کے باشندوں کی ایک مجلس بنائی جائے جس کا نام انجمن قرض حسن
ہو۔ اس مجلس کے اراکین ایک معتمد شخص کو انتخاب کریں۔ یہی فرد دیں وہ اس روپے کو
اپنے پاس جمع رکھے اور اس کا کل حساب اس کے پاس ہو۔ اور ہر ہفتہ آمد و خرچ
سنایا کرے اس کے لئے جمعہ کا دن مقرر کیا جائے تو بہت بہتر۔ جب رقم دو سو روپیہ تک
پہنچ جائے تو اس کو کسی اطمینان کی جگہ جمع کر دیا جائے اور اگر اہل محلہ کی یہی رائے
ہو تو۔ بہتر ہے رقم کسی اطمینان کی جگہ خواہ بنک میں امانت رکھ دی جائے مگر اس
طریقہ پر کہ اس کا وصول کرنا ہر وقت ممکن ہو۔

انجمن قرض حسن کے ممبروں کا فرض ہے کہ وہ اس رقم کے جمع کرنے کی کوشش
کریں، اور ہر شخص سے مدد اور ادائیگی کریں۔ خواہ وصول کا کام مسجد کے مؤذن یا امام صاحب
کے سپرد کیا جائے۔ یہ فرض کا مطلب [illegible] کی تدبیریں یہ ہیں کہ جو شخص قرض سے تو یہ کہیں
اور مصارف کم اور ضروریات محدود کرکے بھی وہ کس وجہ سے قرض لینے کے لئے مضطر ہیں
ان کا کام نکال دیا جائے تاکہ آئندہ کے لئے سودی قرض کا سلسلہ بند ہو۔ لیکن جو لوگ

مقروض ہیں، اور رات دن سود کا بار ان پر بڑھتا چلا جاتا ہے وہ کیا کریں۔

ادائے قرض کی تدابیر

(۱) قرض عموماً دیا ہی جب جاتا ہے جب اس سے کئی گنی زیادہ قیمت کی جائیداد
مکفول کر لی جاتی ہے یا رہن گروی کیا جاتا ہے یا اور کسی چیز سے اطمینان کر لیا جاتا ہے۔
اب ہمارا فرض ہوا۔ چاہیے کہ ہم فوراً اس چیز کو فروخت کرکے قرض کی ادائیگی کی صورت
ہوتی ہے کہ وہ سود کل جائیداد وغیرہ برباد ہو جائے تاکہ نہیں جاتا اور باطل امیدوں
کے بھروسہ پر قرض کا بار بڑھتا رہتا ہے اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم باہمی تعلقات کے
دروازے اپنے بھائیوں پر اتفاقاً میں اور انہیں فوراً قرض ادا کر دینے پر مجبور کریں، اگر وہ
بہانہ کریں تو ہم انہیں چھوڑ دیں اور ان کے کسی حال میں ان کے ساتھ شرکت نہ کریں، یہاں
تک کہ وہ سودی قرض سے سبکدوشی حاصل کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اس طرح بہت سے
قرضوں سے نجات ہو جائے گی۔

(۲) گورنمنٹ سے استدعا کرنا چاہئے اور ہمارے نمائندے گورنمنٹ کے ایوان میں
یہی وہ سوال اٹھائیں کہ کیا سبب ہے جو سود کے لئے کوئی حد مقرر نہیں کی گئی جس کے
بعد وہ کبھی نہ بڑھے اور نہ کوئی اس حد سے آگے ڈگری دی جائے۔ ایک رقم کا سود
اس سے کئی برابر ہو سکتا ہے اور اس کو قانون نہیں روکتا، اسی وجہ سے ہزاروں بیش بہا
ریاستیں کھو کر ناداری کی مصیبت میں گرفتار ہو رہے ہیں اور ان کی دردناک حالتیں دیکھی
نہیں جاتیں، بعض بیت المعمور اسلاموں کی یہ تباہی قابل رحم ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کو یہ طے کر
دینا چاہیے کہ کسی حال میں سود کی ڈگری اصل زر سے زیادہ نہ دی جائے گی اور جس جائیداد
پر قرض کی مقدار اس حد تک پہنچ جائے گی اس کے بعد وہ جائیداد اس طرح نیلام
کر دی جائے گی یا صاحب جائیداد کو کہیں سے روپیہ دلا کر [illegible] اس کو یہ یاد دہانی کی

۔ رجسٹر وصیت کی پڑھے مگر اس کو پھر دوبارہ سال کے اندر اندر جائداد کو دوبارہ مکفول رہنے کی اجازت نہ ہوگی کیونکہ غضب ہے بڑی بڑی شرح سے سود لیا جاتا ہے اور دیوانی، فوجداری اور مقدمات و رجسٹری کے مصارف اس کے علاوہ ہیں تو ابتدائی رقم ہوتی ہے وہ جب چند ماہ کے بعد سود میں شامل کر کے اس پر سود در سود لیا جاتا ہے۔ اس کی رقم کافی بڑھ جاتی ہے سود در سود جبکہ روپیہ سیکڑوں کی شرح سے دس سال میں بہت ہو جاتے ہیں اگر ایک شخص ہزار دس روپے کی جائداد رکھتا ہو اور کسی ضرورت سے فقط سو روپے تین روپے کی شرح سے لے کر دس سال خاموش ہو جائے تو یہ سو روپے اس کی کل جائداد کو ختم کر دیں گے۔ کیا ستم ہے کیوں اس کے لئے قانون بنانے کی سعی نہ کی جائے۔

۳۔ ایک بیت المال بنایا جائے۔ جس سے مقروض مسلمانوں کا قرض ادا کر کے ان کی جائداد مکفول کی جائے اور اس جائداد سے ایک ہی قسط مقرر کر کے وہ قرض وصول کر لیا جائے جس کی ادائیگی ہو سکے اور جو مقروض بیت المال سے روپیہ لیں بیت المال کی جماعت ان کے مصارف معین کر دے اور جو غیر ضروری خرچ ہیں وہ بالکل نکال دیئے جائیں

بیت المال

بیت المال نہایت ضروری ہے اس بیت المال کے سرمایہ بہم پہنچانے کی چند صورتیں یہ ہیں۔

(۱) ہر مسلمان اپنی سالانہ آمدنی کا اوسط لگا کر سال بھر میں ایک دن کی آمدنی بیت المال کو دیا کرے۔

(۲) ہر صاحب زکوٰۃ کم از کم اپنی زکوٰۃ کا ایک خاص حصہ ضرور بیت المال کو دے اور عشر کا روپیہ علیحدہ رکھا جائے اور علماء سے اس کے مسائل دریافت کر کے اسی طور پر صرف کیا جائے

(۳) دولت مند مسلمانوں سے بیت المال کے لئے چندہ کیا جائے۔

(۴) جن اوقاف کی آمدنی مصارف سے زیادہ ہے یا جہاں ماہوار ہزار ہا روپیہ بیکار جمع رہتا ہے یا جن کا بے محل خرچ کیا جاتا ہے ان سے وہ روپیہ قرض لے لیا جائے۔ لیکن اوقاف کی حالتیں اور ان کے احکام مختلف ہیں اس لئے مسئلہ ایک تفصیل چاہتا ہے جو یہ تجویز منظور ہو اور ان کے عمل میں آنے کی امید ہو جانے پر انشاء اللہ تعالیٰ شرح و بسط کے ساتھ تحریر کیا جا سکتا ہے جو اوقاف گورنمنٹ کے انتظام میں ہیں ان کی آمدنی گورنمنٹ سے اس مقصد کے لئے حاصل کی جائے۔

(۵) والیان ریاست سے اس بیت المال کے لئے گرانقدر رقمیں مانگی جائیں۔ اللہ تعالیٰ میسر کرے اور ایک بیت المال بن جائے تو اس سے مقروض مسلمانوں کے قرض ادا کرنے کے علاوہ نادار غریب مسلمانوں کو زراعتی و تجارتی ضرورت کے لئے روپیہ قرض بھی دیا جا سکتا ہے تاکہ وہ ساہوکاروں کے دام حرص سے محفوظ رہیں

خطبۂ صدارت

میر ملت سید جماعت علی محدث علی پوری قدس سرہ

آل انڈیا سنی کانفرنس مرادآباد

۲۰ — ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۴۳ھ / ۱۶ — ۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء

آل انڈیا سنی کانفرنس مرادآباد کے جلسۂ تاسیس کے موقع پر [illegible] خطبہ
میں جو امور بیان کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) مذہب اسلام کی حقانیت کے دلائل۔
(۲) خادم الحرمین سلطنت عثمانیہ کی شکست اور خلافت ترکیہ کا عروج و زوال
(۳) سرزمین حجاز میں فتنہ وہابیت کے مظالم اور بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام
(۴) نام نہاد اتفاق کی حقیقت اور اتحاد بین المسلمین کی ضرورت۔
(۵) فرقہ ہائے مختلفہ کا ظہور اور اتحاد کے بہروپ میں ان کی فساد انگیزی۔
(۶) اشاعت و تبلیغ اسلام کے سلسلے میں اہل سنت و جماعت کے اکابر کی خدمات
(۷) مسلمانوں کی نکبت و ذلت کے فوری اسباب ——— اتفاق دین کم ہونا، کتاب و سنت سے بیگانگی اور شعائر اسلام کی خلاف ورزی۔

(۸) رسومات بد کی اصلاح کا طریق کار
(۹) معاشرتی ترقی کے اصول ——— علما کی عزت، دینی تعلیم کے ساتھ دنیوی تعلیم، دیگر قوموں کے دوش بدوش چلنے کے لئے زراعت و تجارت۔
(۱۰) خطبہ [illegible] تیار [illegible] [illegible] شدہ [illegible] خطبہ [illegible] ۱۹۲۵ء [illegible] پروفیسر [illegible] [illegible] ۲۲۲ تک [illegible] بنا ہے۔

ے مذکورہ خطبہ ملفوظات امیر ملت [illegible]
[illegible] ۱۹۷۶ء میں بھی شائع ہو چکا ہے

خطبۂ صدارت سنی کانفرنس مرادآباد

آل انڈیا سنی کانفرنس جمعیۃ علماء ہند کا اجلاس حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کی صدارت میں ۱۶، ۱۸، ۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء کو مرادآباد یوپی میں منعقد ہوا تھا حضور علیہ الرحمہ نے خطبہ ارشاد فرمایا تھا جو اسی سلسلہ میں شائع کیا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان سیدنا ومولانا محمدًا عبدہ ورسولہ ●

(ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ● سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اور معافی کے خواستگار ہیں اور ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر توکل کرتے ہیں اور ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کے ساتھ اپنے نفسوں کی برائیوں سے اور برے اعمال سے، جس شخص کو اللہ ہدایت فرمائے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کے لئے وہ گمراہی پیدا کرے اس کے لئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں ●

اما بعد خالق ارض و سما مالک بحر و بر سزاوار بے شمار حمد و ثنا کے لائق ہے کہ جس نے اپنی عنایت بے غایت سے انسان کو بحکم آیت شریفہ ولقد کرمنا بنی آدم خلعت اشرف المخلوقات سے سرفراز فرمایا۔ اور اسے عشق و محبت کی آتش اور معرفت اسرار و حقائق کی معدن امانت اس کے سینے میں ودیعت کر کے اس کو اپنا خلیفہ زمین میں مقرر فرما کر تمام مخلوق پر اس کا تاج فرمانروائی بنایا۔

الحمد و درود و سلام بروح پرفتوح طاہرہ مطہرہ منور مقدس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم موجودات شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ [illegible] کثیرا کثیرا [illegible] کے صدقے تمام اہل ایمان کو [illegible] عطا ہو۔

[illegible] اللہ الرحمٰن کے اس قدر انعام و احسان ہیں کہ ان کا شکر بجا لانا تو درکنار اگر [illegible] کرنے میں صرف کرے تو بھی ان کو شمار نہیں کر سکتے۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اور اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو [illegible] ہے انسان [illegible] علم و عقل و عمر [illegible] کے بالکل ناقابل ہے۔

[illegible] اگر [illegible] کرو [illegible] شکر [illegible] کرو

یوں تو اللہ تعالیٰ نے انعام و اکرام الطاف و [illegible] بے حد و بے حساب بے مثال بے نظیر ہیں مگر سب سے اعلیٰ و ارفع کی نعمت جو اس نے ہمیں عطا فرمائی وہ [illegible] ہے محبوب [illegible] [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نے ہمیں [illegible] یحببکم اللہ کا محبوب ہونے کا [illegible] عطا کیا۔ اور [illegible] ایمان و ایقان سے ہمارے [illegible] کو منور فرمایا۔ [illegible] عاجز [illegible] کسی ایک نعمت کا شکر ادا کرنے کے قابل نہیں ہے، مگر غلامی محبوب رب العالمین ایسی نعمت ہے کہ اگر بندہ تمام عمر [illegible] اس نعمت کا شکر ادا کرتا رہے تو بھی [illegible] اس نعمت کے مقابلے میں [illegible] تمام [illegible] ہیچ اور بے حقیقت ہیں۔

حضرات علمائے کرام و صوفیائے عظام [illegible] فی خدام صوفیائے کرام نے اپنی تمام عمر صوفیائے کرام [illegible] ان علماء کی خدمت کرنے میں [illegible] اور اس خدمت کو اپنے لیے باعث فخر سمجھا۔ اور [illegible] کیا خالصاً لوجہ اللہ کرتا [illegible] خدمت ان [illegible] مخلوق [illegible] خداوند عالم کی خوشنودی کے لئے کیونکہ

طریقت بجز خدمت خلق نیست
بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

اس مالک حقیقی کا [illegible] کہ اس نے فقیر پر [illegible] سے علمائے کرام [illegible] حضرت سرکار کائنات کی مقدس مجلس میں اس خدمت جلیلہ سے

سرفراز فرمایا [illegible] فقیر [illegible] احسان جو فقیر کے حال پر کیا اس کا شکر ادا کرنا میری طاقت سے باہر ہے

شکر نعمت ہائے تو چندانکہ نعمت ہائے تو

[illegible] فقیر [illegible] شکریہ ادا کرتا ہے [illegible] فقیر [illegible] منتخب فرمایا کیونکہ مَنْ لَّمْ یَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْكُرِ اللّٰهَ [illegible] فقیر کی عزت افزائی [illegible] فقیر کے [illegible] آپ سب صاحبان کا تہ دل سے شکر گزار اور ممنون احسان ہے۔

مذہب اسلام

حضرات [illegible] وہ مذہب ہے جو خداوند عالم کا پسندیدہ و مقبول ہے جس پر اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ [illegible] دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے اور [illegible] خداوند کریم نے قرآن عالی شان [illegible] وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ترجمہ اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا ہے [illegible] ظاہر ہے یہ وہ پاک اور مقدس مذہب ہے جس کی پیروی کے بغیر کوئی عبادت کوئی [illegible] نہیں ہوتی۔ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ترجمہ اور جو اسلام کے علاوہ کسی دین کا متلاشی ہے اس سے وہ قبول نہیں کیا جائے گا [illegible] شاہد ہے۔ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

یہ وہ [illegible] مذہب ہے جس کی حفاظت کا خداوند عالم خود ذمہ دار ہے۔ چنانچہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ترجمہ بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ [illegible] یہ وہ پاک مذہب ہے جس کے غلاموں کو پروردگار نے اپنا محبوب بننے کی اور تمام گناہوں سے مغفرت کی بشارت دی ہے۔ آیت مبارکہ ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ترجمہ اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ

نحس دیکھا۔ اور اللہ بخشے وہ اعمر بزرگ تھے۔ سبحان اللہ کیا کیا برکتیں صاحب دل اہل بصیرت حضرات کو اس مقدس مذہب میں نظر آتی ہیں

سلسلۂ عالم پر یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ جن لوگوں نے اسلام کا مقابلہ کیا اور اس کی اشاعت میں مخالفت کی یا اس کو مٹانے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ نے انہی لوگوں کو اسلام کا حلقہ بگوش بنا کر انہی سے تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام لیا۔ سچ تو یہ ہی مذہب ہے جس کے لئے قرآن پاک میں حکم ہے یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ ترجمہ: وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو مکمل فرمانے والا ہے۔ اگرچہ کافر برا مانیں۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

حضرات! آج سے پیشتر کئی دور مخالفین و معاندین اسلام نے اسلام کو مٹانے کی کوششیں کیں۔ بادشاہیوں کو مٹایا سلطنتوں کو برباد کیا۔ کتب خانوں کو جلا دیا۔ مگر جلالۃ العالم کے محبوب کا مقبول و برگزیدہ مذہب ویسے کا ویسا قائم رہا۔ اور تا قیامت قائم رہے گا۔ زمانہ گذشتہ میں بے شمار مصائب اہل اسلام پر آئے۔ مگر جو خطرات موجودہ زمانے میں اسلام اور اہل اسلام پر گزر رہے ہیں وہ ناقابل بیان ہیں۔ یہ ایک ایسی لمبی داستان ہے جس کے بیان کرنے کو بہت سا وقت چاہیئے۔ ایک مصیبت ختم نہیں ہوتی کہ دوسری آموجود ہوتی ہے۔ ایک بلا ابھی سر سے ٹلی نہیں ہوتی کہ دوسری آ دباتی ہے۔ غرض مسلمان … ہر طرف سے … تمام … بنے ہوئے ہیں۔

حضرات! ان حالات کو آپ بالتفصیل جانتے ہیں۔ ان تمام واقعات کو آپ کے روبرو مفصل بیان کرنا سوائے تضیع اوقات کے اور کچھ نہ ہوگا۔ مگر فقیر مختصر چند ایک ضروریات بیان کرے گا۔ اور نیز وہ تجاویز بیان کرے گا جن سے ہماری جماعت کی بہتری اور تنظیم ہو سکتی ہے۔ مگر پیشتر اس کے کہ وہ … آپ کی خدمت میں پیش کئے جائیں۔ فقیر مناسب سمجھتا ہے کہ اسلام کی حقانیت کے چند دلائل آپ حضرات کے سامنے پیش کرے۔

حقانیت اسلام

حضرات! یہ بات سب سے پہلے … کہ وہ اسلام ہے … فقیر اس سے یہ بات … ہر ایک مسلمان ہے یا … اگرچہ … حقیقت … بات ہی ہے … مذہب سچا ہونے کا دعویٰ رکھتا ہے تو وہ صرف اسلام ہے۔ اگرچہ ہر مذہب والا اپنے مذہب کو سچا تصور کرتا ہے … مگر اس کی مثال یوں سمجھئے کہ

حضرات! … ایک بچے کے ہاتھ میں کانچ کا ٹکڑا ہے … جس کے ہاتھ میں الماس کا ٹکڑا ہے … الماس … کے ہاتھ میں ہے … سب سے … کانچ کے ٹکڑے … سمجھ … ہر ایک … یہ سمجھتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں الماس ہے۔ حالانکہ فی الحقیقت ایسا نہیں ہے اسی طرح الماس یعنی سچا مذہب مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے اور کانچ کے ٹکڑے یعنی مذاہب باطلہ باقی سب … اگر … تمام اہل مذاہب … اگر وہ دریافت کیے جائیں تو سب … مجبور ہوں گے … سچا مذہب ہے تو اہل اسلام … جو … مذہب اسلام ہی ہے … دوسرے مذہب … جائیں۔

فقیر … ایک … صاحب لاہور … ڈاکٹر … تعلیمات … تھے … اسلام کے سچے مذہب ہونے کا کیا ثبوت ہے۔ وہ کوئی عالم … پھر بھی جو دلائل … پیش کر سکتا تھا … صاحب … سب کے سب … عاقل، تجربہ کار اور عالم ہوتے ہیں … کامل … ملک کے … مگر اس قوم … سال بھی نہیں گزرتا

کہ اس میں غلطیاں طرزِ تعلیم میں جس کے ماتحت [illegible]

پڑتی ہے یا اس کو منسوخ کر دیا جاتا ہے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اسلام [illegible]

[illegible]

[illegible] مسلمان [illegible]

[illegible]

سے مسلمان ہو گئیں۔ [illegible] مسلمان ہو جاؤں گی۔ [illegible] صاحب نے

کہا کہ اگر میں مسلمان ہو تو [illegible] صاحب [illegible] "فقیر سے ملو" صاحب [illegible]

[illegible] فقیر نے کہا کہ "تم پھر اسی وقت غسل کرو [illegible]"

[illegible] غسل [illegible] پاک کپڑے پہن کر

آئی [illegible] فقیر نے اسی وقت ان کو کلمہ شریف کی تلقین کی [illegible]

[illegible] اسی وقت سے [illegible] نماز پڑھنی شروع کر دی اور

تمام ارکانِ اسلام کی پابند اور تہجد گزار [illegible] قرآن شریف پڑھنا شروع کر دیا۔

پھر اس کی برکت سے اس کے شوہر نے بھی مذہب اسلام قبول کر لیا حالانکہ ان

[illegible] صاحب بھی ایسا پکا مسلمان

[illegible]

فقیر کے پاس [illegible] اور [illegible]

[illegible] فقیر [illegible] ذکر ہیں

[illegible]

تک بے ہوش پڑا رہا [illegible] اسماعیل صاحب [illegible]

[illegible] صاحب کی حالت [illegible] ہوش [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۳۔ شام کے وقت [illegible] مغرب کے بعد [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible]

[illegible]

[illegible] مسلمانوں کے [illegible]

[illegible] مسلمانوں سے [illegible]

ایسا کیوں کرتی ہیں۔

۲۴۔ [illegible] انگریزوں کی آمد کے [illegible]

[illegible] قرآن مجید [illegible]

کہ تو کیوں قرآن شریف [illegible] ولایت سے [illegible]

ہندوستان میں [illegible] صاحب نے فرمایا [illegible]

[illegible] قرآن شریف [illegible]

دس سال کے بچوں کے سینوں میں لکھا ہوا ہے۔ تم اگر لکھو کہ قرآن شریف [illegible]

[illegible] قرآن شریف کو کیا نقصان پہنچا سکتے ہو [illegible]

پھر لکھ سکتے ہیں۔

[illegible] کی کتاب [illegible]

[illegible]

کا تجربہ ہو چکا ہے۔ مثلاً دیٹ میں کئی دفعہ [illegible] سے آجکل کی
خونریزی کی حالت میں بھی قرآن شریف [illegible] الفاظ وصحت کے ساتھ [illegible]
تک نہ ہوتا تو سم ہوش کے عالم میں [illegible] حالانکہ [illegible] سے [illegible]

قرآن شریف کے حروف [illegible] لاکھ [illegible] سو چالیس [illegible]
سو چودہ [illegible] ہیں۔ [illegible]
[illegible] کے [illegible] حروف [illegible] کتاب [illegible]
[illegible] پر حرکت [illegible] فضیلت [illegible]
[illegible] ہیں جو کلام اللہ سے خاص ہیں۔

[illegible] جب قرآن شریف [illegible] اصلی [illegible]
جو جبرئیل کی زبان تھی [illegible] حالت تھی [illegible]
ہونے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے [illegible]
[illegible] کو بھی نکال لیا آج [illegible] ملک [illegible] نہیں ہے
کہ جس میں عبرانی یا سریانی زبان بولی جاتی ہو [illegible]
اور عربی زبان ہی کا [illegible] جبرئیل [illegible]

[illegible] قرآن شریف [illegible] ہندوستان [illegible]
میں سنسکرت بولی جاتی تھی۔ اب اس تمام علاقے میں [illegible] گھر میں بھی نہیں ہے [illegible]
زبان بولی جاتی ہو بلکہ اس [illegible] آدمی [illegible]
تمام دنیا کی اصلاح کا دعویٰ کرتی ہے [illegible] پاک ہے [illegible]
اصلاح کا دعویٰ ہی نہیں کرتی۔

[illegible] کوئی شخص [illegible] کتاب ہے [illegible]
بتا سکتے ہیں کہ وہ کتابیں جن کا [illegible] جگہ اور کس [illegible]
[illegible] وقت کون قومیں آباد تھیں [illegible] مخلوق [illegible] موجود تھی۔

[illegible] قرآن شریف کی [illegible] سال سے حافظ [illegible]

گزشتہ [illegible] سے فقیر دو تین آپ کے [illegible] بیان کرتا ہے۔

الف۔ تیرے [illegible] فقیر کے پاس لائیں۔ فقیر قرآن پاک کی آیت شریف پڑھ کر [illegible]
[illegible] رہے گا اور وہ ایسی [illegible] ہو جائے گی کہ [illegible] کاٹ سکے گی۔

ب۔ کسی شخص کو اگر [illegible] کتے نے کاٹا ہو تو اس کو فقیر کے پاس لاؤ۔ فقیر قرآن مجید
کی آیت پڑھ کر گیلی مٹی پر دم کر کے اس شخص کے بدن پر ملے گا تو اس مٹی میں سے جس رنگ
کا کتا تھا اسی رنگ کے بالوں کی صورت میں [illegible] باہر نکلے گا اور [illegible]
فضل الٰہی سے بالکل تندرست ہو جائے گا۔

ج۔ تین ماہ کا [illegible] فقیر ریاست رام پور گیا ہوا تھا۔ ایک شخص نے کہا کہ میری
عورت کو [illegible] سے درد [illegible] تمام ڈاکٹر اور [illegible] عاجز آگئے ہیں۔ [illegible] مرض
[illegible] کا کچھ پتہ [illegible] سب سے مایوس ہو کر [illegible] علاج بتایا ہے۔ فقیر نے [illegible] پاس
سے تین [illegible] لے کر ان پر قرآن شریف کی ایک آیت پڑھ کر دم کر کے ان کو دیں۔ اس کی
[illegible] حضرت اللہ [illegible] کی طرف سے [illegible] تھی۔ پانچ [illegible] نہیں گزرے تھے
کہ وہ شخص [illegible] آیا اور مبارکباد دی کہ خدا کے فضل سے [illegible] ہو گیا۔ محض کلام الٰہی کی برکت
سے [illegible] ہوا۔

د۔ کسی شخص کا [illegible] گم ہو جائے تو فقیر مٹی کے تین ڈھیلوں پر قرآن شریف کی ایک
سورۃ پڑھ کر دم کر دے گا۔ وہ مفقود [illegible] کو منظور ہوا تو [illegible] دن کے اندر
[illegible] آ جائے گا۔ [illegible] مرتبہ اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔

حالاتِ حاضرہ

ابھی کل کی بات ہے جب [illegible] سے سلطنت عثمانیہ کو [illegible] تو اس وقت حرمین شریفین کے [illegible] خلافت کے متحمل تھے
[illegible] کئی سال [illegible] جنگ کے بعد [illegible] ترکی کو شکست ہوئی اور [illegible] عظیمہ اسلام [illegible]
[illegible] کے ماتحت [illegible] ممالک [illegible] اور ہندوستان میں [illegible]
[illegible] کلکتہ تک [illegible] شور برپا ہو گیا [illegible] سے
اسلام اور خلافت اسلام [illegible] باقی نہیں رہا [illegible]

ایک مقدس مسئلہ ہے۔ اس سے خلافت کے برقرار رکھنے کے لیے ہر جائز و ممکن کوشش کرنا ہر مسلمان کا مقدس فرض ہے۔

چنانچہ لاکھوں روپیہ اس مقصد کے لیے فراہم کیا گیا سینکڑوں مجلسیں قائم کی گئیں۔ لکھو وعظ اور تقریریں کی گئیں۔ گریہ و زاری اور الحاح و تضرع سے بارگاہ رب العزت میں التجائیں اور دعائیں کی گئیں۔ غیرت ملی [illegible] جوش میں آئی اور مصطفیٰ کمال پاشا نے ناموس [illegible] ترکوں کی جماعت کی مدد سے ایک خود مختار ترکی حکومت کی بنیاد ڈالی۔ اور دول یورپ کے پنجوں سے چھڑا کر حامیٔ اسلام [illegible] مقام خلافت [illegible] کوشش کی، اور دوسرا خلیفہ منتخب کیا گیا۔ بلکہ یہ جانے دو [illegible] کیا مطلوب ہے کہ ایک طرف تو تمام عالم اسلام میں خلیفہ کے تقرر اور خود مختاری کے لئے شور برپا تھا اور دوسری طرف ترکان احرار نے اسی مجلس سے سال گزشتہ خلیفۂ اسلام کو ملک بدر کر دیا۔

ارباب علم کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اسی ترکوں کے آباؤ اجداد نے جب خلافت [illegible] کے بعد وسط ایشیا [illegible] بت پرست تھے۔ [illegible] وحشی [illegible] اور اخلاق و آداب سے بالکل نا آشنا تھے [illegible] درجے کے ظالم اور سنگدل تھے انھوں نے علمائے اسلام و صوفیائے عظام کو چن چن کر قتل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور غیرت جوش میں آئی [illegible] ترک صوفیائے کرام خواجہ محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ محمود [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کو گرفتار کر کے موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے دربار میں لائے [illegible] کرامت [illegible] گیا۔ مگر یہ مقبولان بارگاہ ایزدی، محمد رحمۃ للعالمین کی سنت میں محو تھے، اس لئے [illegible] سے نزول کے ذریعے اسلام کی روشنی پھیل گئی [illegible] کے پیچھے مذہب نے سب [illegible] کو ایک خصوصیت [illegible] کہ [illegible] مذہب اسلام کو قبول کرنے کے [illegible] باقی [illegible] اسلام میں وہ جذب اور کشش ہے جو کوئی بھی اس کی مخالفت کرتا ہے اکثر اسی کو اس کا دل [illegible] ہونا پڑتا ہے۔

ایسا ہی حال حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا ہے کہ آپ [illegible] گھر سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے [illegible] کے لیے جا رہے

تھے، مگر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتے ہی حضور کی ایک نظر سے شمشیر تسلیم ہو گئے۔ اور اسلام کی وہ خدمات کیں جن کو مخالفین اور معاندین بھی تسلیم کرنے پر مجبور رہے۔

غالباً اسی ترکوں نے مسلمان ہو کر مشرقی یورپ کا اکثر حصہ فتح کر لیا۔ اور قسطنطنیہ فتح کر کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی پوری کر دکھائی۔ اور بعد میں خادم خلافت بن کر [illegible] سال تک حرمین شریفین کی حفاظت کرتے رہے [illegible] کے طفیل [illegible] امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی پاک بندے کے طفیل اسلام و اہل اسلام سے ان تمام مصائب کو بھی دور کرے گا۔

شہر [illegible] مرشد رقیب [illegible] دل [illegible]

فتنۂ ارتداد

ابھی خلافت کا [illegible] تازہ تھا کہ اہل ہنود کے تمام فرقوں نے [illegible] ایک تحریک کی بنیاد ڈالی جس کی غرض و غایت یہ ہے کہ [illegible] توحید [illegible] اسلام کو [illegible] سے منحرف کر کے ان کو شدھ یعنی مرتد بنایا جائے اور حلقۂ [illegible] اسلام کا نام تمام ہندوستان سے مٹایا جائے

بر [illegible] آسمان آید [illegible] خدا [illegible]

چنانچہ تقریباً دو سال کا عرصہ ہوا [illegible] صاحب سابق [illegible] نے جو بڑے پکے اور متعصب آریہ سماجی ہیں آگرہ میں ایک مرکز قائم کیا۔ اور مسلمان ملکانوں کو مقدس مذہب اسلام سے منحرف کرنے کے لئے بہت سے پرچارک مقرر کئے۔ روپیہ کا لالچ اور ڈرانے دھمکانے کے ذریعے استعمال کئے ملکانوں کو ہندو بنانے کے لئے لکھوکھا روپے جمع کئے گئے جس میں [illegible] کے تمام طبقوں نے [illegible] مہاجن سے لیکر دہقان گنوار تک سب نے حصہ لیا۔

جو ظلم غریب مسلمان ملکانوں پر کیا گیا وہ ناقابل بیان ہے کسی طرح [illegible] کی کوشش کی گئی کسی پر [illegible] دباؤ اور رعب ڈالا گیا کسی کو قرقی [illegible] کی گئی۔ ماؤں کو بچوں سے اور بچوں کو ماؤں سے، خاوند کو عورت سے اور عورت کو خاوند سے علیحدہ کرنے کی سعی کی گئی۔ مگر خدا کا احسان و فضل ہے کہ چند [illegible] اہل اسلام

نے اس طرف توجہ کی۔ اور جماعت علماء کی کوششوں سے فتنہ ارتداد کے سدباب کے لئے [illegible] کر دیا۔ اور سرگرمی سے [illegible] کے خلاف کام شروع کر دیا۔ صوبہ جات [illegible] مسلمان ملکانوں کو غیر مذاہب والوں کی چالاکی اور عیاری سے مطلع کیا گیا۔ ان کو اسلام کے اصولوں کی حقانیت اور تقدس سے آگاہ کیا گیا۔ مبلغ مقرر کئے گئے۔ دینی مدرسے کھولے گئے۔ مدرس مقرر کئے گئے۔ مساجد [illegible] اور مسلمان بچوں کو مذہبی [illegible] اسلام کی تعلیم [illegible] شروع کی گئی۔ الحمد للہ کہ اس کام میں [illegible] کے فضل سے اس قدر کامیابی ہوئی کہ [illegible] ہماری طاقت سے باہر ہے۔

انجمن [illegible] پسرور ضلع سیالکوٹ نے [illegible] اس مقدس کام میں جس قدر حصہ لیا اور جو کام کر دکھایا وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اور ہمیشہ روز روشن کی طرح تابندہ رہے گا۔ [illegible] کشمیر میں [illegible] علاقہ [illegible] مدرسے [illegible] آگرہ متھرا، دہلی، میرٹھ، بلند شہر، گوڑگاؤں، علی گڑھ، فرخ آباد وغیرہ میں ہیں۔

خداوند تبارک و تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ آریہ سماجیوں کو ان کے اس کام میں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ دو سال گزشتہ تو وہ بالکل مایوس و ناکام ہو کر واپس چلے گئے تھے اور اپنی غلطی پر نادم تھے۔ مگر حضرات اہل اسلام اور اسلام کی یہ کامیابی محض تائید خداوندی اور فضل الٰہی پر منحصر تھی۔ ان کے مقابلے میں ہمارے پاس کوئی طاقت نہ تھی۔ اس لئے یاد رہے کہ [illegible] کامیابی اور آریہ سماجیوں کی ناکامی پر جو حکم جاء الحق وزهق الباطل ترجمہ فرمایا ہے کہ حق آیا اور باطل ختم ہو گیا۔ ایک [illegible] کے ماتحت ہے۔ بھول کر اس نیک کام کی اشاعت اور تبلیغ کو بند نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ آپ کو بخوبی علم ہے کہ اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے۔ اور مسلمانوں کا ہر فرد اس کا مبلغ اور اشاعت کنندہ ہے۔

آپ کو بخوبی علم ہے کہ گزشتہ ماہ فروری ۱۹۲۵ء میں آریہ سماجیوں نے متھرا

میں [illegible] جو آریہ سماج کا بانی تھا [illegible] میں ایک جلسہ کیا تھا۔ ہندوستان کے ہر گوشے سے اہل ہنود کے لیڈر [illegible] جمع ہوئے تھے۔ جہاں اہل اسلام اور اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کو ان کے مقدس اور پاک مذہب سے گمراہ کرنے کے لئے کئی پوشیدہ اور ظاہر کمیٹیاں بنائی گئیں اسی مطلب کے لئے لاکھوں روپیہ جمع کیا گیا۔ معتبر ذریعے سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان خفیہ سازشوں میں یہ عہد [illegible] ہے کہ ان میں سے ہر ایک کم از کم چند مسلمانوں کو گمراہ کر کے جادہ مستقیم سے ہٹا کر اسلام سے خارج کرے گا اور ہر طرح کے ناجائز طریقے زر، زن [illegible] لڑکیوں کا جال [illegible] لالچ کو کام میں لایا جائے گا

اس لئے ہر مسلمان کو [illegible] اپنے مذہبی اصولوں سے پوری پوری واقفیت حاصل کرنی چاہیے۔ پاک مذہب اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ بچے بچے کو اصول اسلام اور حقانیت اسلام سے اچھی طرح واقفیت [illegible] چاہیے اور تبلیغ و اشاعت اسلام کے [illegible] مخالفین و معاندین اسلام کی مدافعت کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔

[illegible] تنظیم [illegible] سے قبل [illegible] میں ایک طویل مضمون [illegible] کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں [illegible] اسلام اور اشاعت اسلام پر [illegible] کئے گئے ہیں۔ اس مضمون کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] اسلام کی اشاعت اور اس کی تبلیغی تعلیم سے بالکل ناواقف ہے۔ [illegible] تعصب کی پٹی نے اسے اندھا کر رکھا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ:

"ملکانوں کا اسلام سے ہرگز تعلق نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمام مسلمانوں [illegible]

[illegible]

پاکستان [illegible] حقیقت [illegible]

[illegible] ہندوستان سے مسلمان [illegible]

[illegible] مسلمانوں کو ہندوستان سے نکال [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible] ہو رہے ہیں۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پاکستان [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible]

دو سال [illegible]

[illegible] لاہور [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible]

[illegible] تعلق نہیں ہے۔ [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible]

[illegible]

[illegible] تعلق [illegible]

[illegible] سال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مسلمانوں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مسلمانوں کو [illegible] جائز حق سے محروم

جلانے اور [illegible] جاتے ہیں۔

سال گزشتہ [illegible] دہلی [illegible]

[illegible] مسلمان ہیں کہ ان کے کان پر جوں بھی نہیں رینگتی۔ [illegible]

[illegible] اسلام [illegible]

[illegible] مسلمانوں [illegible]

[illegible]

[illegible] مسلمانوں کو [illegible]

[illegible] کوشش کر رہے ہیں۔

[illegible] مسلمان ہندوؤں [illegible]

[illegible]

[illegible] مسلمان [illegible]

[illegible] مسلمانوں [illegible]

[illegible] مسلمانوں [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible]

[illegible] مسلمانوں کو [illegible]

[illegible] سبحان اللہ

[illegible]

ہماری [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رہے گا۔

[illegible]

[illegible] مسلمانوں [illegible]

کہ یہ موذی کا کام ہے نہیں ہر ایک صورت سے دوبارہ ذہب کرنے کی کوشش نہ کرے۔

ہر چہ از دوم زوست ہود سوم   من حزب مخترب حسد اللّٰہ امہ

زہر جس نے تجربہ کر کے مان بیا تھی کی وہ چشیاں ہیں یا

اس میں اور وہ کہیں کہ ہو دوستی ہمارے مذہب میں ہے کسی اور مذہب میں بھی ہے

مگر یہ یاد رہے کہ ہم کسی حالت میں بھی اپنے مذہب میں رسہ مداری یا شت نہیں کریں گے۔ ہر

کسی شعار اسلام کو ترک کرنے کے لئے کسی حال میں بھی تیار نہیں ہوں گے۔ وہ تعلق وہ

صلح جس سے ہمارا ایمان اور اسلام اور اعتقاد جاتا رہے۔ ہم کسی طرح بھی اسے کرنے تیار

نہیں ہیں۔ ہندو قوم ہماری صاحب سامان کی بالی ہوئی ہے۔ ان سے یہ توقع کرنی کہ ہمارے ساتھ

دوستی رکھے گی ہمارے ساتھ اتحاد و یگانگت رہے گی بالکل فضول اور لاحاصل ہے۔

بمصداق

با بدان کم نشین و با نیکان نکو   جائے گل گل باشد و جائے خار خار

اور

نکوئی با بداں کردن چناں است   کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

علاوہ ازیں ہمارا فرض ہے ہمیں چاہیے کہ ہر جائز طریقے سے ہم اپنی حفاظت اور غیروں سے

بچاؤ اور مدافعت کی کوشش کریں۔

افسوس اکثر بھولا بھالا مومن ان کے فریب اور چالاکیوں کا شکار ہو جاتا

ہے۔ تاریخ دان اصحاب پر روشن ہے کہ ہندوستان میں اشاعت اسلام کن پاک نفوس کی

بدولت ہوئی۔ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حضرت خواجہ مخدوم علی ہجویری قدس سرہ

تشریف لائے۔ ان سے پیشتر ان کے پیر بھائی حضرت سید حسن زنجانی لاہور میں رونق افروز

تھے۔ ان کا بھی اہل ہنود نے سخت مقابلہ کیا۔ ان کو تکلیفیں پہنچانے کی سخت کوششیں کی گئیں

مگر حضرت داتا صاحب کے باطنی اور روحانی تصرف سے اور ولایت موجود تھا۔ اس نور کے سامنے

کوئی استدراج کہاں کامیاب ہو سکتا تھا۔ حق کی نور نے تمام دنیاوی ساحرانہ چراغوں

کو بجھا دیا اور حق باطل پر غالب آگیا۔ ان کے بعد حضرت خواجہ خواجگان حضرت معین الدین

چشتی اجمیری تشریف لائے اور پرتھی راج سے مقابلہ ہوا۔ حضور کے الفاظ مبارک کی بدولت

عالم نے ایسی قسم مل کر جو آپ نے دیا تھا وہ بھی ہو۔ آپ نے پرتھی راج کو کہا کہ میں نے تجھ کو

مسلمانوں کے سپرد کیا۔ حضرت شہاب الدین ان ہی سال ترائن کے مقام پر پرتھی راج زندہ گرفتار ہو کر

مسلمانوں کے ہاتھ آیا اور قتل ہوا۔

خدا کے پاک اور مقبول بندے اہل اسلام میں اب بھی موجود ہیں۔ اگر وہ قسم کھا

کر کسی کام کے لئے کہہ دیں گے تو استقامت المعروف خدا کریم ویسا ہی کر دکھائے گا

خاکساران جہاں را بحقارت منگر   تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

مگر یہ تمام قصور ہمارا اپنا ہے۔ ہم خود ہی ہر قسم کی تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ جیسا کہ

دیکھتے ہیں کہ سال با سال سے ہمارے ساتھ اس قسم کا برا سلوک ہو رہا ہے اور مختلف قسم کے

مظالم ہم پر توڑے جا رہے ہیں اگر ہم کہیں بھی متحد اور بیدار نہیں ہوتے۔ یہ حالت مظلومی ہے کسی دن

ہم مسلمانوں کی کوئی مدد نہیں تو ہم نہیں بچ سکیں گے ان کی طرف کیوں رہتے ہیں۔

ہمارے ہاں لاہور میں، ورنہ مسلمانان پنجاب کا رو رو کر ہمسایہ قوم کے مقابلہ

میں حفظ اللہ اس اسباب کرنے میں مصروف تھے، وہ دریا گاہ ان سے زمین اور حجرہ

دوسروں کے قبضہ میں۔ ہر ایک سلطنت مقدس سرزمین اور حرم شریف میں جہاں ہر

قسم کا مقدس انسان کا قتل نامنع ہے، جس جگہ ۔ عمل جو ہوا سب والے کے لیے امن کی جگہ ہے۔

جیسا کہ فرماتا ہے وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا (ترجمہ) اور جو کوئی اس میں

داخل ہو وہ امن میں ہے۔ ایسے مقدس گھر کے ان بے گناہ بندگان خدا اور غلامان رسول مقبول صلی اللہ علیہ

وسلم کو تہ تیغ کیا گیا۔ مردوں کو ہی نہیں بلکہ بعض صاحبان کا بیان ہے کہ بعض سے

معصوم بچوں، بوڑھوں اور بے کس عورتوں کو بھی ہلاک کیا گیا تھا۔ کیا ان بیچاروں کا قصور

الغرض مجال تصور کیا جا سکتا ہے۔ مقدس سے عداوت کے علاوہ کون کام کیا ہوا اور واقعی

ان کو مگر بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کا کیا گناہ تھا۔

کس بود مرد ستمگار   چہ تواں کرد ما ظلم بیچارہ

خدا کی قسم کہ وہ سر میں انتقام لینا ہے جب تک خاتمہ نہ کیا جائے گا۔

جن ملک میں اسلام ہو وہاں جو لوگ [illegible] مسلمان [illegible]
اگر وہ لوگ [illegible] اور شعائر اسلام
کی مخالفت کرنے کو جائز قرار دیا جائے [illegible]
[illegible] اور مقدس گھر اس کا اپنا گھر ہے۔ اس کے اصل [illegible]
بعد اس صورت کو تبدیل کرے گا

[illegible]

اتفاق و اتحاد

تمام اسلامی فرقوں [illegible] اتفاق چاہتے [illegible]

[illegible]

[illegible] اتحاد کی [illegible] کے خلاف نہیں ہے۔ اسلام تو
تمام مسلمانوں [illegible] اتفاق [illegible]
[illegible] مسلمان [illegible] دین اسلام کے
ساتھ [illegible] کیا کس حالی [illegible]
[illegible] اسلام میں لانے کا علم نہ تھا۔ لا اکراہ فی الدین [illegible]
[illegible] بہت [illegible]
اس پر بھی یہ الزام کہ اسلام تلوار کی دھار سے پھیلایا گیا۔ یہ بالکل غلط بہتان اور [illegible] ہے۔
حضرات غیر قوم کے ساتھ جو ہندوستان کے طول و عرض میں آباد ہے۔ اس
سے ساتھ تعاون و اتحاد کا جو تحریک مسلمانان ہند کو [illegible] بیان ہوا گیا ہے۔ [illegible]
[illegible] دوستی و تعاون کی امید [illegible] اب ان مرزائیان و
[illegible] اسلام کا حال سنئے جو [illegible] اسلام اور سنت رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ اور [illegible] سے منحرف ہوگئے ہیں اور [illegible] کو جو جادۂ مستقیم اور
[illegible] اہل سنت مصطفوی پر قائم ہیں [illegible] اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں۔ افسوس [illegible]
[illegible] اسلام [illegible]

[illegible] حضرت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم ہیں۔ جن کے لئے یہ لوگ [illegible] رہے ہیں [illegible] کی صحبت سے بالکل [illegible]
ہیں

افسوس وہ [illegible] کو اتفاق کے لئے مجبور کرتے ہیں [illegible] اتفاق [illegible]
بالکل خلاف [illegible] اہل سنت و جماعت کی آبادی [illegible]
ہوگی۔ اور ہندوستان [illegible] مسلمان [illegible]
ہوں گے باقی [illegible] جو بالضرور [illegible] اتحاد [illegible]
اب ہندوستان [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] مرزا غلام احمد قادیانی [illegible]
پیغمبری کے بعد [illegible] پیغمبری کے دعوے [illegible] مرزا غلام احمد
پہلے سیالکوٹ کی کچہری میں [illegible] امتحان
جس میں ناکامی ہوئی۔ پھر آہستہ آہستہ [illegible] مسیح [illegible] مہدی [illegible] نبی [illegible]
خدا کا بیٹا [illegible] کرشن [illegible]
[illegible] آپ کو بھی [illegible] معلوم ہوگا کہ صادق نبی اور کاذب [illegible] فرق ہے مگر
چند ایک امتیازی نشانات میں بھی بیان کئے دیتا ہوں۔ اول سچا نبی کسی استاد کا شاگرد
نہیں ہوتا۔ اس کا علم لدنی ہوتا ہے۔ [illegible] مدرسہ سے تعلیم پاتا ہے۔ اس کی تعلیم [illegible]
خداوند قدوس سے ہوتا ہے۔ جھوٹا نبی اس کے خلاف ہوتا ہے۔ دوم سچا نبی [illegible]
کے چالیس سال گزرنے کے بعد ایک دم حکم رب العالمین [illegible]
ہے اور [illegible] رسول اللہ کے [illegible] دعویٰ کرتا ہے [illegible] آہستہ آہستہ
[illegible] نبوت [illegible] جو نبی ہوتا ہے وہ پیدائش سے ہی نبی ہوتا ہے۔ جھوٹا نبی [illegible]
کے برخلاف آہستہ آہستہ [illegible] دعووں کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ سوم حضرت آدم علیہ السلام
سے لے کر حضور خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تک جتنے نبی ہوئے تمام کے نام مفرد
تھے کسی سچے نبی کا نام مرکب نہ تھا۔ اس کے برعکس جھوٹے نبی کا نام مرکب ہوا۔

(اچھا یہ) مستحب ہی کوئی ترکہ نہیں چھوڑتا مستحب ہی کسی اولاد کو محروم الارث نہیں کرتا [illegible] ترکہ چھوڑ کے مرتا ہے اور [illegible] محروم الارث کرتا ہے۔

مرزائی جو مرزا غلام احمد کے پیرو ہیں، وہ مستقل جماعت ہیں۔ اس طرح وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے [illegible] ختم نبوت [illegible] کرتے ہیں۔ [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] غلام احمد کے بیٹے [illegible] ہیں۔ [illegible] اہل سنت [illegible] کس طرح اتفاق [illegible] [illegible] علیہ [illegible] نہایت [illegible] [illegible] غلامی کو چھوڑ کے [illegible] کی غلامی اختیار [illegible] ان کو مسلمان سمجھا جائے [illegible] [illegible] [illegible] اہل سنت و جماعت [illegible] اسلام [illegible] [illegible] [illegible] طوق غلامی بھی خواجۂ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سے گلے سے اتار دیا۔ اس پر طرہ یہ ہے کہ [illegible] کو کہتے ہیں کہ ان سے اتفاق کرو [illegible] سے مرتکب ہو رہے ہیں [illegible]

گلہ ہم سے ہے بے دلی کا [illegible] طریقہ ہے آشنائی کا

دوسرا گروہ ہندوستان میں [illegible] کا ہے جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ حالانکہ یہ نام قرآن پاک میں کسی جگہ نہیں آیا [illegible] اہل ایمان اور اہل اسلام کو [illegible] کیا گیا ہے۔ اس گروہ کی بھی ہندوستان میں بہت قلیل تعداد پائی جاتی ہے۔ اس جماعت کا بانی ایک شخص عبد الوہاب نجدی تھا۔ [illegible] نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں [illegible] [illegible] ایسے نازیبا کلمات کہے جو ناقابل بیان ہیں [illegible] [illegible] بھی [illegible] عقیدہ رکھتے ہیں۔ معاذ اللہ [illegible] رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] نبوت اور مقامات رسالت محمدی سے منکر ہیں۔ [illegible] حضور کی شان مبارک میں بے ادبی اور گستاخی [illegible] [illegible] کرتے ہیں۔

اسلام اللہ [illegible] محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے جس کو حضور سے

محبت ہیں جیسے حضور کی غلامی کا فخر ہے [illegible] [illegible] عشق یا محبت اور غلامی حضور [illegible] [illegible] [illegible] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حبیب رب العالمین کی محبت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لَا يُؤْمِنُ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ایمان والوں کے لیے تو حکم ہے کہ وہ ایمان لے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]

دین میں شیخ کرم علماء سے علماء کی توہین کرے۔ اس سے ہمارا کیا تعلق؟

مرزائی، جہال، وہابی، چکڑالوی، بہائی، بابی، رافضی، خارجی سب کو چھوڑ کر علیحدہ ہوگئے۔ ہم الزام ہم پر لگایا جاتا ہے کہ ہم ان سے اتفاق کیوں نہیں کرتے۔ [illegible] کیا حدیث شریف میں نہیں ہے کہ جو اسلام میں رخنہ [illegible] کرنے والا ہو، جو اسلام اور مسلمانوں کے حق میں جو کوئی رخنہ انداز ہو اس سے علیحدگی اختیار کرو۔ [illegible] وہ ان کی صحبت سے پرہیز کرو۔ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (ترجمہ) یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔ [illegible] میں حدیث شریف ہے [illegible] گروہوں سے [illegible] تعلق [illegible] نہیں ہوگا۔

ہم بالکل صاف صاف اور علی الاعلان کہتے ہیں، اور ہر وقت کہتے ہیں کہ ہم کو کسی سے کوئی پرخاش نہیں۔ کوئی ذاتی غرض یا ناراضگی نہیں۔ ہم سے بھاگ جانے والے ہم سے جدا ہو کر [illegible] میں جا گرے [illegible] اگر آج پھر واپس آ جائیں تو ہم ان کو گلے لگانے کے لئے تیار [illegible] خدمت کے لئے [illegible] ہیں۔ ہمیں کوئی کینہ و بغض ان سے نہیں ہوگا۔

کفرست در طریقت ما کینہ داشتن — آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن
ورا کنیم و ملامت کشیم و خوش باشیم — کہ در طریقت ما کافری ست رنجیدن

اتفاق و اتحاد کا راگ گانے والوں سے کہہ دینا چاہئے کہ یہ ان کو یاد نہیں ہے کہ حضرت سرور کون و مکان محبوب انس و جان [illegible] نے فرمایا ہے کہ میری امت کا اجتماع کبھی غلطی پر نہ ہوگا۔ حدیث شریف لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِيْ عَلَى الضَّلَالَةِ [illegible] کہ میری امت گمراہی پر مجتمع نہیں ہو سکتی۔ وہ ذرا چشم بصیرت سے کام لے کر دیکھیں اور سوچیں کہ امت کے سواد اعظم کا حصہ کس طرف ہے اور وہ کس طرف ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا ہے کہ حضور نے یہ بھی فرمایا ہے، جو شخص سواد اعظم کو چھوڑ دے گا وہ اصل دوزخ ہوگا۔ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ (ترجمہ) [illegible] جماعت کی

تابع ہی کرو۔ پس جو شخص جماعت سے جدا ہوا وہ دوزخ میں گیا۔

حضرت: فقیر نے دریں بیان سوچا ہے کہ آئے دن ہندوستان میں حشرات الارض کی طرح نئے مذہب پیدا ہوتے ہیں۔ فقیر کے دیکھتے دیکھتے ہندوستان میں وہابی، مرزائی، چکڑالوی، بابی، بہائی وغیرہ پیدا ہوئے۔ چکڑالویوں کی تعداد اس قدر قلیل ہے کہ ان کا شمار انگلیوں پر ہوتا ہے۔ چکڑالوی کسی سنت و حدیث حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو نہیں مانتے۔ قرآن پاک کے معنے اور تفسیر اپنی مرضی کے مطابق کرتے ہیں۔ [illegible] بتائیں کہ ان سے اتفاق و اتحاد عمل کس طرح ہو سکتا ہے۔ نہ تو وہ صحیح معنوں میں مسلمان دین اسلام کے عالم ہیں۔ نہ ان سے محبت اور تعلق رکھتے ہیں۔ اور نہ ان کے اعمال و افعال مطابق سنت ہیں۔

ان کے علاوہ دو گروہ اور قابل ذکر ہیں۔ ایک تو رافضی دوسرے خارجی۔ رافضی اصحاب ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر صوفیائے کرام کو گالیاں دینا اور تبرا کرنا باعث ثواب سمجھتے ہیں۔ خارجی اہل بیت کو تبرا کرنا باعث ثواب جانتے ہیں۔ کوئی ذی عقل و ہوش ایسے مذہب کو صحیح و درست سمجھ سکتا ہے جس میں گالیاں دینا اور دوسروں کو برا بھلا کہنا جائز و باعث ثواب خیال کیا جائے؟ اور اس پر طرہ یہ کہ ہم سے کہا جاتا ہے کہ ان سے سلوک کرو۔ سلوک کس سے کریں؟ ظالموں سے، دین میں رخنہ اندازی کرنے والوں سے؟ ہم سے نہ ہو سکے گا ایسے لوگوں سے۔ سبحان اللہ! ان سے تعلق کرنے والوں کا کیا یہ منشا تو نہیں ہے کہ ہم بھی ان سے مل کر گمراہ ہو جاویں، اور اپنا ایمان کھو دیویں۔ معاذ اللہ۔ خداوند کریم ایسے غلط مشورہ دینے والوں کو نور بصیرت، عقل سلیم، ایمان کامل عطا کرے۔ تاکہ وہ دیکھ سکیں کہ کون غلطی پر ہے اور کون صحیح ہے۔ جس سے اتحاد و اتفاق عمل ہو سکتا ہے۔ کونسے شخص مل کر صحیح کام کر سکتے ہیں۔ کیسا اتفاق و اتحاد صحیح نتیجہ نکالے گا اور کس اتحاد سے جنگ و جدال پیدا ہوگا۔

صحبت ناجنس گر دجال مشرشت عوض اہل صبا سست

آب را ایدری کوتاہی سرِ بد نام افگند و رفت

وسعتے کز درد ... باشد [illegible] ... واصحاب [illegible]

تاریخ اٹھا کر دیکھو تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آج سے صرف سو سال پہلے ہندوستان میں [illegible] کی وہابیت تھی۔ اور تمام ملکوں میں مسلمان اہل سنت و جماعت تھے [illegible] ہندوستان میں [illegible] قادیانی [illegible] سب اہل سنت و جماعت تھے [illegible] تمام دنیا میں [illegible] چلی تمام [illegible] سب حنفی [illegible] جب [illegible] ایک اور [illegible] جماعت سے [illegible] گئے ہیں [illegible] سب [illegible] بنتے ہیں [illegible] اتفاق اور مخالفت کرتے ہیں کہ اہل سنت و جماعت ہیں [illegible] مذہب اختیار کئے۔ اور [illegible] صراط مستقیم [illegible] دل سے [illegible] کر نااتفاقی پیدا کرتے ہیں محض تعصب اور ہٹ دھرمی ہے۔ [illegible] چاہتے ہیں اور شب [illegible] مانگتے ہیں کہ جتنے کافر دنیا میں ہیں [illegible] سب [illegible] مسلمان ہو جائیں۔ اور [illegible] اسلامی [illegible] حاصل کر کے [illegible] دونوں جہان میں سرخروئی حاصل کریں [illegible] کو [illegible] کے کافر بنایا جا رہا ہے۔

آریہ سماجی، جہاد [illegible] لاہور نے فقیر کی نسبت یہ لکھا ہے "اس [illegible] نے [illegible] ہندوؤں سے اسلام قبول کیا" گو یہ قصہ غلط تھی مگر [illegible] ہم [illegible] دعا کرتا ہے کہ فقیر کے ہاتھ سے بجائے پچیس ہزار کے خدا اسے پچیس لاکھ ہندو مسلمان ہو جائیں۔ [illegible] ہمارے دشمن تو ہماری نسبت یہ رائے ظاہر کریں۔ اور ہمارے بھائی ہم پر یہ الزام لگائیں کہ ہم مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں۔ یہ ہم پر صریح بہتان ہے۔ بلکہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ تمام کے تمام مرزائی، خارجی، [illegible]، بابی، [illegible] وغیرہ [illegible] عقائد باطلہ سے تائب ہو کر صحیح اسلامی عقائد کی جانب رجوع کریں۔ اور اہل سنت و جماعت یا سواد اعظم بن جائیں۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔ [illegible] سے تمام [illegible] اسباب کی تفریق دور کرو، [illegible] ساتھ [illegible]

س۔ [illegible] وہابی [illegible]

کوئی شخص اس بات کا ثبوت نہیں دے سکتا کہ اہل سنت والجماعت نے کسی شخص سے [illegible] ہوں وہ [illegible] سے نکل جائے۔ اس کے برعکس ان سب کو اپنے [illegible] کا فرض قائم کی گئی ہے۔ تاکہ وہ سب [illegible] کے ساتھ مل جائیں۔

[illegible] ثبوت [illegible] اہل اسلام [illegible] ایمان [illegible] رسالہ [illegible] قادیانی نے [illegible] [illegible] اس طرح اس نے اپنے خیال [illegible] تمام [illegible] بنا دیا۔ اس لئے کہ وہ مرزا غلام احمد کو پیغمبر نہیں [illegible] اہل سنت والجماعت کیوں [illegible] میں [illegible] ان [illegible] صحیح [illegible] سے حضرت [illegible] سے [illegible] تصدیق کر چکی ہے۔

تاریخ عالم اور سیر کی کتابوں کا مطالعہ کرنے پر یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے کہ اشاعت و تبلیغ اسلام کا جس قدر کام کیا ہے، وہ سب اہل سنت والجماعت کے پاک [illegible] بندگان خدا نے کیا ہے۔ جو کچھ [illegible] ان کی سعی اور انہی کے [illegible] و برکت سے ہوا۔ جس طرف [illegible] مردان [illegible] نے [illegible] فتح کیا [illegible] ان کے قدم پڑے۔ [illegible] ایسا ہوتا؟ [illegible] اور تمام صفات اور محبت رسول میں [illegible] کر چکے تھے۔ [illegible] حاصل [illegible] آلائش [illegible] کے [illegible] ان کو [illegible] کی طرف سے یعنی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا خطاب حاصل تھا۔ مگر افسوس کہ آج ان کا ایمان، ان کی [illegible] استقلال [illegible] ان کا علم و [illegible] ہم میں باقی نہ رہا۔

سبحان اللہ [illegible] کی [illegible] شان ہے [illegible]

[illegible]

تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ ترجمہ: [illegible] سستی نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور تم غالب ہو اگر تم ایمان لائے ہوئے۔ خداوند کریم کا وعدہ اس طرح بھی غلط نہیں ہو سکتا دوسری جگہ ارشاد ہے۔ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى۔ ترجمہ: تو مت ڈر بے شک تو غالب ہے۔ جب مومن کی یہ شان ہے کہ سب سے بلند اور سب سے اعلیٰ ہے کبھی ذلیل نہیں ہو سکتا، تو پھر یہ دیکھنا ہوگا کہ ہماری موجودہ پست حالت کا سبب کیا ہے اور کیسے دور نظر آئے گا کر

ہر حیثیت از اقامت ناصادر و عدم [illegible] اور مشہور [illegible] تو ہم کو سوچنا ہے

سوچئے کیا ایسے پاک اور مقدس [illegible] وعدے کے ہوتے ہوئے ہماری اس ذلت و نکبت و کیا وجہ ہے ہمارے ادبار و افلاس کا کیا سبب ہے۔ آخر اس عالمگیر عام قومی مصائب آلام، رنج و بلا کی کوئی وجہ تو ضرور ہے۔

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ تھا تو اس وقت مسلمانوں کی تعداد بہت قلیل تھی حضور کے بعد صحابہ کرام اور خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانے میں بھی مسلمان باقی اقوام کے مقابلے میں بہت کم تعداد میں تھے۔ یہ کیا وجہ تھی کہ انہوں نے [illegible] کا رخ کیا تمام عالم کو مسخر کر لیا۔ مملکتوں کو تہہ و بالا کر ڈالا۔ بڑے بڑے گردن کشوں کو مطیع و فرمانبردار بنا لیا۔ بڑے بڑے بادشاہ [illegible] مسلمانوں کے نام سے کانپتے تھے اور تمام عالم ان کے زیر فرمان تھا۔ یہ اس وقت تھا کہ اسلام کے سچے قلیل تعداد والوں میں [illegible] سرور عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوری شجاعت و ایمان [illegible] حالی ہمتی اور بلند نسب اسی وجہ سے [illegible] تمام عالم میں سند بنا دیا تھا اور ایک آج کا وقت ہے کہ باوجود [illegible] کے تمام اسلامی ممالک میں قریب چالیس کروڑ کے مسلمان موجود ہیں مگر باوجود اس کثیر تعداد کے وہ ادبار و ہلاکت اور ذلت و نکبت میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کی سلطنتیں غیر اقوام نے یکے بعد دیگرے برباد کر دیں [illegible] اموال کو تاراج کیا [illegible] کے علم کی دولت ان سے چھین لی گئی۔ [illegible] کی عزت جاتی رہی تجارت ان کے ہاتھ سے نکل گئی۔ اور وہ اقوام عالم میں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔

[illegible] سے [illegible] زوال و ذلت ادبار کی وجہ ہو رہی ہے۔ اسلام پاک اور مقدس مذہب ہے اصولوں میں ایسی کوئی چیز نہیں جس کی پابندی سے [illegible] یہی تو ایسے ہی پر جوش صاحب ایمان ہو سکتے ہیں۔ اور ان کے اصولوں میں ایسی کوئی کمی پیدا ہو سکتی ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ آج کے مسلمانوں کے اعتقادات بھی صحیح ہیں یا نہیں۔ کیا وہ ایمان و یقین ہمارے اندر پایا جاتا ہے؟ کیا ہم میں وہ محبت رسول اور اتباع سنت جو صحابہ میں عاشقوں کے درجے تک تھی اور شان محبوبیت پہنچاتی ہے پائی جاتی ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جہاں کا بادشاہ ہے [illegible] اپنے محبوب [illegible] ہو نے دیتا۔ اس لئے آؤ اسی [illegible] صحیح معیار پر اپنے اعتقادات اور اعمال، محبت اور [illegible] حال کو پرکھیں۔ ہم میں وہی محبت ہو جو صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین یا مشائخ [illegible] میں پائی جاتی تھی تو ہم کو محبوبیت اور مومن کی شان جو تمام عالم سے [illegible] ہے نصیب ہو سکتی ہے اور اگر ہم میں محبت رسول ہو اور اتباع سنت ہو ایمان صحیح ہو اور اعمال صالح ہوں اور نسبت صحیح حاصل ہو، تو پھر ہم مومن ہیں [illegible] "[illegible]" کے مصداق ہیں۔ اگر ہمارا ایمان صحیح نہیں [illegible] اعمال صالح نہیں [illegible] ذکر خدا کے نور سے دل کو روشن نہیں کرتے [illegible] نہیں رہتے، شعائر اسلام [illegible] نہیں رہتے تو پھر کیا عبادت سے [illegible] جستجو کی طلب [illegible] کس منہ سے عزت کی طلب [illegible] خداوند کریم کے وعدے کبھی غلط اور جھوٹے نہیں ہو سکتے ہم ہی ان وعدوں کے [illegible]

[illegible] کے تو حالات جیسے ہیں سب پر [illegible] اگر تو کسی قابل ہوتا [illegible] خداوند کریم قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى [illegible]

[illegible]

ترجمہ: اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے تنگ روزگار ہے اور ہم اُسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔ کہے گا اے رب میرے مجھے تو نے کیوں اندھا اٹھایا میں تو انکھیارا تھا۔ فرمائے گا یونہی [illegible] ہماری آیتیں تجھ تک آئی تھیں تو نے انہیں بھلا دیا اور ایسے ہی آج تیری کوئی خبر نہ لے گا۔

عزیزان [illegible] قرآن پاک وہ کتاب ہے جس کا [illegible] ایمان [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مسلمان [illegible]

[illegible] مسلمانوں نے بھی شعار اسلامی [illegible] [illegible] صحیح ہے [illegible] اعمال [illegible] غلط [illegible] بزرگان دین اور مشائخ عظام [illegible] ایمانی اور روحانیت [illegible] [illegible] [illegible] سے چھٹ گئی [illegible] [illegible] احکام سے منہ موڑ [illegible] دنیا تنگ کر دی گئی معیشت زندگی تنگ کر دی گئی سلطنت چھین لی گئی۔ عزت [illegible] دولت و جاہ و حشمت جاتی رہی [illegible] جلد ایسے لوگوں کو عاقبت میں بھی [illegible] اور قیامت کے دن ان کو اندھا اٹھایا جائے گا۔ تاکہ وہ دیدار [illegible] سے محروم رہیں۔

ہر کہ [illegible] قدرت [illegible] طالب [illegible] [illegible] دیدار

[illegible] دنیا میں آنکھوں [illegible] [illegible] آیات [illegible]

[illegible] بھلا دیا [illegible]

[illegible] عقل [illegible] [illegible] سوال [illegible]

[illegible]

[illegible] ابھی وقت ہے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ [illegible] بارگاہ عالی میں [illegible] دعاؤں کو [illegible] اضطرار [illegible] قبول کرنے کے لیے تیار ہے۔ ندامت کے آنسو بہاؤ گزشتہ گناہوں سے توبہ کرو۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

اصلاح

دیکھو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہر قسم کے عیب اور گناہ میں ہم گرفتار ہیں۔ ہر موقع کی رسومات [illegible] اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہم میں پائی جاتی ہیں [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے خلاف [illegible] [illegible] [illegible] ہوا دیا ہے۔

[illegible] اخلاق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بداخلاقی اور دوسرے جرائم ہماری ہی قوم میں [illegible] [illegible] [illegible] گانجا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ہماری سیاسی اور [illegible] حالت [illegible] [illegible] [illegible] سب سے پہلے ضروری ہے کہ ہم اپنی [illegible] اصلاح کریں [illegible] [illegible] بنیادی اصلاح اس کے ساتھ ہوتی جائے گی۔ ضروری ہے کہ ہر مسلمان [illegible] اپنی حالت کو درست کرے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

کر پہنچے تو [illegible] سے مناسب ہو کر حضور کے مقدس اسوۂ حسنہ کی پیروی اختیار کرتے [illegible] اس میں یقین [illegible] بات حاصل کرنے کی کوشش کرتے جس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سینوں کو منور کیا تھا۔ اور جو نور باطن آج بھی صوفیائے کرام کے سینوں میں آفتاب درخشندہ کی طرح چمک رہا ہے۔

[illegible] آپ [illegible] صرف [illegible] مقدس [illegible] محبوب [illegible] [illegible] علمائے [illegible] تعلیم [illegible] اگر [illegible] مسلمان [illegible] خدمت میں حاضر [illegible] ایمان [illegible] اہل سنت والجماعت کے مطابق [illegible] [illegible]

[illegible] ایمان و ایقان [illegible] رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کہاں سے حاصل ہو سکتی ہے [illegible] غلطی [illegible] جائے [illegible] صرف صوفیائے کرام اور [illegible] مشتاقان دربار سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے نصیب ہو سکتا ہے [illegible] لوگ جو سنت سے ناآشنا ہیں اور محبوبیت کی شان اور خلق محمدی سے ناواقف ہیں ان کے پاس بیٹھنے سے [illegible] صحبت کا ماحول ہوگا [illegible] صحیح آئینہ یا صحیح علم [illegible] سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ [illegible] باطن [illegible] منور ہوتا ہے [illegible] عالم کو منور کرتے ہیں۔ مگر جو خود ہی نور سے [illegible] خواہش [illegible] ہے، اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ ان عاشقان محبوب [illegible] کی غلامی اختیار کریں۔ اور ان کی خدمت میں حاضر ہو کر محبت رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ایمان کے حصول کی سرگرم کوشش کا اظہار کریں۔ تا کہ [illegible] دنیا و آخرت میں بہتری ہو سکتی ہے۔

شو ہمدم پروانہ تا سوختن آموزی | با سوختگاں بنشیں شاید کہ تو ہم سوزی

خود اسلام دین اور علم دین سے واقفیت حاصل کرو اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلاؤ۔ ان کو [illegible] اسلام حفظ کراؤ۔ [illegible] ان میں پکی عادت ڈالو۔ ان کو بزرگان دین اور علمائے دین کی صحبت سے لگاؤ۔ اپنے علمائے کرام کی عزت کرو۔

دنیا میں سوائے ہندوستان کے اور کوئی ایسا ملک نہیں ہے جہاں اپنے بزرگان دین کی توہین کی جاتی ہو جو اپنے بزرگوں کی عزت نہیں کرتا وہ دوسروں کی عزت نہیں پاتا۔ [illegible] علمائے اسلام کی جو ہماری دینی اور دنیاوی بہتری کا راستہ بتاتے ہیں اور جو پیغمبر علیہ السلام کے وارث ہیں، ان کی عزت و تکریم کیا کرو۔ ان کے مراتب کا لحاظ رکھا کرو۔ خوب یاد رہے کہ تمہاری قومیت کی عزت انہی کی عزت و تعظیم پر منحصر ہے۔ اس لئے علمائے دین کی تعظیم و تکریم تمہارا اولین فریضہ ہے۔

دنیاوی تعلیم

علم مومن کی کھوئی ہوئی چیز ہے جہاں سے ملے اس کو حاصل کرنا اس پر فرض ہے۔ اس لئے دنیوی تعلیم حاصل کرنا جو آج کل مروج ہے نہایت ضروری ہے، تاکہ اہل اسلام غیر اقوام کے دوش بدوش شاہراہ ترقی پر چل سکیں۔ کوئی قوم جب تک وہ زمانہ کے علوم سے واقف نہ ہو دوسری قوم کے مقابلہ میں ترقی نہیں کر سکتی۔ غیر حکومت وقت کے ماتحت ملازمت حاصل کرنے کے لئے بھی آج کل ان علوم میں مہارت اور تعلیم حاصل کرنی ضروری ہے۔ بدون تعلیم کے حصول ملازمت ممکن نہیں۔ اور ملازمتوں میں بھی اہل اسلام کو دوسری قوموں کے مقابلے میں تناسب حاصل کرنا بے حد ضروری ہے۔

رسوم بد

مسلمانوں کا ان تمام بری رسموں سے، جو اسلام کے مقدس اصول و ارکان کے منافی ہیں، بالکل کنارہ کش ہونا لازم ہے۔ بلکہ ایسی تمام [illegible] رسموں کو چھوڑ دینا چاہئے تمام رسوم بد سے توبہ کرنی چاہیے تمام عادات بد سے [illegible] صحیح اسلامی طریقہ اختیار کرنا چاہیے [illegible] [illegible] کا خطرہ ہے [illegible] [illegible]

... سے پہلے جس کا ارشاد ہے کہ ولا تسبوا [illegible] اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ترجمہ: اور فضول [illegible] بے شک [illegible] شیطانوں کے بھائی ہیں ۔

اُخوت و یگانگت

یہ مطلب [illegible] مسلمان مسلمان کا بھائی ہے [illegible] اپنے بھائی کو [illegible] اس کے عیب [illegible] اس کی عزت تمہاری عزت ہے۔ اگر تم اس کی عزت نہیں کرو گے [illegible] محبت [illegible] تمہارے پاس [illegible] نہ کر [illegible] مسلمان ہے [illegible] کے لئے دین اور ایمان [illegible] رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بہت زیادہ ہو۔ اس صورت میں [illegible] سب سے [illegible] رب کریم کی درگاہ [illegible] دنیا کی عظمت [illegible] کا معیار نہیں ہے۔ وہاں تو حکم [illegible] اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ترجمہ: بے شک اللہ کے یہاں تم میں [illegible] زیادہ پرہیزگار ہے [illegible] پرہیزگار [illegible] ہے [illegible] مسلمان [illegible] عزت [illegible] کا مستحق [illegible] جس طرح [illegible] سرکار [illegible] غلام ہے اسی طرح وہ بھی سرکار دو عالم کا غلام ہے۔

من [illegible] جز تو ناشناسم ۔۔۔ بندۂ بارگاہ [illegible]

تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ رب العزت کا فرمان ہے۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ ترجمہ: مسلمان مسلمان بھائی ہیں [illegible] کے حقیقی بھائی ہونے کا [illegible] دوسرے [illegible] کو [illegible] لگانا [illegible] رہے کہ اگر ایک مومن [illegible] دیکھ کر [illegible] اس سے محبت سے پیش نہیں آتا یا اس کے دل میں [illegible] مومن کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر رنج و غم پیدا نہیں ہوتا تو سمجھنا چاہیے [illegible] اس کے ایمان میں کمی ہے۔ مومن کو مومن سے محبت اور اخوت لازمی ہے۔

تمام اہل سنت و الجماعت سے [illegible] کرنے کے لئے [illegible] دنیا [illegible] قائم کی گئی ہے۔ تاکہ اہل اسلام کے دلوں میں صحیح اسلامی [illegible] پیدا ہوں [illegible] رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ان [illegible] صحیح [illegible]

میں جاری کیا جائے تاکہ قرآن پاک کی مقدس تعلیم پر [illegible] صحابہ [illegible] تابعین کی طرح عمل کرنے کی راہ دکھائی جائے۔

غرض یہ کہ بغیر [illegible] دین [illegible] دنیا کی فلاح [illegible] ناممکن ہے [illegible] حضرت سرور کائنات فخر موجودات [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس غلاموں کی [illegible] کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ صدق دل اور خلوص [illegible] کے ساتھ [illegible] صمدیت کی حضوری میں حاضر ہو کر اپنے گناہوں سے تائب ہوں۔ اور بالخصوص سرکار [illegible] یاد رکھیں [illegible] مہربانی اور عنایات کے حصول [illegible] مشکل ہے۔

[illegible] حق [illegible] عاصیان حق

[illegible]

ہمارا ہی لقب ہے دو جہاں میں اہلِ سُنّت کا

ذیل میں وہ نظم درج کی جا رہی ہے جو حضرت حکیم سید نذر اشرف اشرفی صاحب فاضل کچھوچھوی نے آل انڈیا سنی کانفرنس منعقدہ ۱۶ مارچ تا ۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء میں پڑھی جس سے سامعین میں ایک جوش و ولولہ پیدا ہو گیا۔

یہ مجلس اہلِ سنت کا ہے منظر شان و شوکت کا
ذرا دیکھے کوئی اس وقت چہرہ میری حسرت کا

یہ جو تبلیغِ دینِ حق ہے یا کرتی ہے رحمت کا
پیالہ سبق ہے یا تماشہ اس کی قدرت کا

سمجھ سے جو سمجھتا ہی نہیں کہ جذبہ دل کو
یہ جوش و ذوق کی حالت ہے یہ عالم ہے مسرت کا

لگا ہے جلوہ سے تا نیر قلبی اپنے سینے سے
کہ ہر شی تر انکھڑا ہو شیدہ ہے مدحت کا

بڑھا دے سطوتِ جمہوریت کو اے مرے خالق
دکھا دے صورتِ مقصود صد قرابی وحدت کا

ابھی اتحاد باہمی کی دھاک ہو وقت م
ہو تبصرہ چار سو آل انڈیا سنی جماعت کا

ابھی جوش یہ بجے ہو ہائے جوش سودا کا
یہاں کا دور ہو سے زمانے آئے شہرت کا

بھی پالک ہو یہ مجلس اعزِ حق ذاتی سے
چراغ بزمِ قومی رخ ہو یکجہتی محبت کا

ہمیں سے درست بار دی، حکمت عالم کی گئی ہے
ہماری ہی لقب ہے دو جہاں میں اہلِ سنت کا

ابو بکر و عمر، عثمان و حیدر سے سبق پایا
صداقت کا عدالت کا مروت کا سخاوت کا

در حقیقت سا ہو گیا ہر سو فروغ مست بیضا
ہوا بخشش بطور نقشہ یہ کس کے فیضِ صحبت کا

شبانہ ہیں سا ہوتی ہے چمک ہر تجلی کی
حضور ہمارا سب یہ کس نبی کے صورت کا

حقیقت کے سرخ زیبا سے پردہ اٹھا گیا سارا
مزہ ملنے لگا دل کو شریعت سے طریقت کا

اٹھے میں پئے سا غر ہے وحدت پلا ساقی
کرم کی ہے گھٹا چھائی اٹھا ہے ابر رحمت کا

دربار پاک نبی پر ہر جا بار دو کا مجمع ہے
رواں میں موج زن ہے شوق روحانی بہاروں کا

جھکا ہے سر ہمارا نام لکھ سے سرفروشوں میں
ابھی سب ہو گئے حامد تری دست عنایت کا

خدا وہ ہو تری درگاہ میں اسلام آیا ہے
سنا ہے تیرے در پر فیصلہ ہے آج قسمت کا

لٹے دولت مگر قائم رہے اسلام کی سطوت
ہٹے دنیا مگر ہو وہ رہے اعزاز رحمت کا

ہمارا حسن عادت دیکھ کر یا رب کہے دنیا
یہ اک نام ہمارا ہو جو تجربہ کرامت کا

ہمارا شور ہو کونین کی عزت کا سرمایہ
ہمارا ورد ہو یا رب خیر و مال و دولت کا

کہاں ہیں جامع اور فاضل کہاں ہیں مرشد کامل
علاج اگر کریں اسلام کے درد مصیبت کا

جو مشکل گرد مشکل ہے تو فکر کر بیٹھ جانا ہے
سوال عالم کیا ہیں دین کی صعب قیامت کا

عداوت عالماں ہو تا رہی رسوا دشمن چھوٹا
دقیقہ کوئی باقی ہے روایت کا عزیمت کا

ضرورت کے موافق دین کی کرتا ہے جو خدمت
وہی عالم ہے شہادوں سے تبلیغ و روایت کا

بتایا ہے ہمیں انداز صاحب پیمبر نے
سلوک معرفت ہے نام مذہب کی کفایت کا

کدھر ہیں مال اور ادھر کدھر ہیں بال و پر اب
ذرا اطلاس دیکھیں آکے اپنے ملک و ملت کا

کوئی عریاں کوئی گریاں کوئی افتاں کوئی حیراں
عجب عالم ہے غربت کا عجب نقشہ ہے حیرت کا

معاذ اللہ یہ دست بد گمانی کے دھوکے میں
گدائی آج جیتی ہے حبیب حق کی امت کا

حیات کت کے ویاں سلم ڈھونڈتے جاتے ہیں
یہ اک ادنیٰ سا قصہ ہے مسلمانوں کی شامت کا

جماعت کی یہ حالت ہے کہ لاکھوں ایسے مسلم ہیں
جو پڑھ سکتے نہیں پوری طرح کلمہ شہادت کا

بہا دے قوم کو یا رب یہ دشمن بیداری
مٹا دے اُن کے چہرے سے اثر پردہ غفلت کا

خدا کے واسطے بیدار ہو جاؤ مسلمانو
کہ ہے یہ وقت حیرت کا دما غیرت حمیت کا

کہیں ایسا نہ ہو مل گور کے تاریک گوشے میں
ملے موقع جواب منادی مرسل کو شکایت کا

یہ کیا بندہ نوازی ہے حدود دہر تیرے صدقے
کوئی ایک تحفہ ہے تری درگاہِ عظمت کا

ابھی یہ [illegible] اگر [illegible] سجدہ کرتا ہے
تری [illegible] جام [illegible] خدمت کا

بہت بیتاب ہیں قومیں بہت اسلام مضطر ہے
یہی جد و [illegible] حرکت کا

مٹے [illegible] بہار [illegible]
[illegible] نکہت کا

[illegible] قوم [illegible]
[illegible] دولت کا

[illegible]
[illegible] علامہ [illegible]

مجھے کہتے ہیں سب کامل [illegible] حاصل ہو
مگر [illegible] دعا گو ہوں میں اپنے ملک و ملت کا[1]

---

[1] ماہنامہ اشرفی کچھوچھہ شریف، ضلع فیض آباد، اپریل ۱۹۳۵ء، ص ۳ – ۶

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی تجویز تقسیم ہند اور آل انڈیا سنّی کانفرنس

دسمبر ۱۹۳۰ء کا حضرت علامہ اقبال کا تاریخی خطبۂ الٰہ آباد جو بعد میں قیامِ پاکستان کی اساس بنا، اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھنے والے ہندوؤں اور ان کے ہم نوا کانگریسی علماء کے لئے پیغامِ مرگ سے کسی طور کم نہ تھا۔ چنانچہ ہندوستان بھر کے کانگریسی اخبارات نے علامہ کی اس تجویز کے خلاف پروپیگنڈے کی ایک منظم مہم شروع کر دی۔ مخالفت کا یہ طوفان اس قدر زوردار تھا کہ ہمالہ سے راس کماری تک علامہ اقبال کے افکار کی تائید میں کوئی مؤثر آواز سننے میں نہ آتی تھی۔ بقول چوہدری خلیق الزماں "خود مسلم لیگ کے حلقوں میں بھی بے رخی اور لاتعلقی کی کیفیت پائی جاتی تھی"[1]۔ لیکن چونکہ علامہ مرحوم کی یہ تجویز علماء اہلِ سنّت کے دل کی آواز اور ان کے اپنے افکار کی ترجمان تھی لہٰذا انہوں نے نہ صرف یہ کہ علامہ کی تجویز کی بھرپور اور صحیح تائید کی بلکہ کانگریسی [illegible] کے گمراہ کن پروپیگنڈہ کے توڑ کے اقدامات بھی کئے۔ اس سلسلہ میں آل انڈیا سنّی کانفرنس کے خصوصی ترجمان

---

[1] ماہنامہ ترجمان، [illegible] کراچی، اگست ۱۹۹۱ء، ص ۴۲

السواد الاعظم مرادآباد کا گرانقدر قابل صد ستائش ہے جس سے صدر بانی اصل حضرت مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی، عالم عمل اس مذہبی کانفرنس کی زیر سرپرستی اس تحریک تشہیر کے لئے گرانقدر کام کیا

سواد اعظم ماہ شعبان ۱۳۴۹ھ جنوری ۱۹۳۱ء کے شمارہ میں شائع شدہ مضمون کا ایک عکس درج ذیل ہے

السواد الاعظم

گول میز کانفرنس اور ہندوستان کا مستقبل

گذشتہ سے گول میز کانفرنس کی طرف دنیا کی نگاہیں لگی ہوئی تھیں بہت لوگوں کی توقعات اس کے ساتھ وابستہ تھیں اور وہ انتظار کر رہے تھے کہ ملک کی قسمت اس موقع پر کیا فیصلہ کرے بہت لوگ خاموشی سے سانس روکے ہوئے تھے گول میز کانفرنس کے قائم ہونے کا وقت آگیا اور پہنچ گئی وہیں بہت نگاہیں لگی ہیں اور جب گول میز کانفرنس منعقد ہوئی اور اس کا افتتاح ہوا تو اس کے ساتھ انتظار زیادہ ہوگیا کہ دیکھئے ملک کا کیا فیصلہ ہوتا ہے یہ لوگ سمجھے تھے کہ گول میز کانفرنس ہندوستان کے لئے مفید اور نقصان دہ ثابت ہوگی اور دنیا کے خیال اس کی طرف مختلف تھے لیکن ہر ایک گروہ اور جماعت اس کی کارروائی دیکھنے کے منتظر تھے یہ کانفرنس جو لندن میں منعقد ہوئی ہندوستان کے مسائل پر بحث ہوئی اور ایک حد تک ختم بھی ہوگئی مسلمانوں نے اس کانفرنس کے ساتھ ابتدا ہی سے نہایت مستقل روش اختیار کی انہوں نے حقوق میں سرگرمی دکھائی

شاہ گاندھیوں کے طرفدار ہندو اور دوسرے کے درمیان بالکل الگ تھا مذہب وہ ایک جماعت میں جس نے ہر مستحق حقوق کے لئے جامہ سے باہر ہو گئی تھی جو ہر وقت گول میز کانفرنس کی مخالفت کر رہی تھی وہ جس سے اس کی سب امید ملتی تھی جب افتتاح کیا تھا افتتاح کے وقت ہندو بھی سمجھتے تھے کہ گول میز کانفرنس کی بات کے لئے کچھ ہندوؤں کی بات میں پیش کرنے اور برابر رکھنے کی قابل ہے کہ ایک طرف تو وہ گول میز کانفرنس کے مخالف ہے اس حالت میں خوب سرگرمیاں کیں اور دوسری طرف لندن میں جا کر مسائل پیش کئے ہندوؤں نے اس پر نظر ڈالی کہ ہندو کیا تماشا کر رہے ہیں اور انکا کیا طرز عمل ہے جگہ جگہ سے صرف ہو رہا کہ ولایت میں گول میز کانفرنس منعقد ہوئی اور اس میں ہندوستان کے لئے کوئی فائدہ نہ ہوا گیا وہیں جو حفظ حقوق کے لئے وہاں موجود رہ سکے ضروری ہے

کانفرنس کے دوران میں ہندو مسلمانوں سے مسلم ہندو کی طرف سے طرز عمل رکھا اس کی طرف ضروری ہیں دیکھیں یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ ہندوؤں نے کسی بھی مسلم حقوق کی مخالفت کی ہے اور جس قوم کے وہ نمائندے تھے ان کے مفاد کا خیال کرنے والوں میں رہا اسی پر ہم ہمیشہ سے چوکنے ہوئے لیکن ہندو ذہنیت کا رنگ بدل گیا ہے اور اب وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہندوستان انگلینڈ مل کر دنیا کی آزادی پوری ہوگی اب پھر ہندوؤں کا فرض ہے اور مسلمانوں کی طاقت منتشر ہوگی مسلمانوں کے لئے یہ وقت بڑے تدبر اور دانائی سے گزارنا ہے مطالبات حقوق کے لئے بھی مستعد رہنا ہے اور مستقبل کے لئے بھی تیار رہنا ضروری ہے جو کچھ تدابیر ممکن ہیں اور اعتدال کا متعلق ہو سکیں کیا ہیں اور استحکام کا سلسلہ مستقل قاعدے کے پیش کرنے رہنا بھی لازم ہے وہ جیسا کہ ان کو کام کی دنیا میں چاہئے اپنی جماعت کو مضبوط رکھیں ہر طرح کے ضعف و کمزوری کا علاج کریں ہندوؤں نے کسی مرحلہ پر بھی مسلمانوں کے حقوق تسلیم کرنے کی ہمت نہ کی جب آج مسلمانوں کے حق کا اظہار کیا ایک قوم کو گوارا نہیں ہے تو اس سے یہ امید کرنا کہ وہ برضا و رغبت حقوق دے گی بیکار ہے کرے گی ہندو ذہنیت کی خام خیالی ہی ہے اب تو وہ ہندو پرست اصحاب بھی جو آنکھ بند کر کے ہندوؤں کی ہاں میں ہاں ملاتے تھے شاید تسلیم کریں گے کہ ہندوؤں کی موجودگی میں کوئی ملک ترقی نہیں کر سکتا ہندوؤں کی بہت سی واقعات نے یہ بات ظاہر کر دی کہ ہندو ذہنیت مسلمانوں کی بقا کو

کی الف ہے کہ کسی صریح مصلحانہ بات کو جس سے مسلمانوں کو بھی کچھ نفع پہنچ جانے وہ منظور کرنے کو تیار نہیں۔ ڈاکٹر اقبال کی رائے پر کہ ہندوستان کو دو حصوں پر تقسیم کر دیا جائے ایک حصہ ہندوؤں کی ریاست ہو دوسرا مسلمانوں کے، ہندوؤں کو [illegible] پڑھ گیا آیا یہ ہندو، جماعت کو وہ یکسو سے ظاہر ہو چکا کیا یہ کوئی ناانصافی کی بات تھی مگر جس سے [illegible] مسلمانوں کو کوئی فائدہ پہنچتا تو ہندوؤں کو بھی [illegible] سب سے [illegible] کیا [illegible] سب کی [illegible] ہندوؤں کو [illegible] نہیں [illegible] ہیں، یہاں کیا صرف نظر آیا [illegible] کہ مسلمانوں کی [illegible] ایک صورت اس [illegible] انھیں [illegible] [illegible] کیا [illegible] لانے کا یکسان ہندو اس وقت بھی [illegible] بات ابھی [illegible] ہیں [illegible] مسلمانوں کو بھی معلوم ہو اس حالت میں بھی اگر کوئی مسلمان [illegible] جماعت [illegible] کا کلمہ [illegible] اور اس کی [illegible] مزید وہ [illegible] کرے تو [illegible] افسوس [illegible] اس وقت [illegible] حضرات [illegible] کام کرتے [illegible] دم کر بیٹھے [illegible] مسلمانوں کی طرف سے [illegible] مطالبہ ہو اور [illegible] اعمال [illegible] کا علم [illegible] گروہ [illegible] جماعتیں مذہبی یا کسی دوسری حیثیت سے مسلمانوں کے تحفظ حقوق کے لیے کوئی تدبیر ہو [illegible] کام کرنے والی جماعت کو مطلع کر دیں [illegible] کام نظم سے ہونا چاہیے [illegible] اس میں اگر [illegible] تو [illegible] آواز کی [illegible] زیادہ مفید ہوگی۔

حاشیہ: [illegible] ۱۹۳۸ء [illegible] ہندوستان کو [illegible] کیا گیا۔ [illegible] جماعت کی [illegible] خوب [illegible] کتاب "تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم" [illegible] پروفیسر محمد مسعود احمد [illegible]

مرتب

خطبۂ صدارت

آل انڈیا سُنّی کانفرنس منعقدہ بدایوں ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء

حضرت امیر ملّت پیر سیّد جماعت علی محدّث علی پوری علیہ الرحمۃ

امیر ملت علیہ الرحمۃ نے اپنے صدارتی خطبہ میں ملکی و ملی مسائل کا تجزیہ جس طرح فرمایا، اس سے آپ کی قومی ہمدردی اور مذہبی غیرت کا اظہار نمایاں طور پر سامنے آتا ہے۔ آپ نے اپنے خطبہ میں جو کچھ فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) کفرستان ہند میں بہ حیثیت تبلیغ کی ضرورت ــــــ حضرت شہاب الدین محمد غوری، قطب الدین ایبک اور خواجہ غریب نواز اجمیری جیسے صوفیا کے نقش قدم پر چل کر۔

(۲) علماء و روحانی رہنماؤں میں اتحاد کی ضرورت اور ان کی ذمہ داریاں ــــــ فکر و تدبر، قربانی و ایثار، خشیت الٰہی۔

(۳) غیر اللہ سے ڈرنے والا عالم، علم و انسانیت سے عاری ہے۔

(۴) مسجد شہید گنج کی تحریک میں علماء کی ذمہ داریاں۔

(۵) برصغیر کے مسلمانوں کے مسائل اور ان کی ضروریات، ترقی کی راہیں ــــــ [illegible]

طلاق، خلع، امداد و اعانت، بیرا لقاء ——— اوقاف و مساجد و مقابر کی حفاظت و صیانت

۶۔ علماء و حکام کی حالت زار، رشد و ہدایت کا انتظام ——— مکاتب ابتدائیہ و مدارس حلقہ میں اہلِ ... کے نظام۔

۷۔ مقامات مقدسہ کے احترام و تحفظ و مطالبہ وہابیت و نجدیت کا مسئلہ ہیں

۸۔ مسلمانوں کی معاشی حالت و بہبودی کے لئے بیت المال کا قیام

۹۔ مسلمانوں کی باوقار زندگی کے لئے سیاسی تحریکات اور ضروریات اتحاد بین المسلمین، معاشی ذرائع، تجارت کی اہمیت، اور طریق کار، اسراف و تبذیر سے احتراز۔

خطبہ صدارت کا عکس "سیرت امیر ملت" سے حاصل کر کے درج کتاب کیا جا رہا ہے۔

خطبۂ صدارت

آل انڈیا سنّی کانفرنس بدایوں (یوپی)

منعقدہ ۱۹۳۵ء / ۱۳۵۴ھ

امیر ملت سید جماعت علی محدث علی پوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ الذی خلق الانسان وعلمہ البیان و نعم علیہ بانواع النعیم و لطائف الاحسان و فضلہ علی سائر خلقہ بتعلیم القرآن۔ و الصلوٰۃ و السلام علی النبی الرحمٰن سیدنا و غوثنا و نبینا و کریمنا و رحیمنا و مولانا محمد المحبوب عند الملک و الدیان۔ وعلی آلہ و اصحابہ نجوم الایمان۔ و الائمۃ المجتہدین و الاولیاء الکاملین نجوم الایقان و عرفان۔ و تابعیہم الی یوم الدین بالاحسان

اما بعد ایہا العلماء معشر ... [illegible]

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے انسان کو پیدا کیا اور اس کو بیان کی تعلیم فرمائی اور ہر قسم کے انعام اور احسان سے مالامال فرمایا ... تمام مخلوقات پر قرآن کے ساتھ فضیلت عطا فرمائی اور درود و سلام ... [illegible]

و [illegible] اور ہمارے رسولِ کریم اور ہم پر مجسم رحمت تھے اور ہمارے آقا محمد [illegible] حبیب اور دیگر رسولوں سے
ساتھ مبعوث فرمائے گئے اور آپ کی آل پر درود و سلام اور اصحاب پر جو کہ ایمان کے چاند ہیں و
ہدایت کرنے والے [illegible] اور اولیاء کاملین پر جو کہ یقین [illegible] عرفان کے روشن ستارے ہیں اور
ان پر جو احسان کے ساتھ ان کے تابعدار ہوئے اہلِ قیامت کے دن تک بعد حمد و صلوٰۃ کے
علمائے عظام و [illegible] حاضرین [illegible]

سلام علیکم [illegible] کہ اس نے مجھے [illegible] توفیق [illegible] دی [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] اسلام و [illegible] کی [illegible] حالت [illegible]
کر [illegible] اور [illegible] مسعود [illegible] کا [illegible] ہے کہ ہم
کسی حال میں بھی [illegible] کوشش نہ کریں۔

محترم [illegible] یہ آپ کی [illegible] ہے کہ آپ [illegible] یا [illegible]
وہی [illegible] میں [illegible] ممتاز [illegible] رحمت فرما رہی ہے۔ آپ علماء ہیں۔ آپ کی راہ میں [illegible]
ہیں آپ [illegible] فرمائیں [illegible] آپ کی [illegible] ایک [illegible]
میں [illegible] ہے [illegible]
خطاب کو کامیاب ثابت کرنے کی توفیق دے [illegible]
[illegible] اور اسی پر توکل ہے۔

عزیزو! اس وقت جب میں نے مسجد شہید گنج لاہور کی واگذاری کے لئے [illegible]
قوم کے سامنے پیش کی تھی میرے پاس [illegible] وقت تھا کہ میں [illegible] کر کچھ عرض کرتا لیکن
اس کا کیا علاج کہ [illegible] طریقت نے مجھے اجمیر شریف بلایا اور ارباب شریعت نے مجھے [illegible]
حاضر ہونے کو کہا [illegible] کہ طریقت و شریعت میں بہ نگاہ حقیقت قطعی کوئی فرق نہیں
[illegible] اتحاد [illegible] ہو جائے اور دونوں اپنے اختلافات و
[illegible] سے بے نیاز و بالاتر ہو کر متحدہ مقاصد کے حصول کے لئے یک قالب
و یک [illegible]

[illegible] ان میں حاضری اس لئے بھی مفید [illegible]

[illegible] ہے [illegible] کا ایک [illegible] حق [illegible]
[illegible] مشہور [illegible] صاحب [illegible] سیاسی [illegible]
[illegible]
[illegible] توحید کا علم بلند کریں [illegible] باقی [illegible]
[illegible] کردوں۔

ہم [illegible] جامی [illegible] محبت کا [illegible] ہے یہی
علمائے کرام! اسلام میں آپ کا مقام بہت بلند ہے لیکن [illegible] منصب [illegible]
[illegible] جو عالم اپنے فرض سے غافل ہے [illegible]
ہو سکتا ہے [illegible] اس کا نام کاٹ دیا جاتا ہے [illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible]
[illegible] عالم اور [illegible]
[illegible] قوم کے [illegible] آشکار ہوتے ہیں [illegible] کا فرض ہے کہ قوم کی مشکلات کو
حل کرنے میں [illegible] کام [illegible] اگر وہ اس
[illegible] سے غافل رہتا ہے تو اس کا [illegible] قیامت [illegible] ہوگا۔

عالم کا وصف [illegible] ہے اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا ترجمہ
[illegible] یہ آیت [illegible] الفاظ میں بیان کر
رہی ہے کہ عالم صرف خدا سے ڈرتا ہے خشیت الٰہی اس کا حسن ہے۔ غیر اللہ سے ڈرنا
شریعت و طریقت میں [illegible] ہے۔ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

[illegible] شرک در خوف مضمر دیدہ است

اگر [illegible] کے [illegible] سے [illegible] اس کے سامان حرب و ضرب [illegible] کر
حق کی حمایت [illegible] وجود [illegible] کے لئے ننگ ہے۔ اگر
[illegible] کسی [illegible] تو [illegible] ہو جائیں گے۔

یا سعودیوں میں اس کا دوست ارکم ہو جائے گا؟ ان سے متعلق روایتیں ملیں گی تو [illegible] کہ وہ
[illegible] بخش کر دینا کافی ہے۔ وہ علماء میں جاہل ہے اسے کہو کہ اپنے ایمان کی تجدید کرے۔
کیا علماء کو معلوم نہیں کہ لاہور میں مسجد گرا دی گئی ہے؟ کیا مسجد پر کسی غیر مسلم کا قبضہ جائز ہے؟ یاد رکھو، اگر تم نے [illegible] مسلمانوں [illegible] ایک مسجد [illegible] منہدم و معزول [illegible] تو ہمیں [illegible] ان مسائل کی [illegible] میں جا بیٹھیں گے منبروں پر [illegible] مسائل بیان کرتے [illegible] وقت جبکہ ایک [illegible] کر دیا ہے جس پر ہر عالم کے [illegible] کہ کسی مسجد پر غیر مسلم کا تصرف [illegible] حرام ہیں۔ جمعیت العلماء اس کا [illegible] اپنے ہاتھوں میں لے جو علماء اس پر دستخط [illegible] کرے۔ علماء کرام کو اس کی قدر [illegible] میں اور درست نہیں سمجھتے وہ ترکیبوں کو سمجھایا جائے کہ [illegible] اسلامی عالم کو مسجد کی [illegible] حمایت [illegible] کریں۔

جہاں کہیں بھی کوئی مسجد ہے وہ [illegible] ہے اس بیت اللہ کی [illegible] [illegible] حضرت [illegible] ارشاد [illegible] کی الصدق ہے

وہ دنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا | خلیلؑ ایک معمار تھا جس بنا کا
ازل سے مشیت نے تھا جس کو تاکا | کہ اس گھر سے اُبلے گا چشمہ ہدیٰ کا

بیت اللہ عرب میں ہے۔ جس کی نسبت حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیات کا ارشاد و تسلیم [illegible] ہے کہ "أخرجوا اليهود والنصارى من جزيرة [illegible]" یعنی جزیرۂ عرب سے یہودیوں اور عیسائیوں کو نکال دو۔

اے علمائے دین! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ سلطان عبدالعزیز ابن سعود نے پاس انگریز کمپنی عرب کی زمین میں معدنیات [illegible] سے چشمے معلوم کرنے کے لئے ٹھیکہ دیا ہے؟ اس کی حمایت کرنے [illegible] عرب سے کچھ فاصلے پر حبشہ کا ملک ہے، وہاں حکومت [illegible] ظلم ڈھا رہی ہے؟ اس لئے کہ وہاں [illegible] ہے اور ملک کو اپنی [illegible] [illegible] جہازوں کے [illegible] کیا [illegible] کسی [illegible] اگر کہیں بیٹھنے کی اجازت دے دی جائے تو [illegible] کیا وجہ ہے

ابن سعود کی [illegible] کے خلاف صدائے احتجاج بلند نہیں کی جاتی؟ یہ وہ موت [illegible] کا [illegible] نہیں [illegible] سیاست کا سوال ہے۔ اگر کسی کو ابن سعود کا وظیفہ المبارک سے روک رہا ہے تو [illegible] کہ اللہ کے اس فرمان پر توجہ [illegible] ارشاد ہوتا ہے ولا تشتروا بآياتي ثمنا قليلا (اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑی قیمت مت لو) اور ثمن قلیل کیا ہے [illegible] تاکہ رب العالمین کی درگاہ سے اجر جزیل حاصل ہو جائے۔

میری بات پر کان نہیں دھرتے تو علماء ہی سے پوچھو کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مدینہ کا کیا حال ہے [illegible] کام [illegible] ہوتے [illegible] مدینہ طیبہ کے [illegible] کی گٹھلیاں [illegible] ہیں۔ کیا [illegible] کیا شریعت کی رو سے جو مسلمان [illegible] کا [illegible] کہا جا سکتا ہے [illegible] عالم [illegible] راشدین کی [illegible] رسول کی [illegible] ہیں:

[illegible] ارشاد ہوتا ہے۔ فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم الخ [illegible] آپس کے جھگڑوں میں [illegible] کیا اس [illegible] کی رو سے آپ پر [illegible] فرض [illegible] ایکٹ [illegible] شریعت کے مطابق ہوں [illegible] طلاق، خلع، ارتداد، وراثت، نکاح، ہبہ وغیرہ [illegible] ہندوستان [illegible] تبدیل نہیں ہو رہی؟ [illegible] تبدیلی کا [illegible] سکتا ہے؟ صحیح ہے کہ اس [illegible] لانے کے لئے [illegible] ضرورت ہے [illegible] کا قیام شرعی تجویز نہیں؟ کب تک حجروں میں بیٹھے رہو گے؟ میں ہر عالم سے عرض کرتا ہوں کہ [illegible] جیسے حکومت [illegible] کے [illegible] عظیم ملت کا خیال [illegible] حقیقت نہیں رکھتا۔

ضروری ہے کہ ان مقاصد کے لئے آپ ملک کی پالیسی آئین و قوانین سے بھی استفادہ کریں۔ جس کی اولی صورت یہی ہے کہ ہر کونسل میں آپ کی قوم کو ٹھوس اور مضبوط حیثیت حاصل ہو۔ اس کے لئے "جداگانہ نیابت" ایک ضروری حق ہے جس سے اس وقت دست بردار ہو جانا مہلک ہے۔ کونسلوں میں جاؤ۔ اپنے حقوق کی حفاظت کرو۔ شرعی قوانین کو ملحوظ رکھو۔ اوقاف کی حفاظت کرو۔ مقابر و مساجد کو اغیار کی دستبرد سے بچاؤ۔

یاد رکھو کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی [illegible] اپنی عزت جیسی ہے کہ آپ معلوم ہو جائیں [illegible] آپ میں جوش ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ کی مالی حالت بہتر ہو۔ مال و دولت، سلطنت و ثروت کی تجارتیں سب ہم سے چھن چکی ہیں۔ علاوہ اس کے دولت کمانے اور بچانے کی ضرورت ہے۔ دولت کمانے کا بہترین طریقہ "تجارت" ہے۔ تجارت میں [illegible] ہندوستان میں ممکن ہے کہ آپ مسلمان مدد کا فرد ہی سے سود [illegible]۔ آپ کی قوم کاشتکار ہے۔ آپ کی قوم کاریگر ہے۔ آپ کی قوم [illegible] اس کی دولت، اس کی صنعت، اس کی محنت سے فائدہ غیر اٹھاتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ کاشتکار تجارت بھی کریں یعنی اپنا مال خود بیچیں۔ [illegible] کی دکانیں خود رکھیں۔ کاریگر اپنی مصنوعات خود فروخت کریں۔ دولت بچانے کے لئے لازمی ہے کہ آپ ہر حیثیت سے اسراف سے بچیں۔ اور یاد رکھیں کہ قرآن کی رو سے مسرف [illegible] اور مسرفین شیطان کے بھائی ہیں۔

یہ ہے وہ مختصر پروگرام جس پر عمل پیرا ہو کر آپ فلاح دارین حاصل کر سکتے ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خطبۂ صدارت

مسند [illegible] مصباح الحسن مودودی سجادہ نشین پھپھوند شریف [illegible] قدس سرہ

آل انڈیا سنی کانفرنس پھپھوند ضلع اٹاوہ

۸ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ / ۱۱ فروری ۱۹۴۶ء

صدارت: حضرت مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی

دیگر مقررین: صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، صدر الشریعہ محمد امجد علی اعظمی، مولانا محمد عبد الحامد بدایونی

انتخابات ۱۹۴۶ء کی نزاکت و اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے آل انڈیا سنی کانفرنس کی غرض و حیثیت، جماعت کے نصب العین اور طرز عمل کی وضاحت کرتے ہوئے قیام پاکستان کی ضرورت، کانگریس کی مخالفت اور اسے شریعت [illegible] ثابت کرتے ہوئے مولانا سید مصباح الحسن نے جو کچھ فرمایا اس کا ملخص یہ ہے:

(۱) بلاد ہند میں [illegible] وہابیت کے خلاف علمائے اہل سنت کی مساعی جمیلہ کا تذکرہ۔

(۲) [illegible] کے فتنوں کی داستان۔

(۳) [illegible] "متحدہ قومیت" کا [illegible] مسلمانوں پر مسلط کرنے والوں کا کردار

* تقاریر کے لیے صفحہ نمبر ۳ ملاحظہ فرمائیں۔

٤۔ [illegible] اشتراک و اتفاق پیدا کرنے [illegible] کے متعلق سنی [illegible] کا طرز عمل
[illegible] —— ناگفتہ [illegible] کے [illegible] سے متعلق ہو جاتے ہیں۔

٥۔ سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد کا خلاصہ —— علماء و مشائخ کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
موجودہ [illegible] میں —— طرز عمل

٦۔ [illegible] مسئلہ پاکستان کے سلسلہ میں سنی اکابر کی صف اول کی مجاہدانہ
[illegible] خدمات کا جائزہ

٧۔ ہماری کانفرنس [illegible] نوعیت [illegible] جمعیت کے علاوہ [illegible]
سیاسیات میں اس کا مقام

تحریک پاکستان کے اس نازک دور میں یہ خطبہ عام مسلمانوں کی راہنمائی
کے لئے ۱۳٦۵ھ / ۱۹۴٦ء میں اہل سنت برقی پریس [illegible] مرادآباد سے شائع
کیا گیا تھا [illegible] تاریخی خطبۂ صدارت کے سرورق کا عکس بھی پیش
خدمت ہے۔

۱۔ [illegible] سکندری رامپور نے اپنے شمارہ ٥، جلد ۳۸ [illegible] اپریل
[illegible] میں مذکورہ خطبہ من و عن نقل کیا تھا۔

۲۔ اصل نسخہ کا فوٹو اسٹیٹ پروفیسر محمد ایوب قادری [illegible] فراہمی
کے لئے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ (مرتب)

۷۸٦

خطبۂ صدارت

جو

حضرت مولانا مولوی سید شاہ مصباح الحسن صاحب

مودودی مدظلہ صدر جماعت استقبالیہ سنی کانفرنس پھپھوند
ضلع اٹاوہ
نے

۸ ربیع الاول شریف ۱۳٦۵ھ کے اجلاس سنی کانفرنس پھپھوند
میں پڑھ کر سنایا

(مولانا حکیم ظفرالدین احمد صاحب نے چھپایا)

اہل سنت برقی پریس محلہ بازار دیوان مرادآباد میں
چھپا

خطبہ استقبالیہ

سُنّی کانفرنس بچھرایوں منعقدہ ۸، ۹ ربیع الاول شریف ۱۳۶۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وآلہٖ وصحبہٖ و

اولیاء امتہٖ وعلماء ملتہٖ اجمعین۔

حضرات علمائے کرام و مشائخین عظام!

میرے اور مسلمانان ضلع اناوہ کے لئے آپ حضرات کا بچھرایوں جیسے خطہ میں تشریف لا کر اپنے افکار عالیات و حیات مذہبی کی دعوت کی خاطر دور دراز سفر کی صعوبتیں برداشت کرنے کے باوجود تشریف لانا باعث ہزاراں برکات ہے۔ میں صمیم قلب کے ساتھ آپ سب لوگوں کی خدمات میں ہدیۂ تشکر و امتنان پیش کرتا ہوں اور مجلس استقبالیہ کی طرف سے ان فروگزاشتوں پر معافی خواہ ہوں جو آقامت کے اوقات میں پیش آئی ہیں۔ آج آپ حضرات کی آمد اور ورود مسعود کے مناظر میں ایک ایسے وجود باجود کی تشریف آوری کی جھلک پا رہا ہوں جنہوں نے حضرت قدس مولانا تاج الفحول قدس سرہ سے انوار و تجلیات اور آستانۂ عالیہ قادریہ بدایوں کے فیض علمی سے مالا مال ہو کر بارگاہ حضرت مولانا فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادۂ روحانی کو پا کر ضلع اناوہ کے خطہ میں تشریف لا کر یہاں سے دینی ضلالت و غفلت، تاریکی و جہالت کو دور کر کے مشعل ہدایت روشن فرمادی اور اس جدوجہد سے قصبہ کو علم و عرفان کا مخزن بنا دیا اور آج یہ انڈیا سنی کانفرنس جس پیام و دعوت کے لئے سرگرم عمل ہے اس کا اولین نقش قائم فرما کر ہزاروں گم کردہ راہان منزل کو راہ ہدایت پر لگا دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ حضرات کی آمد سے جو مسرت ہمیں ہے اس سے کہیں زیادہ خوشی اپنی قبر منور میں جلوہ افروز ہونے والے شیخ محمد ثانی حضرت مولانا شاہ سید عبد الصمد صاحب مودودی کو یقیناً ہو گی کیونکہ جس دور میں حضرت اقدس نے سرزمین بچھرایوں کو قرار دیا وہ دور تھا جبکہ بے دینی و لامذہبی ابتدائی زندگی کے ساتھ سامنے آ رہی تھی، مگر آج کا حال اس، سنی کے مقابلہ میں اپنے گندے ماحول کے ساتھ پوری ملت اسلامیہ کے لئے تباہ کن ہے اس وقت کفر و زندقہ اپنی محدود طاقتوں سے آراستہ ہو کر اسلام کو زائل کرنا چاہتا تھا لیکن اس وقت کی حالت یہ ہے کہ کفر، شرک، الحاد اور ارتداد کے بادل سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ اس دور میں وہ اپنے بر قعہ پوش تھے جو اپنے منہ پر معاذ اللہ دین اسلام کی چادر ڈال کر دعوت اسلام کی بجائے شرک و کفر میں وعام و متحدہ قومیت کا دیو مسلمانوں کے دماغوں پر مسلط کرتے، مگر اس وقت بھی ستر و مقلد کی طرح معدودہ چند مخصوص افراد بد عقیدگی و بیدینی کی تعمیر کا آغاز کرنا چاہتے تھے لیکن سواد اعظم اور جمہور اہل سنت کے عزائم نے ان فتنوں کا استیصال فرما دیا۔ آج کا دور ہی ہلاکت آفرینیوں کے ساتھ جس ہیئت میں مرقعہ کو پیش کر رہا ہے اس سے ہر فرد مضطرب و بے حال نظر آتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ قوموں کی بقائے حیات کے لئے تاریخ نے ہر زمانہ میں ایسے حوادث پیش کئے ہیں اور ایسے مواقع پر حضرات علمائے حقانیین نے کمربستہ ہو کر باطل کا مقابلہ کیا ہے اور علمائے کلمۂ حق فرمایا ہے۔ پس موجودہ دور فتن میں بھی ماضی کے آئینہ میں سبق مل رہا ہے کہ ہم سب مخصوص اجزاء اہلسنت ایک مرکز پر مجتمع ہو کر بارگاہ رسالت مآب سے [illegible] حاصل فرما کر میدان عمل میں نکل آئیں اور ملت اسلامیہ کو وہی پیام دیں جو ان کے اسلاف نے دنیا کو پہنچایا۔ علمائے

کرام و مشائخین عظام نے جس طرح ہر سختی و صعوبت کا مقابلہ کر کے اپنے مذہب و دینیت کو برقرار رکھا، ان کے خلاف بھی ان ہی مضبوط ارادوں سے اٹھیں اور طبقۂ اہلسنت کو گرداب بلا سے نکال لیجانے کی کامیاب سعی شروع فرمادیں۔

مقام مسرت ہے کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے عالی قدر ناظم حضرت صدر الافاضل مولانا الحاج محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی دامت برکاتہم اور کانفرنس کے دو صوبے کے اکابر کارکنان نے تین سال سے حوادث کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد سنی کانفرنس کی تشکیل کا مبارک قدم اٹھایا اور آج بحمد للہ ہر صوبہ کے صدر شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ اور سنی کانفرنس کی اہمیت و ضرورت کا احساس طبقۂ اہل سنت میں پیدا ہوتا جا رہا ہے۔

لیکن اس عرصہ میں بعض وہ عناصر جو طبقۂ اہلسنت کو ایک شیرازہ میں منسلک ہوتے دیکھنا پسند نہیں کرتے اور یہ چاہتے ہیں کہ باہمی افتراق و انتشار قائم رہے اور ہماری جماعت کا پیار کرنی متحدہ علماء نہ ہو وہ مختلف انواع حیثیتوں سے سب کتہ زنی فرما رہے ہیں۔ میں سب سے پہلے تو اس طرز عمل کے اختیار کرنے والوں کے طریقۂ تنقید کو دیکھتے ہوئے اپنے اکابر سے صرف اسی قدر گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے مقاصد حقہ کی تبلیغ و استحکام کا احساس کئے بغیر جاری رکھیں، ان شاء اللہ مستقبل قریب میں جو ہم سے بعید ہیں قریب آجائیں گے کچھ وہ لوگ ہیں جو سیاسی میلانات و رجحانات اور قومی تحریکات میں منہمک ہو کر سنی کانفرنس کو اپنے دماغوں میں ایک ایسی جماعت سمجھے ہوئے ہیں جو ہلاکت و افتراق کا باعث ہوگی، مجھے حیرت ہے کہ یہ تخیل کیونکر پیدا ہوا، بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد کا مطالعہ نہیں فرمایا ہے، سنی کانفرنس کے اہم ترین مقاصد کا ملخص یہ ہے کہ (۱) طبقۂ اہلسنت و علماء و مشائخین کو ایک صف میں منسلک کرنا (۲) حامیان اسلام طریقت کو حضرت

صوفیائے متقدمین میں حضرت سلطان الہند عطائے رسول خواجۂ خواجگان سیدنا معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اجمیری کے طریقۂ تبلیغ پر منظم کرنا (۳) مکاتب و مدارس و مساجد کی تنظیم کرنا (۴) مدارس کے لئے یک مشترک نصاب تیار کر کے عمل کرنا (۵) جاہل مسلمانوں میں تبلیغ و اشاعت دین کرنا (۶) مسلمانوں کو ارتداد و بے دینی سے بچانا (۷) مسلمانوں کی اقتصادی و سیاسی حالت کو درست کرنے کی تدابیر اختیار کرنا (۸) مسلمانوں کو احکام اسلام کی روشنی میں ان کی حیات قومیہ کے لئے راہ عمل پیش کرنا۔ مذکورہ بالا مقاصد پر نگاہ رکھنے والا بدرجہ اولیٰ سمجھ سکتا ہے کہ ایسے مقدس اغراض و مقاصد پیش کرنے والی سنی کانفرنس کی تشکیل و ترقی کس طرح ملک و ملت کا نقصان رساں ہو سکتی ہے آج ہندوستان میں جس قدر اور جتنے ناموں سے جماعتیں قائم ہوتی رہی ہیں ان کے وجود و آغاز پر اگر کوئی اعتراض نہیں ہے تو آخر اہلسنت کی تنظیم کرنے والی جماعت پر لرزہ کیوں طاری ہو رہا ہے

میں معترضین و نکتہ چیں حضرات کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ سنی کانفرنس کا کارواں اب بڑھ چکا ہے، جو قدم خدائے برتر کی نصرت سے متحرک ہو گئے ہیں اب ان کی جنبش رک نہیں سکتی، وہ مردان سنی کانفرنس کی ہمتیں معترضانہ تنقیدات سے پست نہ ہوں گی وہ اپنے اغراض و مقاصد کے حصول و کامیابی کی دھن میں لگے رہیں گے

سیاسیات حاضرہ

عصر حاضرہ میں مسلمانان ہند کی سیاسیات نے سنہ ۱۹۴۰ء سے جو کروٹ بدلی ہے اور مسئلہ پاکستان یعنی قیام حکومت اسلامیہ کا جذبہ عوام و خواص میں پیدا ہو رہا ہے اس نے ہمارے طبقہ علمائے اہل سنت کو مجبور کیا ہے کہ وہ بیٹھ کر صرف مطالعہ کی

کیا بلکہ ہمارے جماعت کے محترم علماء مجاہد حیثیت سے روز اول سے اس مذہبی تحریک کا منہ موڑتے ہوئے ہیں اور کانگریس جیسی ہندو جماعت کے مقابلہ پر دس سال کے طویل دور سے بے پناہ خدمات انجام دے کر کانگریس کی ہر تحریک ناکارہ کر چکے ہیں، ایسی جماعت کے افراد کا تعارف مقصود نہیں بلکہ یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ صرف ہمارے طبقہ کے علماء و مشائخین ہی جن کی مسلسل مدد ہی سے مسلم لیگ اپنے مقاصد میں کامیاب نظر آ رہی ہے اور یہ وہ وقت ہے جس پر ہماری جماعت افراد نے انتہائی قربانیاں پیش فرمائیں، مرکزی اسمبلی کے حلقہ انتخاب میں وہ کون سا رقبہ تھا جہاں ہمارے امیدوار نے نمایاں انجام نہیں دیئے، اور صوبہ جاتی انتخابی مہم ہی کی الحمدللہ صحیح اس میں موجود ہیں... اور کانگریس کو علاقہ جات مخالفت میں شکست دینے کے لئے "آل انڈیا سنی کانفرنس سے تعلق رکھنے والا ہر بزرگ اپنی نہایت بیش قیمت خدمات انجام دے رہا ہے، میں ان حالات و خدمات سے ظاہر ہو رہا ہے کہ سنی کانفرنس پاکستان اور مسلم انتخاب میں الحمدللہ نمایاں کام کر رہی ہے، اور اس کی اہانت قدرشناس نگاہوں میں روشن ہے۔

الحمدللہ کہ سنی کانفرنس کے سامنے اسلامی حکومت کے تصورات ہی نہیں ہیں بلکہ وہ اپنے پاس ایک مکمل دستور عمل رکھتی ہے جو مستقبل قریب میں مسلمانوں کے سامنے پیش کرے گی، وہ دستور عمل ایک ایسا دستور ہوگا جو آیات بینات و احادیث نبویہ اور احکام فقہیہ کی روشنی میں مغربی تہذیب اور عددی رائے کی کثرت و قلت کی شمار گنتی سے بے نیاز ہوگا، جس پر بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے فرد کا عمل کرنا ناگزیر ہوگا۔

آل انڈیا سنی کانفرنس کا اجلاس بنارس ان شاء اللہ سنی دنیا میں ایک ایسا تاریخی اجتماع ہوگا جو اپنی نوعیت اور مسائل کی اہمیت کے لحاظ سے بے مثال دیا دگار ہوگا جس میں ہندوستان کے ہر گوشہ کے حضرات علماء و مشائخین شرکت فرمائیں گے، میری دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اس کانفرنس کو اپنے تمام مقاصد میں کامیاب کامران فرمائے اور طبقہ اہل سنت کی تنظیم و اتحاد کے رشتہ کو یہ کانفرنس مضبوط کر دے۔

میں آخر میں مجلس استقبالیہ کی طرف سے ایک بار پھر تمام اکابر علماء و مشائخین کے ورود مسعود پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

خطبۂ صدارت

رئیس المتکلمین البوالعلماء سید محمد اشرفی محدث کچھوچھوی قدس سرہ

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس

۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ / ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء

قیام پاکستان کی منزل کو قریب تر کرنے اور اعلام اہل سنت و جماعت کے اجتماعی موقف کی وضاحت وتائید اور سنیت کی تنظیم کی شوکت کے اظہار کے لئے پانچ سو مشائخ علماء سات ہزار علماء نے رضا کاروں اور دوسرے ہزاروں سنیوں نے اجتماع میں شرکت کی۔ اس معرکۃ الآرا خطبہ میں حضرت محدث کچھوچھوی قدس سرہ نے اپنے فصیح و بلیغ انداز میں جو کچھ ارشاد فرمایا اس کی چند جھلکیاں آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ گردوپیش دنیا کے وقتی مسلمانوں پر نئے مظالم اور حالات دریا پر ہونے کا عمل

۲۔ سنی کانفرنس کے انعقاد کے لئے بنارس کا انتخاب کیوں ——— برصغیر کے وسط بنارس اور اس کے نواحی علاقوں میں اسلامی معابد مقابر اور شعائر کی کثرت، گویا حواشی جادہ ہیں۔ وسط اگر ہے یہیں سنی سیاست و اقتدار، ادب وتمدن اور علم و عرفان کے تہذیبی نشانات ہیں۔

(۳) عالم اسلام کی مظلومیت ——— بیت المقدس میں یہودی فتنے، فلسطینیوں پر بے رحم یہودیوں کے مظالم، انڈونیشیا پر جنگ کا تسلط۔

(۴) ہندوستانی فتنے ——— سنیوں کو ختم کرنے کے مختلف حیلے بہانے سی پروہ

کا قیام امکان کذب اور امکان نظیر کے جال، ختم نبوت کی حفاظت صریح اور مدح صحابہ کے پردے میں قدح صحابہ

۵ تبلیغ اور اسلام کا تعلق ——— مسلمانوں کا ہر فرد مبلغ ہے، بادشاہ رعایا سوداگر مزدور ——— سب مبلغ اسلام

۶ اسلامی زندگی کا وسیع مفہوم ——— محنت و مشقت، اہل و عیال کی پرورش، صنعت و حرفت، تجارت، خلق کی خدمت، مدرسہ، بزم ——— سب عبادت ہیں

۷ قانون سازی صرف اللہ اور رسول کے اختیار میں ہے۔ ہمارا غیر اسلامی قانون مثلاً حلع بل، وراثت بل ایکٹ سب صحت ہیں۔

(۸) تعلیم کی ضرورت، مدارس دینیہ کی تنظیم کے ساتھ انگریزی خواں حضرات کے لئے دینی تعلیم کا انتظام، سیاسیات، اقتصادیات، تاریخ و عمرانی علوم کی تدریس کا انتظام ——— اس مقصد کے لئے ہر بستی، خانقاہ، شہر علوم کا ادارہ ہو ——— ہر محفل میلاد اور عرس مقدس بزم تبلیغ ہو

(۹) دور حاضر کی ضروریات ——— سنی پریس، سنی وقف کی حفاظت، نوجوانوں کے لئے ورزش کا اہتمام

(۱۰) مسلمانوں کی ترقی کے لئے ان کی موجودہ حالت کے گوشوارے مرکز میں موجود ہونے ضروری ہیں جس میں ان کی تعلیمی حالت، مالی حالت، قرض کی صورت میں اس کی مالیت اور اس کی ادائیگی کے امکانات، ہر علاقہ میں مدارس و مساجد کی تعداد، والوں کے گوشوارے وغیرہ کا اندراج ہو۔

(۱۱) پاکستان کا مفہوم اور اس کی شرعی ضرورت ——— قیام پاکستان پر اعتراضات کے جوابات، پاکستان کی اچھوتے انداز میں تاریخ۔

(۱۲) مسلم لیگ اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے پروگرام میں فرق ——— مسلم لیگ

مسلمانانِ ہند کے لئے علیحدہ وطن کی طلب ہے ——— لیکن سنی کانفرنس کا نصب العین اور طرزِ عمل اسلامی سلطنت ——— پاکستان ——— کے قیام کے ساتھ ساتھ پورے ملک میں خلافتِ راشدہ کی طرز کی حکومت قائم کرنا، گویا اس کے سامنے مقاصد وسیع تر اور دور کی وسعت کے ہیں۔

۳۔ آل انڈیا سنی کانفرنس ——— مسلم لیگ کے مطالبۂ پاکستان کی بے دریغ تائید کرے گی اور مسلم لیگ مذہبی امور میں سنی کانفرنس کی راہنمائی قبول کرے گی۔

۴۔ آل انڈیا سنی کانفرنس اب ہی شرکت کیجائے علماء و مشائخ کا قافلہ تنظیم ہی ہو گا

یہ جماعت اسلام و مسلم ہیں دبا ——— بلکہ یہ سیاسی ادارہ ہی اسلام و مسلم حالیہ ہی جماعت ہے ——— اسلامی طرزِ فکر کے مطابق چلنے والی درگاہوں اور علماء و مشائخ کی تنظیم اور کام ہوا دیں کا ہے۔

یہ تاریخی خطبہ[1] (خطبۂ صدارت جمہوریہ اسلامیہ) جس کا ایک ایک حرف حضرت محدث کچھوچھوی کی پاک نظری اور تصوف سے عشق کا ترجمان ہے، ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء میں مولانا ظفر الدین احمد نے اہلسنت برقی پریس مرادآباد سے چھپوا کر شائع کیا تھا۔ آئندہ صفحات پر مذکورہ تاریخی خطبے کا عکس پیش کیا جا رہا ہے۔

[1] دبدبۂ سکندری سے یہ چھ مختلف شماروں ۲ مئی، ۷ مئی، ۴ جولائی، ۵ جولائی، ۲۲ جولائی، السواد الاعظم ستمبر ۱۹۴۶ء، میں اس تاریخی خطبہ کو من و عن نقل کیا تھا۔ مرتب

[illegible]

فروغ حقائق اور فنائے باطل کی سنہری جوہر ہدایت [illegible]

خطبۂ صدارت

جمہوریہ اسلامیہ

جو

حضرت حامی سنت ماحی بدعت مجدد السادات محی الدین بیں المسلمین مولانا الحاج ابو المحامد سید محمد صاحب محدث اشرفی جیلانی کچھوچھوی صدر جماعت منتخب جمہوریہ اسلامیہ دامت برکاتہم نے

آل انڈیا سنی کانفرنس

کے بے نظیر عدیم المثال تاریخی اجلاس منعقدہ ۲۷ تا ۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء بمقام بنارس ہزاروں علماء و مشائخ اور لاکھوں حاضرین کے عظیم الشان مجمع میں پڑھ کر سنایا اور مجمع نے لفظ لفظ پر جوش نعرہ ہائے تحسین و مرحبا و نعرۂ تکبیر سے فضائے بنارس گونج اٹھی اور بہت سے جملوں کے بار بار اعادہ کی درخواست کی گئیں، اکابر علماء نے اس خطبہ کو آل انڈیا سنی کانفرنس کا شاہکار قرار دیا

باہتمام حضرت مولانا مولوی محمد ظفر الدین صاحب اہلسنت برقی پریس مراد آباد [illegible]

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ الہ العالمین رب العالمین الرحمن علی عبادہ الرحیم لمن کان لہ الخوف من
حالی مغضوب ولا مرحوم مالک یوم الدین اللّٰہم بک نؤمن ایاک نعبد
وایاک نستعین اہدنا الصراط المستقیم طریق اہل السنۃ والجماعۃ والحق و
المتقین صراط الذین انعمت علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء و
الصالحین غیر المغضوب علیہم من الیہود والمشرکین ولا الضالین من
النصاری واہل الضلال والمبتدعین [illegible] یا غیاث المستغیثین
ویا اکرم الاکرمین والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی من ارسل
الی کافۃ الخلق بشیرا ونذیرا وداعیا الی اللّٰہ باذنہ وسراجا منیرا فاتانا
بالشرع المتین والقرآن الحکیم بینات [illegible] والہدی فظہر بہ غیوب
الاشیاء والقلوب تنویرا کانہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
حبل اللّٰہ وعروتہ الوثقی ونعمتہ الکبری جعلہ اللّٰہ تعالیٰ للخلائق اجمعین
ظہیرا من اعتصم بہ فقد نجی ومن خالفہ فقد غوی فلن یجد لہ ولیا
ولا نصیرا وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واولیاء ملتہ وعلماء امتہ والشہداء
محبتہ صلاۃ وسلاما ابدا بادہر یا کثیرا کثیرا۔ اما بعد

مشائخ کرام علمائے عظام محبان اسلام [illegible] درد دل رکھنے والی جماعت میں آپ کا
یہ مجمع [illegible] اس زمانہ [illegible] میں [illegible] مجلس منتخب کی صدارت کی خدمت

کے لیے میرا انتخاب قابل شکوہ ہے یا لائق تشکر ہے اس کا فیصلہ مجلس ہی جانتی ہے۔ آج
میں قسمت پر ناز کر رہا ہوں کہ یہ مقدس جماعت میرے لیے بالکل ایسی ہے کہ آپ نے [illegible] کو
[illegible] مجاہدین [illegible] گئے ہیں ایک فریدی کو بزرگوں [illegible] صاحب صدر [illegible] نہیں مجھے
[illegible] شعبان ۱۳۵۵ھ مطابق [illegible] ۱۹۳۶ء کی تاریخیں [illegible]
[illegible] کا عظیم الشان [illegible] تھی [illegible] کے حقیقی [illegible] کا [illegible]
تھا اور [illegible] صدر مجلس منتقل ہو کر حضرت [illegible] شیخ الاسلام حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا
خاں صاحب قبلہ قدس سرہ کا تاریخی خطبہ صدارت [illegible] جس کا [illegible]
[illegible] رکھتا ہے [illegible] جس کی [illegible]
[illegible] آنکھوں سے دیکھی [illegible] کے [illegible]
[illegible] کو یاد کر کے آج [illegible] ہے کہ کاش ہم [illegible]
[illegible] اور کاش [illegible] اسلام کو ہم اسی دن پہنچ گئے ہوتے تو آج ہم کتنے
[illegible] اسلام کی [illegible] کو [illegible]
[illegible] سے محفوظ رہتے [illegible] کا [illegible] حضرت
[illegible] اسلام کو [illegible] گم کر چکے ہیں
حضرت [illegible] سے [illegible] چاہتا ہے کہ [illegible] سے [illegible] تمہید
عرض کی جائے اور منتشر قصورات کو ایک نقطہ پر جمع کرنے کے لیے [illegible] کے جوہر دکھائے
جائیں اب تو یہی [illegible] کی گردش [illegible] کا [illegible]
[illegible] والا آفتاب [illegible] تاریکیوں [illegible] کا [illegible]
[illegible] کی بے کسی [illegible] دشمنوں کی چالاکیاں [illegible]

۴

کی سرزمین [illegible] انسانی [illegible] پڑھ کر ضمیر فروشوں کی مدد کا
[illegible] اسلام [illegible] دیکھ لینے [illegible] ہمارے علماء
دین کی قوت ہیں [illegible] ایک مست کی زنجیر میں
[illegible] کی آنکھوں [illegible] ہی چھپ جائے۔
[illegible] علماء و جہال تحت الامام، ہم سے
[illegible] کو [illegible] فرما دیا تھا [illegible] وقت
عطا فرمائیں [illegible] ہماری دلنوازی کی آپ کے [illegible] بھی ہوگی
کہ [illegible] آپ کی [illegible] ہم سے [illegible]
پرچم لہرا دیا۔ ہمارے بچے [illegible] کا سایہ آج ہمارے سروں پر [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible] آپ کو اپنی جان [illegible] اپنی عزت کو
آپ کے سپرد کر کے فخر کرتے ہیں کہ آپ [illegible] حق کے [illegible] جس کو ہم
پاس ہیں آپ نے یاد رکھا [illegible] جس سے ملک [illegible] کی غفلت آپ نے گوارا نہ کی آپ رسول
پاک کے نام لیوا [illegible] پاک جس کے ناموس [illegible] کا پرچم ہاتھوں میں اور جس کے
[illegible] کی آنکھوں میں اور جس کے [illegible] کے لئے [illegible]
آپ نے جس [illegible] کے گلے [illegible] رسول پاک
کی [illegible] کی ناک میں لگ گئے ہیں [illegible] کے قدم پر ہم اپنی [illegible]
[illegible] کی تنظیم [illegible] ایک مسلم قوم پر
[illegible] کے سوا کوئی چارہ کار
نہیں۔ [illegible] چاروں طرف [illegible] اور ان دامنوں میں پناہ لیں

۵

جن کو ہمارے مقدس اسلام نے ہمارے لیے پناہ گاہ بنایا ہے۔ ہمارے [illegible] بالکل
صحیح طور پر [illegible] کی طرح تھے ورنہ ہندوستان سے بلکہ ساری دنیا سے کٹ چکے تھے
[illegible] کہ ہم آپ کو [illegible] نہ دے سکیں گے [illegible]
کے سایہ کے سوا ہمارے پاس نہیں ہے [illegible]
[illegible] ہم تک [illegible] نہیں سکے آپ [illegible]
تو ہماری حالت عجیب تھی آپ کی عظمت کا [illegible] ہمارے سامنے تھا [illegible]
شرمندہ [illegible] ہماری سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ہم آپ کو کیا منہ دکھائیں۔
[illegible] ایک ایسی [illegible] گویا جسم میں جان نہیں [illegible]
[illegible] خود بخود شرمندہ [illegible] دور سے [illegible]
[illegible] حسرت بھری نگاہیں
[illegible] چھپ گئے [illegible]
کی [illegible] آنکھوں میں سما گیا [illegible]
[illegible] اہل حق کو اعلان حق سے روکے
[illegible] حاصل [illegible]
[illegible] ہماری عقیدت کی دنیا کا ذرہ ذرہ کہنے لگا کہ حق پرست اور مقدس
[illegible] ہماری رہنمائی
کے لیے ہمارے رہنما [illegible] آئیں گے [illegible] یقیناً [illegible]
[illegible] دیکھنے والو دیکھو کہ آج ہمارے رہنما [illegible]
ہندوستان کے گوشے گوشے سے [illegible] ہمارے اطلاع کے

[illegible] میں [illegible] کی [illegible] میں سے [illegible] عظیم [illegible] پہنچی کہ آج تک [illegible]
نہ کبھی نہیں دیکھی [illegible] حیرت کرتا رہیگا

[illegible] کہ آپ [illegible] حیرت [illegible] سے [illegible] جا بجا گیا کہ ہم نے
[illegible] انتخاب کیوں کیا [illegible] ہم [illegible] ملک کے [illegible] سب کو یہی
جواب [illegible] دیکھیے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ بنارس ہندوستان کا [illegible]
[illegible] کے [illegible] ہے۔

[illegible] بنارس [illegible] اور پچھم سے آنے والوں نے دیکھا کہ بنارس ہی سے متصل وہ
[illegible] اسلامی [illegible]
[illegible] پورب [illegible]
[illegible]
[illegible] بنارس کے [illegible] کی قائم کردہ [illegible] بتاتی ہیں کہ یہ [illegible]
مسلمانان ہند کی نگاہ [illegible] مرکز توجہ رہا ہے اور اس شہر [illegible] رکھتا [illegible]
کی [illegible] بنارس کے [illegible] کی زینت وہ مسجد ہے جو حضرت عالمگیر کی [illegible]
ہے اور وہ جامع مسجد ہے جس کی [illegible] تاریخ کا عظیم [illegible]
[illegible] جہاں [illegible] خطبہ کی [illegible] مستقل [illegible]
[illegible] لال قلعہ [illegible] بنارس [illegible] بنارس کا ایک محلہ
بھی ایسا ہے [illegible] گنج شہیداں [illegible] شہر سے جس طرف نکل جائیے کوئی نہ کوئی مسلم
[illegible] عمارت [illegible] اور آپ جانتے ہیں کہ [illegible]
[illegible] کی اہمیت کو [illegible] اور اس کی [illegible] کو سمجھنا ہے [illegible] آثار [illegible] اس شہر

[illegible]

[illegible] کی [illegible] ماضی کے آثار سے [illegible] ہے کہ یہ شہر
[illegible] اصطلاح میں تقریباً ایک لاکھ [illegible] اسلام پر مشتمل ہے جو [illegible]
[illegible] اہل سنت والجماعت کی [illegible] برتری [illegible]
ایک [illegible] مشائخ کرام کی [illegible] سلاسل [illegible] چشتیہ، نقشبندیہ،
سہروردیہ [illegible] علم [illegible] شہر [illegible] مشائخ کی خدمت کرتے ہیں
[illegible] مستقل [illegible] شیخ [illegible]
[illegible] بنارس [illegible] اس شہر [illegible] علوم کے لیے [illegible]
[illegible] دینی تعلیم کے [illegible] مکاتب ہیں [illegible]
[illegible] مستقل [illegible] محترم [illegible]
[illegible] حاجی جلال الدین صاحب اور ہماری مجلس استقبالیہ کے [illegible] عبدالحلیم صاحب [illegible]
[illegible] بنارس [illegible] کے ناظم حاجی عبد [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] بنارس [illegible] کا [illegible]
[illegible] پچھلے [illegible] شاہ [illegible] صاحب
[illegible] بنارس [illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] مجلس استقبالیہ کے [illegible]
[illegible] مسلمانوں کی تہذیب کا [illegible] علم [illegible]
[illegible] مستقل [illegible]
[illegible]

[illegible]

اس کے بعد مدت [illegible] حال [illegible] کا نتیجہ ہو کہ میرے جماعتی بھائیوں
سے مجھ کو دوری کی [illegible] رہا اور میری حیثیت [illegible] جماعت منتخب ہو جا رہی
کی ترجمانی کر رہا ہوں ہیں اس موقع پر اپنے ہندی بھائیوں کے خلوص [illegible] دیتے ہوئے محسوس کرتا ہوں
کہ [illegible] قبول کرے پر [illegible] لگا دی ہے کہ میری کسی لغزش کی چشم پوشی اور [illegible]
کسی خطا پر [illegible] کی [illegible] جو میرے بھائیوں سے مجھ کو
ملا ہے کہ [illegible] قدم [illegible] اور حرکت [illegible] کا مکمل [illegible]
[illegible]

میں [illegible] کرتا ہوں کہ ہندوستان کے [illegible] تاریخی [illegible] کی اہمیت اسلامی سلاطین سے
[illegible] سے [illegible] رہا ہیں سے جو محسوس کی تھی [illegible] تصدیق [illegible] کے
حضرت کو یہاں [illegible] کرتا [illegible] بات نہیں رہی جس پر [illegible] کہ آج
ہمارے بزرگو [illegible] مقدس [illegible] آپ لوگوں کو [illegible] گرمی کے [illegible] اور
حرکت [illegible] برداشت [illegible] ایک ساتھ ایک میدان میں [illegible]
کی زحمت کیوں دی جا [illegible] آپ ہمیشہ اپنی اپنی جگہ پر رہنمائی [illegible] اور ہم آپ حضرات
کی [illegible] حاضر ہو کر ہر ایک سے [illegible] حاصل کر سکتے تھے [illegible] آپ نے رہنمائی
[illegible] آپ کے قدم تک پہنچنے میں ہمارے لیے کوئی رکاوٹ ہوتی [illegible] ملک
بھر کے عالم کو زحمت دینے کی [illegible] ہم [illegible] اس وجہ سے ہوئی [illegible] واقعات نے ہمارے
[illegible] گرم کر دیے [illegible] زمانہ [illegible] معمولی [illegible] ضرورت [illegible] بڑھ گئی کہ ہم نے
آپ کو زحمت [illegible] مقدس [illegible] سلیوں کے [illegible] کا [illegible]
[illegible] سلیوں کے [illegible] روایات [illegible] پر [illegible] کو [illegible] کر دیا

[illegible] عالمی [illegible] کا [illegible] علمی [illegible]
ہم صوبے [illegible] ذہنوں کی مشق کرنے کے لیے [illegible] کی جا رہی ہے [illegible]
کے مسلمان بھائیوں پر توپ اور بم کی بارش ہو رہی ہے اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] قیمت پر [illegible]
[illegible] وہاں [illegible] چھوڑ [illegible]
کی [illegible] مسلمانوں پر [illegible] رہا ہے [illegible]
[illegible] کے نام [illegible] کا [illegible]
[illegible] سعد [illegible] سازش [illegible]
[illegible] اپنے ملک میں [illegible] مسلمانوں کو [illegible]
مسلمانوں کے [illegible] پر [illegible] مسلمانوں کے عقائد پر [illegible] مسلمانوں کی [illegible]
[illegible] اور [illegible] یہ [illegible]
ہے [illegible] مسلمانوں [illegible] ہے۔ آج [illegible] کا [illegible]
آج [illegible] طرح مسلمانوں کے گھروں میں آگ لگا دی گئی ہے [illegible]
[illegible] کے خلاف [illegible] مستقل [illegible] کی [illegible]
[illegible] جو [illegible]
جنگ کی دھمکی دیتے ہیں [illegible] مسلمانوں [illegible]
[illegible] کا [illegible]
کی نظر میں [illegible] نگاہ میں [illegible] رہتا [illegible]
کی [illegible] سب [illegible] کی [illegible]

ے نالاں رہا ہے اس کو مقروض بنا کر دیوالیہ بنا دیا ہے [illegible] کی در پردہ حکومت و تعصب
کب جا رہا ہے آخر یہ سب کیوں ہے کیا ہماری قوم میں کوئی پاک و صاف نہیں ہے کیا تو صرف
غلط ہے سو فیصد ہمارے تدریسی اور تعلیمی [illegible] ہمارے علماء ہمارے مشائخ اس ملک کے دینی
[illegible] کہ آج تک ان کے [illegible] آخری [illegible] کے بعد بھی
معلوم نہ ہو سکا [illegible] کہ وہ ہماری سنتے نہیں [illegible] کو دیکھتے نہیں، یہ بھی غلط ہے
[illegible] کہیں تو پھر [illegible] دیکھیں تو پھر [illegible] تو اب وہ غافل
[illegible] بھی غلط ہے جس کی گہری نیند غفلت کا [illegible] جیسے غافل رہنا
[illegible]
[illegible] شہر بہ شہر قریہ قریہ پھرنے [illegible] ہمارے [illegible] کو سمجھانا ہماری
[illegible] حکومت [illegible] ہماری تاریخ کو بدلنے کی سعی فرما [illegible] جب
[illegible] پرجوش [illegible] کام [illegible] مشائخ کو قوم
[illegible] پھر بھی دین کا [illegible]
[illegible] سنیوں کا [illegible] طبقہ [illegible] کر رہا ہے [illegible] کا منصب ہے آج
[illegible] مصطفیٰ [illegible] کرسی پر بٹھا دیا [illegible] پوری ذمہ داری کے ساتھ
[illegible] الکبیر کا نام
[illegible] اور وہ کوئی ادیب ہے جوان کو پہنچی مگر جب [illegible] مرحبا
اُن کے عزم و ثبات کو [illegible] کو کہ یہ مبارک [illegible] کام میں لگا رہا اور یہ پاک
مقصد سے کبھی [illegible] ایک حرف کبھی نہ [illegible] علم و عمل کی [illegible]
میں [illegible] دیا یہ اسی گروہ پاک کے عزم [illegible] کا نتیجہ ہے کہ ان کے پیام کی آواز

[illegible] وہ مفرور [illegible] جو ہوئے آقا حضور پُر نور محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے [illegible] ہماری منزل [illegible] کر علانا صلیہ
[illegible] اہل سنت و جماعت [illegible] وہ کر رہا ہے جو سنیوں کو [illegible]
[illegible]
[illegible] جو سنیوں کو [illegible] جمہوریت اسلامیہ سے [illegible] اسلامی اتحاد
[illegible] ہمارے [illegible]
[illegible] دشمنوں کا ہماری تعلیم گاہوں پر [illegible]
[illegible] ایک بات [illegible]
[illegible] کجا کو اہم ؟
[illegible] تمام [illegible] آپ کے سامنے ہیں آپ کے
دیکھتے ہوئے سنیوں کا [illegible] آپ کی آنکھوں کے سامنے سنیوں پر [illegible]
[illegible] آپ کے رسول کی اُمت [illegible] ہوئی جاتی ہے۔
[illegible] آنکھوں سے [illegible] کے [illegible] کے [illegible]
[illegible] جھوٹا کہا جا رہا ہے سنیوں کو [illegible]
[illegible] رسول پاک کے علم کو پاگلوں چوپایوں کی
[illegible] کوئی مدعی نبوت نکل پڑا ہے
[illegible] کو بھی مشرک کہتے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible] دنیا میں [illegible]

...شہ کی یونیورسٹی سے کالج سے سکولوں سے کوچہ و بازار سے در و دیوار سے آرہی ہے
اور ہندوستان کا کورس سی جو وہ پاکستان سے بے خبر ہے وہ بڑی تلاش کے بعد
ان تجھیں وہ ہندی کرکی کا نام ڈاکٹر اقبال تھا ہے لیکن اس کو آج کے بچے کہ اس پیغام
کے لیے قدرت نے عہد حاضر کے ہندوستان میں جس کا انتخاب فرمایا وہ ہی کی
ی کانفرنس کے نام علی دوال نے صدر لائی عمل استاد عصر کی مقبولیت اور گیدو
ثابت ہے وہ اُن سے سستے ہیں جو اس دولت کو سمیٹ کر بانٹنے لگا اس میں ڈاکٹر اقبال
کی شہرت کے لگی، بات دور نکل گئی مہر کُنبہ پہ لکھا کہ ہمارے دستاویز سے سرو پروں ہیں
پوچھا کہ یہ رحیم ہیں اگر ہم تو یہ کہا تو معید جھوٹ ہو سکے اُن کی راہیں رہ جائے ہیں آگاہ
کتنیں اُن کے دیا ہوئے غم میں بسر ہوئے اُن کے پاس کوئی ایسی دعا نہیں جس میں
ہماری یاد نہ ہو اُن کی زندگی کا کوئی ایسا لمحہ نہیں کہ ہماری تڑپ اس میں نہ ہو پھر یہ
اندھیر نگری کیوں ہے یہ ظالموں کی غارتگری اور سنگینوں کی بیکسی ہے میرے خیال
میں اس کا ایک اور صرف ایک جواب ہے کہ ہمارے پاس سب کچھ ہے مگر ہمارا کوئی
نظام نہیں ہے ہم میں کوئی رابطہ نہیں ہم ہر ایک اپنا ایک دوسرے کی مدد سے
الگ ہمارا ہر فرد ایک دوسرے سے بے خبر نہیں معلوم ہی نہیں کہ ہم کیا ہیں کہاں
جا سکتے ہیں۔ سندھ، بل ہندوستان میں کون سی آبادی ہے اہل مشرق
حیال میں کہ وہ اس کے آخری سرے کا نام ہے کتنے جانتے ہیں جہاں ہیں کہ کبھی
دیکھا نہیں، سارا سنا نہیں سکتے ہو بچی وہ نہیں کہ وہ دیکھ اس دستگیری کو نہ سمجھا
آل انڈیا سنی کانفرنس کے لیے ملک کا طوفانی دورہ کرتے ہوئے جب ہم کو یہ پتہ چلا کہ ہم
تو اس گزشتہ عثمان سلام میں سے نو کروڑ ہیں۔ بنگال کے ایک ضلع چاٹگام اور حی

حواشی میں ۱۲ سو علماء اہل سنت مدرسین مفتیین مصنفین واعظین کے دستخط ہیں۔ ہم نے ہمارے
ملک میں صرف علماء کا شمار نہیں ہزاروں سے زیادہ ہے جو ہم نے دفتر میں کیا ہے ہم اس قدر منحصر
ہوئے جس قدر ہمارے ہمسائے ہم نے اس حقیقت کو تسلیم کر چکے ہیں گر مقتضائے مصلحت
وطن کے اس قدر مشکل منظم ہو جائیں ورنہ ایسے کثیر قائدین کی قیادت مجتمع ہو جائے تو پھر
مجھے یہ غیر مسلم ہوں یا مسلم خواہ غیر مسلم ہوں یہ کیا مجال کہ کوئی ہم سے ٹکر سکے اور کیا طاقت کہ
ہمارے سامنے ٹکے کشتی زور رکھے ہاتھ ملانے کی جرات نہیں کوئی سرداری سازش
تار عنکبوت ہو جائے ساری چیخ پکار بھی یہ مجمع ذہنیت سے زیادہ واضح ہے ہم کو سب
یہ محسوس ہو تو ملک و ملت کی حالت مختصر میں ہمارے لیے کوئی چارہ کار اس کے سوا
نہ ہوگا کہ ہم آپ سب مل کر ایک جگہ جمع ہوں اور [illegible] کا عہد کریں [illegible] کی
حالت بنائیں اور اپنی تقدیر کا فیصلہ چاہیں۔ آپ اس [illegible] کو ایک نظام پر اکٹھا کریں اور
کا علاج کرائیں [illegible] آپ کے کریم خلاق ہیں ہماری کاش ہم [illegible]
جرأت ولانی اور [illegible] کا ہر دن شکر ہے کہ ہم [illegible] نظام
یہ جمع کردہ [illegible] ہیں اور وہ آپ [illegible] ہم [illegible] آپ جیسی [illegible]
ہماری کردہ [illegible] آپ ہماری [illegible] سے [illegible] ہم آپ کی خاطر [illegible]
کر سکتے ہیں! ہمارے پاس کھانے کو روٹی کا ایک سوکھا ٹکڑا بھی نہیں ہے۔ ہم آپ کو کہاں
ٹھہرائیں، ہمارے پاس تو پھونس کا چھپر بھی نہیں ہے۔ اگر آپ پسند فرمائیں تو آپ کو ٹھہرا
سکنے کے لیے ہمارے حاضر دل کی دیواریں حاضر ہیں اور آپ کی خاطر کے لیے جان حاضر ہے مگر
حاضر ہے اور پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ سر حاضر ہے۔
مشائخ عظام و علمائے اسلام، ہم وہ دن دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہمارا ہر فرد مسلح ہو ہمارے

بدلی نام سے بھی ہوگی [illegible] مسیح بنایا [illegible] عوام مسیح پر [illegible] مبلغ سورہ [illegible] مبلغ
مردود مسیح۔ کوئی ہے جو رسول پاک کے دست پاک پر اسلام قبول کر کے مبلغ دین ہو۔ کوئی
مثال ہے کہ صحابہ کرام سے دست یمان پائے والا مبلغ نہ ہوا۔ تبلیغ تو اسلام کا اصلی سوال
ہے تبلیغ تو اسلام کا [illegible] ہے۔ جو [illegible] سے سوکبار کی تھا بصورت
کا مسترد [illegible] والا کان سے [illegible] کے قابل کس تھا۔ مشرکین کے اوہام و تحید
میں تبلیغ کی روح کیسے [illegible] کے نام کو اپنے پر نبوت حامد کی طرح چھپا
رکھنے سے کہ تبلیغ کا شہسوار اسلام میدان میں آگیا اور تبلیغ کے سورج کو چمکا دیا اور قیت
کی روشنی کو پھیلا دیا۔ [illegible] کی دنیا میں ترتیب پیدا کر دی [illegible] رشد کا دور [illegible]
جن [illegible] کو ہے۔ [illegible] نے اپنے رسول کو مامور فرمایا کہ [illegible]
[illegible] پاک ہے [illegible] کو حکم دیا [illegible] ومکلمت

میر [illegible] میں پیدا ہو [illegible] گھر کو چھوڑ کر بغداد چلا گیا، میرے ہندوستان کا [illegible]
چشت میں پیدا ہو [illegible] اجمیر چلے آیا۔ امیر سلطان [illegible] چھوڑ کر [illegible] آیا میں عرش کی بارگاہ
میں سر [illegible] کو میں خواجہ کی خواجگی کے [illegible] کی خلافت اختیار میں اپنے سلطان کی
سرکار میں عقیدت کا [illegible] کرتا ہوں کہ یہ سب کچھ صرف اور صرف تبلیغ دین کے لیے
تھا۔ تبلیغ ہمارے [illegible] جاری دوستی تھی مگر آہ کہ یہ ہمارے [illegible] کی نذر ہو، عیسائی
مشنری ایک نظام کے ماتحت ہے [illegible] پرست مشرکین کا منظم سنگٹھن اور [illegible] کی ناپاک
تحریک ہے [illegible] ایسی ہو رہی ہے کہ تبلیغ جس کا حصہ ہے اس کا کوئی مرکز ہے نہ
[illegible] ہے کاش ایک آل انڈیا [illegible] ہو، ہر صوبہ میں اس کی شاخیں ہوں ہر ضلع میں
[illegible] ہو [illegible] ہیں اس کا نظام ہو ہر قریہ میں ایک ہی طریقہ کار ہو تو آپ دیکھ

لینے کہ ملک کی مردم شماری میں غلامان مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا [illegible] کس تیزی سے
ہو رہا ہے

حضرت [illegible] میں ایک دینی [illegible] دوسروں کے کان میں پیغام کی تلاش
[illegible] کو [illegible] ہیں کو گھر [illegible] جہاں
[illegible] کا وجود [illegible] حضرت جانتے ہیں کہ یہی [illegible]
[illegible] اسلام سے اسی تبلیغ [illegible] تعلیم
[illegible] کی عصری [illegible] تعلیم [illegible] تبلیغ [illegible]
[illegible] تعلیم [illegible] وہ لا [illegible]
[illegible] کا [illegible] کر [illegible]
[illegible] خود مسیح ہو گئے [illegible] مسیح [illegible]
[illegible] میں [illegible] گا [illegible]
[illegible] تعلیم [illegible] آپ [illegible]
آگاہ ہیں [illegible] کی [illegible] تعلیم [illegible] کرتا ہے [illegible]
کی کوئی [illegible] کی عظمت [illegible] سے گھٹا [illegible] کی [illegible]
سارے ملک کو [illegible] تعلیم کا [illegible] کی طرف [illegible]
پھر [illegible] کو [illegible]
[illegible] ہوا دشمنان اسلام [illegible]
[illegible] کوئی [illegible]
[illegible] کوئی [illegible]

۲

کسی غیر مسلم ... تعلیم سے جو بہت بہتر اور بدرجہا بہتر ہے کیسی پاک تعلیم ہے جو پاکستان
کے تصور سے [illegible] ... پاکستان میں جس کو بنی نوع کی [illegible] اسلامی [illegible]
آزادی میں پیش ... معلوم ہو کہ مسلموں کی صفت ... قوم کی اسلامی غیرت احساس
قومی اور دینی ... کو پرورش کر سکتی ہے ... درسگاہ ... کے اصل کو ... رکھا ہے
ہرگز نہیں ... اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ملک میں صحیح تعلیم کے اداروں کی بڑی تعداد
ہے ... کامل ... مدارس بکثرت موجود ہیں اور ماشاءاللہ خوب کام کر
رہے ہیں ... علماء ... سے فیض یاب ہو کر ... وارث ... کی خدمت انجام
دے رہے ہیں ... تبلیغ ... کے مسائل میں مصروف ... ہیں
... اور یہ مدارس سرگرم عمل نہ ہوتے تو اس زمانے میں بے دینی اور بھی ترقی کر لیتی اور ...
کے جانے والے ... اسلامی ... سے ... واقف ... مگر باوجود
اس کثرت کے ... افسوس اور لائق ... یہ ہے کہ ان علمی دینی درسگاہوں میں کوئی
علم ... ربط نہیں ... ایک کو دوسرے کی خبر نہیں ... میں ... صاحب
... نصاب میں یکسانیت نہیں ... تعلیم ... کا حق ... مرکز سے
سب وابستہ ہوں ... مرکز کی نگرانی میں ... ہر ضلع کا ایک تعلیمی انسپکٹر ... ہو
... ایک ہی ... جو سب ... سے ... ضلع
... تحصیلوں میں ... کھولے ... تعلیم کو اس طرح گاؤں گاؤں پھیلا دیا جائے کہ
... نسل کا ایک فرد بھی جاہل نہ رہ جائے ... ہر مسلمان کو مسلمان ہوتے
... صحیح ... ایک اصول ... کی طرح ہوتا ہے
تعلیم ... [illegible] ... آپ کی [illegible] ... سے

۱۷

جس ... کہتے ہیں دینی تعلیم کی وسعت میں انگریزی ... کو پیا جائے ... ان کو سہولت
بہم پہنچائی جائے ... کا ایک نصاب ... کوئی ... طلبوں کے ... تعلیم کا
... زمانے ... میں ... تعلیم ... تصنیف ... خصوصیت ... کی نگرانی ... کتاب
... اسلامیہ کی ... ہو علوم ... کو عربی ... اردو ... میں لایا جائے
اور طلباء ... ہر ... اقتصادیات ... وغیرہ کا مستقل کورس ... بھی
... مدرسہ ... سکول ... دینی ... حاصل ... ہو جائے اور وہ
ایسے ... دماغ پیدا کیے جائیں ... صدق ... شرم ... غیرت ... شعور
... ہو ... سلطنت کا ... جن ... ہو تو پھر
آپ یقین رکھیں کہ ... ملک ... کی ... میں پاکستان ہی پاکستان نظر
آئے ... قوم علم میں عمل میں ... پاک ہو جاتی ہے وہ جہاں قدم رکھتی
ہے اس کو پاکستان بنا دیتی ہے

حضرت ... پر ... ہے کہ ... کی ... کمزوریاں ... صحیح ... کی کمی کا نتیجہ
ہے ... درست طور پر ... معلوم ہو جائیگا ... اسلام ... کی طرح
اسلام نہیں ہے کہ کچھ عقائد ... اور چند ... کا نام دین رکھ لیا
جائے۔ اسلام ... حقوق کے ... اپنے پیروؤں کو میدان عمل میں کھڑا کر دیتا ہے
عقیدہ ... تفصیلات ... ہوتا ہے کہ ... اس کو
... اسلام ... عملی ... بنا تا ہے ... کی ... کر دیتا ہے۔
... تحت ... محتاج ... اسلام نے مکمل پروگرام بنا دیا کہ
... اسلام کا صحیح ... نظام ہے جس سے ... کی پرستش ... کو ... محدود نہیں کیا

اور [illegible] کو اس [illegible] مسلمان [illegible] گئے تو [illegible] تم [illegible]
کو [illegible] کو [illegible] پرورش کو [illegible] کو [illegible]
تجارت کو سود [illegible] کو [illegible] کو عبادت [illegible] ہے
اسلام [illegible]
[illegible] سے بھی [illegible] کی [illegible] سے بھی [illegible]
[illegible] سے [illegible] کے [illegible] ایک مسلمان
[illegible] اسلام [illegible] اسلام [illegible] کے [illegible]
کے ساتھ [illegible]
کسی [illegible] اسلام کے [illegible]
کا [illegible] ساری دنیا [illegible]
[illegible] کا [illegible] کو [illegible]
[illegible] اسلام [illegible] اسلام [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] اسلامی کلچر [illegible]
[illegible] ہے [illegible] کا [illegible] ہے [illegible]
[illegible] قانون [illegible] کی [illegible] ہے [illegible]
[illegible] کے پاس کوئی [illegible] قانون [illegible] کے لیے قانون سازی پر مجبور [illegible]
[illegible] قانون سازی کے [illegible] میں [illegible] ہو گئے ہیں [illegible]
[illegible] قانون [illegible] کہ اس کے [illegible] کوئی [illegible]

نہیں کیا مسلمان کہلانے والا [illegible] کی [illegible] قانون سازی کر کے اسلام کو [illegible]
[illegible] کا حق رکھتے ہیں ہرگز نہیں [illegible]
[illegible] قوم [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] جہالت کا [illegible]
[illegible] علم دین [illegible] ایک دن [illegible] علمائے دین کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] تصورات کا [illegible] کی [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] قانون [illegible] نہیں [illegible] اس کام [illegible]
[illegible] میں اسلامی [illegible] قانون [illegible]
کے [illegible] کے اسلامی [illegible] کو [illegible] قانون [illegible]
[illegible] کا کام [illegible] کو [illegible] علم [illegible]
[illegible] کو [illegible] کی [illegible]
[illegible] مسلمان کی [illegible] مسلمان [illegible]
کی روح کو بھی [illegible] مسلمان کی [illegible] علم [illegible]
[illegible] قوم [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible]
[illegible] کے [illegible] کو [illegible]
[illegible] قوم [illegible] لگے تو
[illegible] ہے

حضرت [illegible] اسلام
[illegible] اسلامی [illegible]

اپنا [illegible] کام [illegible] کے نام کا [illegible] اس کے پیچھے کالی ہے
[illegible] جب [illegible] کرکے [illegible] پڑھیں بلکہ اسلامی
[illegible] ایک [illegible] آپ دیکھ رہے ہیں کردیں
[illegible] ولی وقف بورڈ
کے دفتری نظام [illegible] بحث میں
بھی کی نہیں ہو سکتی

[illegible] کھانوں [illegible] ضرورت ہے
[illegible] کی [illegible] جسمانی صحت و تندرستی
[illegible] چیز ہے یہ چیز بھی صرف مسلمانوں کی [illegible] کی [illegible] اور
[illegible] جس میں ہمارا کوئی [illegible] ہماری [illegible] ضرب مثل بن گئی تھی
[illegible] تندرستی [illegible] آسانی
[illegible] چہروں کی بے رونقی [illegible] بیکاری [illegible] تعلیم [illegible]
[illegible] ایک مستقل [illegible] ملک میں پھیلا کر [illegible] ایک نظام میں
[illegible] کمزور ہوگی [illegible]

کمزوری [illegible] جس کے بعد [illegible] سے [illegible] فیصد [illegible]
معاش کے [illegible] کردیتی ہے [illegible] کے بے [illegible] بیسوں
بے قوم کا [illegible] دیکھ رہے ہیں [illegible]
[illegible] کہتا ہوں کہ تندرستی [illegible] کا باپ [illegible]
[illegible] کی [illegible] ہے۔

[illegible] کے [illegible] کام بہت [illegible] ہماری [illegible] زیادہ [illegible]
[illegible] اور آپ کو [illegible] تعلیمی نظام سے [illegible]
[illegible] پیدا کریں [illegible] میدان تبلیغ میں بھیج دیں [illegible] کے [illegible]
کی [illegible] کریں [illegible]
[illegible] تعلیم [illegible] فیصد [illegible] کی [illegible] کے مکانات [illegible]
آبادی [illegible] مسلم آبادی [illegible] حکومت کی [illegible]
پالیسی [illegible] اس طرح [illegible] مکمل طور پر [illegible]
[illegible] تمام [illegible] تعلیم [illegible]
[illegible] بھی [illegible]
[illegible] قوم [illegible] گی [illegible]
[illegible] پچاس [illegible] یاد کو [illegible]
آپ [illegible] سے [illegible] سے پہلے [illegible]
کے منصب [illegible] آپ کے [illegible] تھی وہ بھی
بحمد تعالیٰ [illegible] ہماری کامیابی [illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] سب آپ کو [illegible] تعمیر [illegible]
عطا کرے گی۔

[illegible] سے [illegible] میں ابھی ابھی پاکستان [illegible] استعمال [illegible]
اور پہلے بھی کسی جگہ پاکستان کا لفظ آ چکا ہے [illegible] اس لفظ کا استعمال [illegible]
پاکستان [illegible] ہے [illegible]

[illegible] تھی [illegible]

[illegible] سلامت [illegible]

[illegible] کہ پاکستان [illegible]

[illegible] سے بھی [illegible]

[illegible] اسلامی [illegible]

[illegible] خود ختم ہو جاتے ہیں [illegible]

[illegible] پاکستان کے [illegible]

[illegible] سامنے [illegible]

[illegible] اسلامی [illegible] کے تصور سے [illegible]

[illegible] جو گزر [illegible]

[illegible] بھی [illegible]

[illegible] پاکستان [illegible]

[illegible] و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

حضرت [illegible] مسلم لیگ کا نام [illegible]

[illegible] ایک نظام ہو [illegible] حقیقت میں [illegible] مسلم لیگ کا پروگرام [illegible] ہو جو صرف پاکستان پر ختم ہو جاتا [illegible]

[illegible] لفظ پاکستان [illegible]

اس [illegible] بھی [illegible] ہو گئے ہیں [illegible]

[illegible] مسلموں [illegible] کے بھی [illegible]

[illegible] پاکستان [illegible]

[illegible] ہندوستان کے متعلق [illegible]

[illegible]

[illegible] لیگ [illegible]

[illegible]

[illegible] غیر مسلم [illegible]

[illegible] کے معاملات [illegible] کے دین [illegible]

[illegible]

[illegible] کا اعلان کر [illegible]

[illegible] حکومت اسلامی [illegible]

[illegible] کے ساتھ ہو گئے ہیں [illegible] لیگ [illegible]

[illegible]

[illegible] لیگ [illegible]

[illegible]

اور آل پاکستان سنی کانفرنس کا پروگرام وہی ہے جو پاکستان کی تعمیر کا تھا۔ مسلم لیگ کو کسی سجادہ نشین امور سنی خانقاہوں، مدرسوں، مسجدوں، میلاد و دیگر مذہبی تقریبات کاموں سے کوئی سروکار نہیں اور وہ صرف سنیوں کے نام پر کام کر کے پاکستان کا حق ادا کر دے گی۔ مسلم لیگ کو نہیں بلکہ ہماری اسلامی کونسل [illegible] اسلامی حکومت قائم ہو تاکہ ہر مسلمان کا حق سنیوں کو ملے گا۔

سنی کہیں پاکستان میں بھی [illegible] نہیں حق [illegible] صدیقی کو دیکھو دن دو بار دولی کی سرکاری [illegible] اور کو [illegible] لایا جائے خلافت علیہ کا دعویدار کر لیا جائے اس قسم کا پاکستان ہو گا کہ مسلمانوں کو زندہ رہنے کا حق اور دین کی حفاظت کرنے کا، اپنے مستقبل کو سنوارنے کا۔ یہی تو قوم کو چاہئے کہ اپنی مسجدوں کو آراستہ کرے اور اپنی خانقاہوں کو سجانے کا [illegible] اور دوسری قوموں کی طرح اور مسجدوں کو بھی منظم کرے۔ وہ مسلمانوں سے [illegible] مذہبی کانفرنس کے [illegible] مگر سب سے [illegible] حکومت کرنے سے [illegible] دوسرے مذہب کے سو خطروں سے لگتا ہے کہ یہ [illegible] کو کسی حکومت ہندوستان کو [illegible] دیکھ کر ہندوستان کی کثرت سے [illegible] اور وہ بلا شرکت غیرے اس حق کو حاصل کر چکا ہو اس کا جواب یہی رہ گیا ہے کہ [illegible] کو ان کے حق [illegible] کے لئے دم سے نہ جائے [illegible] اور آج مسلم لیگ کی [illegible] ہیں اور وہی بلا کر مسلم لیگ نے [illegible] اور [illegible] کا کوئی جواب نہیں لیکن پھر بھی سنی مسلمانوں کو اپنی تنظیم کی آج اسی قدر حاجت ہے جتنی پہلے تھی ہم ہے مسلم لیگ والوں کی امید رکھنی چاہئے کہ اس کا جو قدم سنیوں کے پیچھے پاکستان کے حق میں ہوگا اور اس کے جس پیغام میں اسلام اور سنیوں کا نفع ہوگا سنی کانفرنس کی تائید بھی اس کو حاصل ہوگی۔

اور وہی امور میں اتفاق ہے جیسی کہ سنی کانفرنس کی رہنمائی اس کو نصیب کر سکے گی اور مرکزی پڑے گی۔

اگر ہماری حق گوئی کسی کے نزدیک جرم ہو تو اس کی لیگ کے بعض ہماری طرف لیگ کی دشمنی کو بیس ذہنیں ہیں، ایک حد تک ہمیں کہنا ہوگا اگر لیگ کے ممبروں کے نزدیک یہ ہماری غلطی ہو جائے تو ہم اس حق گوئی کو بھی حق ادا سمجھتے ہیں۔

[illegible] کہ جس وقت حکومت کی عباسیوں کی خلافت [illegible] مرکزی [illegible] سنی [illegible] ان کو [illegible] حق ادا کرتے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

سلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ

فقیر سرفراز [illegible] ابو المحامد سید محمد [illegible] محدث کچھوچھوی صدر مجلس استقبال
سنی کانفرنس بنارس

۲۷ اپریل [illegible]

مجلس استقبالیہ آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس

جمہوریہ اسلامیہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس بنارس منعقدہ ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کے

عہدیداران

[illegible]

[illegible] آل انڈیا سنی کانفرنس

۲ ، [illegible]	[illegible]
۳ ، [illegible] صاحب	[illegible]
۴ ، عالیجناب [illegible] صاحب	ناظم [illegible]
۵ ، عالیجناب [illegible] صاحب	ناظم مالیات
۶ ، عالیجناب [illegible] صاحب	ناظم [illegible]
۷ ، عالیجناب [illegible] صاحب	ناظم [illegible]
۸ ، عالیجناب مسٹر [illegible] صاحب	امیر العسکر
۹ ، عالیجناب [illegible] صاحب	نائب ناظم [illegible]
۱۰ ، عالیجناب [illegible] صاحب	رکن اعظم
۱۱ ، عالیجناب [illegible] صاحب	رکن اعظم
۱۲ ، عالیجناب [illegible] صاحب	ناظم مطبخ
۱۳ ، عالیجناب مولوی [illegible] صاحب	رکن
۱۴ ، عالیجناب [illegible] صاحب	رکن
۱۵ ، عالیجناب [illegible] صاحب	رکن
۱۶ ، عالیجناب [illegible] صاحب	رکن

[illegible] ... آمین اللّٰھم آمین ... [illegible]

تجاویز منظور کردہ آل انڈیا سنی کانفرنس

منعقدہ ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء بمقام بنارس

[illegible]

مجلس اول ۲۷ اپریل ۱۹۴۶ء بوقت [illegible] بجے تا [illegible] بجے تمام [illegible]

تلاوت قرآن [illegible] [illegible]

[illegible] ثواب۔

مجلس دوم ۲۸ اپریل ۱۹۴۶ء بوقت ۹ بجے صبح تا ۱۲ بجے دوپہر اندرون [illegible]

بعد تلاوت قرآن پاک و ایصال ثواب حسب ذیل تجاویز باتفاق [illegible] منظور ہوئیں۔

تعلیم

(۱) یہ آل انڈیا سنی کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ تمام صوبجاتی سنی کانفرنسیں [illegible] ضلعی کانفرنسوں کو [illegible] ہر مقام پر سنی کانفرنس کے ارکان کی ایک جماعت [illegible] اور جہاں سنی کانفرنسیں قائم [illegible] منتخب [illegible] شخص کی [illegible] ابتدائی تعلیم کو لازمی و ضروری قرار دے [illegible] مسلمانوں کو مجبور کریں اور ہر گھر کے بچوں اور بچیوں کی تعلیم کی نگرانی کریں۔ **ابتدائی تعلیم** [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] کے مختصر معجزات و حالات سے با خبر کرنا [illegible] تعلیم میں داخل ہے۔

(۲) [illegible] سنی کانفرنس [illegible] کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ اپنی [illegible] نصابوں میں [illegible] [illegible] مدارس کا [illegible] جاری کریں۔

(۳) کوشش کی جائے کہ مسلمانوں کے ہر بچہ کو [illegible] اردو [illegible] ضرور [illegible] جائے

تاکہ وہ اردو اور فارسی کتب سے کما حقہ مطالب حل کر سکے۔ و جو علوم کی کتابیں اردو فارسی زبان میں ہیں ان سے استفادہ [illegible] ہے۔

(۴) [illegible] عربی تعلیم کے [illegible] لوگوں کیلئے جو وقت کم رکھتے ہیں [illegible] تعلیم کے [illegible] میں [illegible] مطلب [illegible] ہے۔

(۵) [illegible] ایک کمیٹی کی تشکیل کی جائے جو نصاب تجویز کرے [illegible] ایک مکمل نصاب [illegible] کی جائے [illegible] جو [illegible] میں پیش کیا جائے۔

حضرت مولانا [illegible] اعظم محمد کچھوچھوی۔ حضرت صدر الافاضل [illegible] مولانا سید نعیم الدین صاحب۔ حضرت مفتی اعظم [illegible] مولانا مولوی شاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب۔ حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالعلیم صاحب قادری جالیسی۔ حضرت ملک العلماء مولانا مولوی شاہ ظفرالدین صاحب رضوی بہاری۔

اس کمیٹی کو اختیار دیا جاتا ہے کہ [illegible] قابل ترین اشخاص کو منتخب کرکے اپنی کمیٹی میں شامل کرے۔

(۶) یہ اجلاس مرکزی دفتر آل انڈیا سنی کانفرنس کو اختیار دیتا ہے کہ وہ سنی کانفرنس کی شاخوں کے ذریعہ تمام ہندوستان کے مدارس اہل سنت کے [illegible] و [illegible] ضروری معلومات حاصل کرے تاکہ مدارس [illegible] اہل سنت میں باہم ربط پیدا ہو اور اعانت [illegible] کی جا سکے۔

(۷) [illegible] مساجد کی تنظیم کا خاص اہتمام کیا جائے۔

(۸) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ مدارس عربیہ میں [illegible] بالخصوص [illegible] علوم اور دیگر [illegible] کے [illegible] کئے جائیں۔

(۹) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ [illegible] دارالتصنیف کھولا جائے جو [illegible] کی

[illegible] مرتب کرے اور [illegible] ہے

مجلس سوم ۲۹ اپریل ۱۹۴۶ء بوقت ۹ بجے صبح تا ایک بجے دوپہر اندرون باغ [illegible]

حسب ذیل تجاویز باتفاق آراء منظور ہوئیں

پاکستان

(۱) [illegible] آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبہ پاکستان کی پرزور حمایت کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ [illegible] اہلسنت اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر امکانی قربانی کے لئے تیار ہیں اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت قائم کریں جو قرآن کریم اور حدیث نبویہ کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق ہو۔

(۲) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ اسلامی حکومت کے لئے مکمل لائحہ عمل مرتب کرنے کیلئے حسب ذیل حضرات کی ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے۔

حضرت مولانا شاہ سید ابوالمحامد سید محمد صاحب محدث اعظم ہند کچھوچھوی۔ حضرت صدر الافاضل [illegible] مولانا مولوی محمد نعیم الدین صاحب۔ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مولوی شاہ مصطفیٰ رضا صاحب۔ حضرت صدر الشریعہ مولانا مولوی محمد امجد علی صاحب۔ حضرت شیخ العلماء مولانا مولوی [illegible] صاحب [illegible]۔ حضرت مولانا مولوی عبد [illegible] صاحب قادری بدایونی۔ حضرت مولانا مولوی [illegible] آل رسول علی خان صاحب سجادہ نشین [illegible]۔ حضرت مولانا ابوالبرکات سید احمد صاحب لاہور۔ حضرت مولانا [illegible] قمر الدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف۔ حضرت [illegible] شاہ محمد [illegible] صاحب [illegible] شریف (سندھ)۔ حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible] شریف۔ حضرت [illegible] مصطفیٰ علی صاحب [illegible]۔ حضرت مولانا ابو [illegible] سید محمد احمد صاحب لاہور۔

(۳) یہ اجلاس کمیٹی کو اختیار دیتا ہے کہ [illegible] حسب ضرورت [illegible] کرے۔ [illegible] ہوگا کہ [illegible] میں تمام [illegible] کے سامنے پیش کیا جائیں۔

فلسطین

(۴) آل انڈیا سُنّی کانفرنس کا یہ اجلاس مجوزہ تقسیم فلسطین کے اس مطالبہ کی پُرزور تائید کرتا ہے کہ ارضِ مقدس فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کو مسدود کر دیا جائے کیونکہ یہودیوں نے فلسطین [illegible] ناقابلِ [illegible] کے عربوں کی زندگی کو دوبھر کر دیا ہے۔

(۵) یہ اجلاس حکومتِ برطانیہ اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ [illegible] یہودیوں کو خارج [illegible] مزید [illegible] روک دیا جائے۔

(۶) طے پایا کہ قراردادِ فلسطین اور عربی اخبارات کو بھی روانہ کی جائے۔

خانقاہیں

(۷) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ حضرات [illegible] کرام کی جماعت [illegible] کو حضرات صوفیہ کے اعلام کے قدیم طریقۂ رشد و ہدایت و تبلیغ [illegible] کا مرکز بنا دیا جائے۔

(۸) یہ اجلاس مبارک کے موقع پر [illegible] علماء [illegible] کے قلوب میں ایک عملی ولولہ دینی و طریقت [illegible] اس اعلام کے کامیاب بنانے کے لیے [illegible] مرکزی [illegible] طریقت [illegible] کانفرنس [illegible] کے موقع پر خود شرکت کر کے [illegible] کی دعوت دیں۔

مرکزی دارالافتاء

(۹) آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ مرکزی شریعت میں اعلیحضرت قدس سرہ کے [illegible] حضرت مفتی اعظم ہند کے زیر [illegible] ایک مرکزی دارالافتاء کا استحکام کیا جائے جس میں کم از کم چار جید علماء کی خدمات حاصل کی جائیں۔ [illegible] فقیہ اعظم صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی صاحب دامت برکاتہم [illegible] سرپرستی و نگرانی [illegible]۔

(۱۰) ملک کے کسی مقام پر جس کسی مسئلہ میں تردد یا اختلاف پیش آئے اخیری حکم معلوم کرنے کے لیے اس دارالافتاء میں بھیجا جائے۔ [illegible] مسائل چھپنے سے قبل یہاں [illegible]

تصدیق و تصحیح [illegible] سلسلہ سے اس طرح مذہبی نظام [illegible] اختلاف سے محفوظ رہیگا۔

(۱۱) اس دارالافتاء کے مصارف کے لیے اسلامی ریاستوں سے اور اہل ثروت مسلمانوں سے امداد طلب کی جائیں۔

(۱۲) [illegible] اس دارالافتاء کیلئے حسب حیثیت [illegible] مقرر کریں۔

(۱۳) [illegible] کے [illegible] مقرر کرائی جائیں۔

محرک: حضرت مولانا [illegible] محمد [illegible] صاحب [illegible] سنی کانفرنس [illegible]

اصلاح اعمال

(۱۴) یہ اجلاس مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کو اسلامی رنگ میں ڈھالیں اور تمام [illegible] سے [illegible] رسوم [illegible] شرک [illegible] دوسرے ممنوعات سے محترز رہیں۔

(۱۵) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ مرکزی کانفرنس کے ماتحت [illegible]

تعطیل جمعہ برائے نماز

(۱۶) [illegible] مسلمان ملازمین کیلئے جمعہ کی نماز ادا کرنے کا انتظام نہیں کیا جاتا، یہ اجلاس حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ مسلمان ملازمین کو نماز جمعہ کی چھٹی دی جائے۔

طباعت رپورٹ و خطبہ استقبالیہ

(۱۷) آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ اس عظیم الشان کانفرنس کی رپورٹ کو مرتب کر کے جلد شائع کیا جائے۔ اور ملک کے گوشہ گوشہ میں [illegible] اسی طرح مجلس [illegible] استقبالیہ کے خطبہ کو [illegible] شائع کیا جائے۔

سنی کانفرنسوں کا انعقاد

(۱۸) [illegible]

اہل سنت کو مسدود کرنا ہے کہ ہر صوبہ اور ضلع میں سُنّی کانفرنسیں منعقد کی جائیں

دار المبلغین

(۱۹) آل انڈیا سُنّی کانفرنس کا یہ اجلاس مسلمانوں کی اہم ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے تجویز کرتا ہے کہ ایک دار المبلغین قائم کیا جائے تاکہ [illegible] مبلغین پیدا کیے جا سکیں جو تبلیغ و اشاعت کا بہترین کام کر سکیں [illegible] دار المبلغین میں داخلہ [illegible] عربی و فارسی جاننے والوں کو حق دیا جائے جو قریب [illegible] رکھتے ہوں۔ [illegible] اشخاص کو بھی داخل کیا جا سکتا ہے جو عربی تعلیم سے واقف ہوں تاکہ نصاب کی تعلیم مکمل کر کے [illegible] سطح کر سکیں۔ اس دار المبلغین کا نصاب مرتب کرنے کے لیے [illegible] حضرات کی ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے۔

حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible] حضرت علامہ مولانا [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible]

(۲۰) [illegible] مولانا [illegible] صاحب [illegible] کمیٹی کے ناظم ہوں اور [illegible]

(۲۱) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا کے لیے مناسب وظائف کا انتظام کیا جائے

مجلس تجاویز ۲۸ اپریل ۱۹۴۶ء بوقت ۹ بجے صبح تا ایک بجے دوپہر اندرون باغ خاناں حسب ذیل تجاویز باتفاق آرا منظور ہوئیں

غیر مسلموں کے ہاتھوں سے قرآن کریم کی طباعت و تجارت

(۱) آل انڈیا سُنّی کانفرنس کا یہ اجلاس حکومت ہند سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ غیر مسلموں کے لیے قرآن کریم کی طباعت و اشاعت ممنوع قرار دے۔ کیونکہ غیر مسلموں کے ہاتھوں میں جا کر قرآن کریم کی بے حرمتی ہوتی ہے جسے مسلمان کسی وقت بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

سُنّی کانفرنس کے صوبجات ہند

(۲) جلاس تجویز کرتا ہے کہ [illegible] صوبجات [illegible] سُنّی کانفرنسوں کی

تشکیل و قیام کا کام جلد شروع کر دیں اور جو تجاویز کا [illegible] منظور کر [illegible] کے لیے سُنّی کانفرنس کی شاخیں عمل پیرا ہوں۔

محفل میلاد مبارک

(۳) آل انڈیا سُنّی کانفرنس کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ محافل میلاد [illegible] کیے جائیں [illegible] جلسے جائیں تاکہ وہ اصلاح اعمال و اخلاق کے [illegible]

اصلاح اوارہ جات

(۴) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے [illegible] خانقاہوں [illegible] خانقاہوں [illegible] کے [illegible] تاکہ جو حضرات ان اداروں سے وابستہ ہیں ان سے بیعتوں، میلادوں [illegible] کی جائے اور جن طالبوں [illegible] اصلاح اعمال کی تبلیغ کی جائے

حج

(۵) آل انڈیا سُنّی کانفرنس کا یہ اجلاس حکومت ہند سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ سفر حج مبارک کیلئے جہازوں کی تعداد [illegible] کا جلد انتظام کرے اور حجاز [illegible] کے اندر حاجیوں کی سہولت کے معقول انتظام کرے۔

حکومت سعودیہ کا مکروہ طرز عمل

(۶) یہ اجلاس حکومت سعودیہ سے اس مکروہ طرز عمل [illegible] حجاز مقدس کے اندر اختیار کیا ہے ان مزاروں اور مساجد کو جو اعتقاداً [illegible] مسلمانوں کے ہاں مقدس ہیں اعتقادی امور کی ادائیگی سے روکے [illegible] اس رویہ پر کہ حکومت نجدیہ کی طرف سے [illegible] عقائد رکھنے والوں کو [illegible] سے یاد کیا جاتا ہے [illegible] سختی سے احتجاج کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ حرمین الطیبین سے دنیائے اسلام کا جو تعلق ہے اس لحاظ سے حکومت نجدیہ کو یہ حق ہرگز نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے مخالف عقائد رکھنے والوں کے ساتھ مذکورہ بالا طرز عمل اختیار کرے۔

(۷) یہ اجلاس بعض [illegible] کے طرز عمل [illegible] سے [illegible]

احتجاج کرتا ہے جو دو سے مرتبہ حج [illegible] پر حکومت نجدیہ کی طرف سے جبراً وصول کیا جاتا تھا اور روپیہ کی شکل میں حج سے روکا جاتا ہے اس کی مقدار [illegible] تقریباً [illegible] روپیہ فی کس تھی۔

(۸) [illegible] اس تجویز کی نقل حکومت نجد کو بھی بھیجی جائے۔

محرک ۔ مولانا عبدالعلیم صاحب [illegible] میرٹھی۔

جسمانی ورزش

(۹) [illegible] یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ [illegible] ضروری ہے کہ [illegible] جسمانی حالت کو [illegible] اور صوبہ [illegible] کے اسلامی [illegible] اور جس [illegible] وجہ [illegible] ایسا [illegible] سکیں۔

(۱۰) یہ اجلاس تمام اہل سنت [illegible] سے اپیل کرتا ہے کہ [illegible] مسلمانوں کی [illegible] کے لئے [illegible] کی ترویج کریں [illegible] اجلاس تمام مدارس عربیہ کے [illegible] سے اپیل کرتا ہے کہ ہر مدرسے کے [illegible] کو صوبہ [illegible] کا انتظام کیا جائے۔

دار القضاء کا مطالبہ

(۱۱) یہ اجلاس حکومت ہند سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ جو مقدمات کا نون شریعت کے مطابق فیصل کئے جاتے ہیں جیسے کہ نکاح، طلاق، مہر، نفقہ، خلع، وقف، میراث وغیرہ ان کے لئے اسلامی عدالتیں قائم کی جائیں، اگر ہمارے ناموس و عزت اور دین کا پورا تحفظ ہو سکے ان عدالتوں کیلئے قاضی [illegible] مقرر کئے جائیں، اور وکالت بھی علماء ہی کریں۔

نکاح

(۱۲) آل انڈیا سنی کانفرنس کا [illegible] اجلاس [illegible] کرتا ہے جو نکاح کے [illegible] مشکلات کے [illegible] کے لئے ایسے کاملین [illegible] مرتب و تجویز کرے جس کی رُو سے عورت [illegible] ضرورت خلاصی حاصل کر سکے۔

حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خاں صاحب، حضرت صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی صاحب، حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مولوی محمد نعیم الدین صاحب، حضرت مولانا ملک العلماء ظفر الدین صاحب بہار شریف، حضرت [illegible] مولانا عبد الحق صاحب، حضرت مولانا مفتی

عبد اللہ [illegible] صاحب [illegible]، حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب [illegible]، حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب [illegible]، حضرت مولانا ابو البرکات سید احمد صاحب لاہور، حضرت مولانا مفتی امتیاز احمد صاحب اجمیر شریف، حضرت مولانا مفتی قدرت [illegible] صاحب [illegible]، حضرت مولانا عبد الصادق صاحب [illegible] ضلع گجرات، حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible]، حضرت مولانا محمد [illegible] صاحب [illegible]، حضرت مولانا مفتی [illegible] صاحب [illegible]، حضرت مولانا مفتی [illegible] صاحب [illegible]، حضرت مولانا مفتی [illegible] صاحب آگرہ، حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب [illegible]، حضرت مولانا مفتی احمد صاحب [illegible]، حضرت مولانا مولوی مفتی عبد الرشید خاں صاحب [illegible] ناگپور، حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں صاحب [illegible]

و صوبہ کرام و دیگر متعلقین علماء سے بھی مشورہ [illegible] فرمائیں

(۱۳) آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس [illegible] حضرات [illegible] ضروری سمجھتا ہے کہ ان کی ضروری تعلیم و معلومات کا فوری انتظام کیا جائے، اور ایک ایسی کتاب تیار کی جائے جس میں [illegible] مسائل نکاح سے باخبر ہو کر اس سنت کی انجام دہی کا کام کر سکیں۔ ایسی کتاب کا مطالعہ جدید نکاح خوانوں کے لئے لازم کر دیا جائے، اور جس وقت وہ اس فن نکاح [illegible] کر کے امتحان میں کامیابی حاصل کریں، سند نکاح خوانی دی جائے۔

جمعیت آئین ساز

(۱۴) چونکہ سنی کانفرنس ابتدائی دور سے ترقی کر کے کافی وسعت اختیار کر چکی ہے اس لئے اس کے آئین میں مزید اضافہ و ترمیم کی ضرورت ہے، لہٰذا ایک مجلس ترتیب دی جائے جو سات ارکان پر مشتمل ہو۔ اس آئین کی نقلیں جلد ارکان کے پاس بھیجی جائیں، جب وہ اس پر کافی غور کر لیں تو اس وقت مجلس منعقد کر کے منظور کی جائے، جب سالانہ جلسہ ہو اس وقت تک اس آئین منظور کردہ جمعیت عاملہ پر عمل ہوگا۔

(ارکان) حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھہ شریف، حضرت صدر الافاضل صاحب، حضرت صدر الشریعہ صاحب، حضرت ملک العلماء صاحب، حضرت مفتی اعظم ہند صاحب، حضرت مولانا [illegible]

حضرت مولانا عبد العلیم صاحب صدیقی میرٹھی۔

اظہار تہنیت

اجلاس آل انڈیا سنی کانفرنس [illegible] حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مولوی محمد نعیم الدین صاحب [illegible]

[illegible]

مجلس منتظمہ [illegible] اپریل [illegible] بوقت [illegible] بجے شام [illegible]

جس میں تجویز بالاتفاق آرا منظور ہوئی

انتخاب عہدیداران

(۱) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ آئندہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے [illegible] حامی ملت ناصر سنت [illegible] حضرت مولانا [illegible] سید محمد صاحب محدث اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ قرار دیئے جائیں۔ اور ناظم اعلیٰ حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مولوی حافظ حکیم سید محمد نعیم الدین صاحب مدظلہ مراد آبادی بدستور رہیں۔ اور ناظم نشر و اشاعت مولانا عبد الحامد صاحب قادری بدایونی مقرر ہوں۔

محرک: مولانا عبد العلیم صاحب صدیقی میرٹھی۔

تمت

مکتوب محدث بنام پیر مانکی شریف

الجمعیۃ العالیۃ المرکزیۃ
آل انڈیا سنی کانفرنس
مراد آباد

[illegible]

[illegible] دامت مکارمکم [illegible] السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

فقیر اشرفی [illegible] جیلانی

ابو المحامد سید محمد [illegible] صدر [illegible] آل انڈیا سنی کانفرنس

تاثراتِ دل نشیں

۱۹ ۶ ۴۲

جشن شاہی یا دربار اہل سنت بنارس

۹ ۶ ۴۲

از حضرت محترم المقام جناب مولانا [illegible] صاحب بدایونی

ذیل میں [illegible] قطعات و منظومات کو حضرت مولانا [illegible] صاحب بدایونی مدظلہ کے شکریہ کے ساتھ ہدیۂ ناظرین کرام کرتے ہیں [illegible] آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے حضرین میں شاعر و ترجمان اہل سنت کی [illegible] سامنے [illegible] اور ذوق روحانی پیدا کر دیا [illegible] یہ ہے کہ حضرت مولانا مدظلہ کا کلام وہ کلام ہوتا ہے جس میں ادبی لطافتوں و علمی نکات کے ساتھ ساتھ حقیقت کی بیکسی [illegible] جذبات [illegible] دعا ہے کہ وہ شاعر اہل سنت [illegible] اہل سنت [illegible] کہ ہم تا دیر آپ کی علمی و دینی [illegible] سے بہرہ اندوز ہوتے رہیں۔ آمین۔ (ادارہ)

قطعات

مرکز رشد و ہدایت ہے بنارس آج کل
جلوہ گاہ اہل سنت ہے بنارس آج کل

[illegible] اجتماع [illegible] ہند
مسکن خاصان [illegible] ہے بنارس آج کل

دیگر

جب سے باصفا کے قصبا [illegible] آ گئے
ہم بھی اس اجتماع خدا [illegible] آ گئے

[illegible] اسلام کی کشش
[illegible] سے کھینچ کے بنارس [illegible]

[illegible] کی لشکر گاہ

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا جشن

[illegible] حقیقت میں [illegible]
[illegible] بدل [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] کا عاصی [illegible]

ضعف [illegible] دل
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

دیگر

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

دیگر

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

دیگر

[illegible] بنارس میں
[illegible] مدینے کے [illegible]

[illegible] عشاق نبی کی ہے
[illegible]

منظر دربار

[illegible]
[illegible] کی [illegible]

[illegible] اہل حق جشن شاہی [illegible]
سواد اعظم اسلام کا ہے عام [illegible]

باغ فاطمان

[illegible] کی سیر
[illegible]

[illegible]
[illegible] باغ فاطمان کی سیر

دربار اہل سنت

[illegible]
[illegible] جشن عظیم [illegible] اہل سنت

[illegible]
[illegible]

دبدبۂ سکندری

[illegible]

ترانۂ پاکستان

[illegible]

پھیلے گی جو ایشیا میں ...
کہتے ہیں ... ہم لوگ ہیں پاکستانی

[illegible]

[illegible]

الخطبة الاشرفية للجمهورية الاسلامية

عمدۃ المحدثین ابو احمد سید محمد اشرفی محدث کچھوچھوی قدس سرہ

آل انڈیا سنی کانفرنس اجمیر (خصوصی اجلاس)

۵ - ۶ رجب ۱۳۶۵ھ ۸ - ۹ جون ۱۹۴۶ء (خواجہ اجمیری علیہ الرحمۃ والرضوان)

درگاہ معلیٰ اجمیر شریف کی مسجد شاہجہانی میں خواجہ غریب نواز اجمیری علیہ الرحمۃ کے عرس کے موقع پر آل انڈیا سنی کانفرنس کے عظیم الشان اجلاس حضرت دیوان سید آل رسول علیخاں سجادہ نشین آستانہ اجمیر پاک کی صدارت میں منعقد ہوئے، ہیرونی علماء و مشائخ نے شرکت کی ایک لاکھ سے زائد عام مسلمانوں کا اجتماع رہا حضرت مولانا سید محمد اشرفی محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین ناظم عمومی وحضرت مولانا شاہ عبد الحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت حضرت مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی حاجی محمد عارفین مولانا جیلانی میاں مولانا مدیر حسین دہلوی، حضرت مولانا سید عبد المجید صاحب مالیگاؤں وغیرہ کی تقریر و مساعی سے اس اجلاس کو کامیاب بنایا۔[1] صدر آل انڈیا سنی کانفرنس حضرت سید محمد محدث کچھوچھوی نے جو خطبہ اپنے مخصوص انداز میں ارشاد فرمایا اس کا ملخص یہ ہے۔

(۱) دنیا والوں کے حضور اور ان کے مزارات کی حاضری کی سعادت بابرکت ہوتی ہیں

[1] دبدبہ سکندری رامپور ۱۰ جون ۱۹۴۶ء ص ۳

اس کا سجادہ صدر جہاں یا بادشاہ ہوتا ہے ان کے خدام بصیرت کی نگاہ سے حقائق عالم کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

(۲) ہندمیں حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری علیہ الرحمۃ کے وسیع فیض کا اعتراف کرو۔

(۳) اسلام اور کفر کا تقابل ——— مسلمان کی تیز نگاہ اثر کو دیکھ کر موثر کا یقین کر لیتا ہے، صفات کو دیکھ کر موصوف ذات کا یقین کرتا ہے۔ اس کی تیز نگاہ فلک کی بلندیوں سے پار ہو کر زمین کے ذروں کو چھوڑ کر معبود برحق کی وحدت کے سامنے سرنگوں ہو جاتی ہے لیکن کافر کی عقل مظاہر قدرت کی حقیقت دریافت سے تھک جاتی ہے، تو انہی مظاہر ——— سورج، چاند، آگ، پتھر، درخت وغیرہ ——— کو پوجنا شروع کر دیتی ہے۔

(۴) دین کی اشاعت اور اس کی پاسداری کی خاطر اسلاف کے کارنامہ اجمالی ذکر

(۵) اندرون ملک اسلام پر مصائب ——— دین فروشی کی چند مثالیں، دیوبندیوں کا ماتم کا تماشہ اور گاندھی کی جے اور گنگا جل کا چھڑکنا۔

(۶) بیرون ملک مسلمانوں پر ظلم ——— فلسطین میں مسلمانوں کی حالت زار، ترکوں کا حجاز کرم سے جبریہ ٹیکس لینا، انڈونیشیا میں مسلمانوں کے ساتھ ظلم و زیادتی۔

(۷) دوبارہ سنیت کی تنظیم ——— مرکزی دار الاشاعت، مرکزی دار القضاء، مرکزی دار التصنیف کا قیام اور صوفیوں میں ربط و ضبط۔

(۸) آل انڈیا سنی کانفرنس ——— جمہوریہ اسلامیہ کے لیے علماء و مشائخ کا عزم صمیم ——— پاکستان کی منزل کو لیگیوں کے ہاتھ سے قریب تر کرنا

(۹) پاکستان کے معنی اسلامی قرآنی طرز حکومت ——— سنی کانفرنس سب کا تحریری عہد۔

مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے والی وحدتی [illegible] جمہوریہ اسلامیہ کے [illegible]
پرچم تلے جمع ہو جائیں۔

مذکورہ کانفرنس میں حسب ذیل تجاویز منظور ہوئیں:

(الف) [illegible] آل انڈیا سنی کانفرنس کی منظور کردہ تجاویز کی پرزور تائید کرتا ہے اور آل انڈیا سنی کانفرنس پر اپنے کامل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور یقین دلاتا ہے کہ مسلمانان [illegible] آل انڈیا سنی کانفرنس کی مذہبی رہنمائی پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

(ب) یہ جلسہ اعلان کرتا ہے کہ حضرات علماء و مشائخین اہل سنت ہندوستان کے اسلامی حکومت کا قیام چاہتے ہیں جو قرآن کریم، احادیث نبویہ، فقہی اصولوں کے مطابق ہو۔ یہ جلسہ اعلان کرتا ہے کہ وزارتی مشن کی تجاویز مسلمانوں کے لئے ہرگز قابل قبول نہیں ہیں۔

(ج) یہ عظیم الشان جلسہ ماسٹر تارا سنگھ کی اس تحریک کو جو ملک کے ہر گوشہ میں [illegible] انقلابی شکل و صورت میں چلائی جا رہی ہے جس کی بدولت مسلمانوں پر جابرانہ اور سفاکانہ مظالم ہو رہے ہیں انتہائی نفرت کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس تحریک کے مجرموں کو [illegible] خلاف قانون قرار دے اور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنے تحفظ سے غافل نہ رہیں۔

آئندہ صفحات پر آپ اس تاریخی خطبہ الخطبۃ الاشرفیہ للجمہوریۃ الاسلامیہ مطبوعہ مراد آباد ۱۳۶۵ھ کا عکس بھی ملاحظہ فرمائیں۔

[illegible]

ان من البیان لسحرا

الخطبۃ الاشرفیۃ للجمہوریۃ الاسلامیۃ

جو [illegible]

امسال ۵-۶ رجب ۱۳۶۵ھ کو آل انڈیا سنی کانفرنس کے اسپیشل اجلاس [illegible] درگاہ معلی اجمیر شریف میں [illegible] درگاہ عالم پناہ خواجہ غریب نواز قدس سرہ کی [illegible] خود حضرت ممدوح مدظلہ نے [illegible] علامہ نبیل فاضل جلیل [illegible] حضرت مولانا الحاج المولوی السید الشاہ محمد صاحب محدث کچھوچھوی مدظلہ صدر آل انڈیا سنی کانفرنس نے یہ بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا اور لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ اپنے مخصوص انداز میں سنایا

حسب فرمائش [illegible] آل انڈیا سنی کانفرنس

[illegible] مولوی ظفر الدین احمد صاحب [illegible] نے

اہلسنت برقی پریس [illegible] محل مراد آباد میں چھاپ کر شائع فرمایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

وعلی الائمۃ المجتہدین وعلماء امتہ وفقہاء ملتہ وشہداء محبتہ و

جمیع [illegible] اما بعد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمارا مقصد بھی [illegible]

[illegible] پاکستان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہندوستان کو پاکستان بنا کر دکھا دیا ہے۔

[illegible]

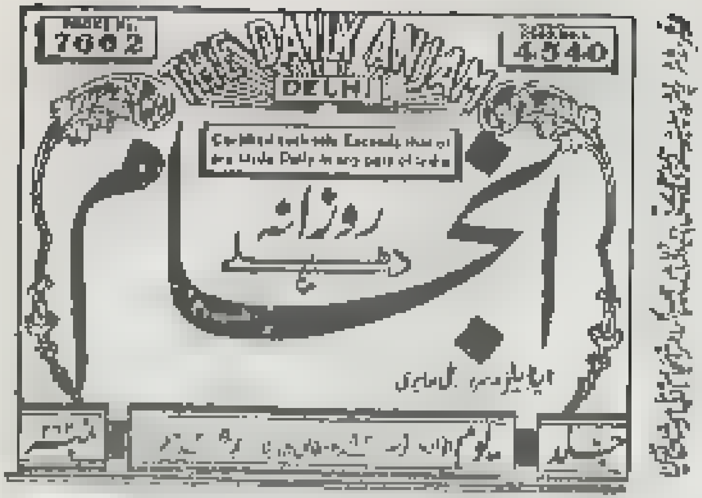

قائداعظم کو پیر صاحب مانکی شریف کی معرفت وزیری قبائل کا اہم خط

[illegible]

[illegible]

فقیر ابوالمحامد سید محمد اشرفی جیلانی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس

اجلاسِ بمبئی منعقدہ ۲ دسمبر ۱۹۴۵ء

تقریر: حضرت مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری

رکن آل انڈیا سنی کانفرنس

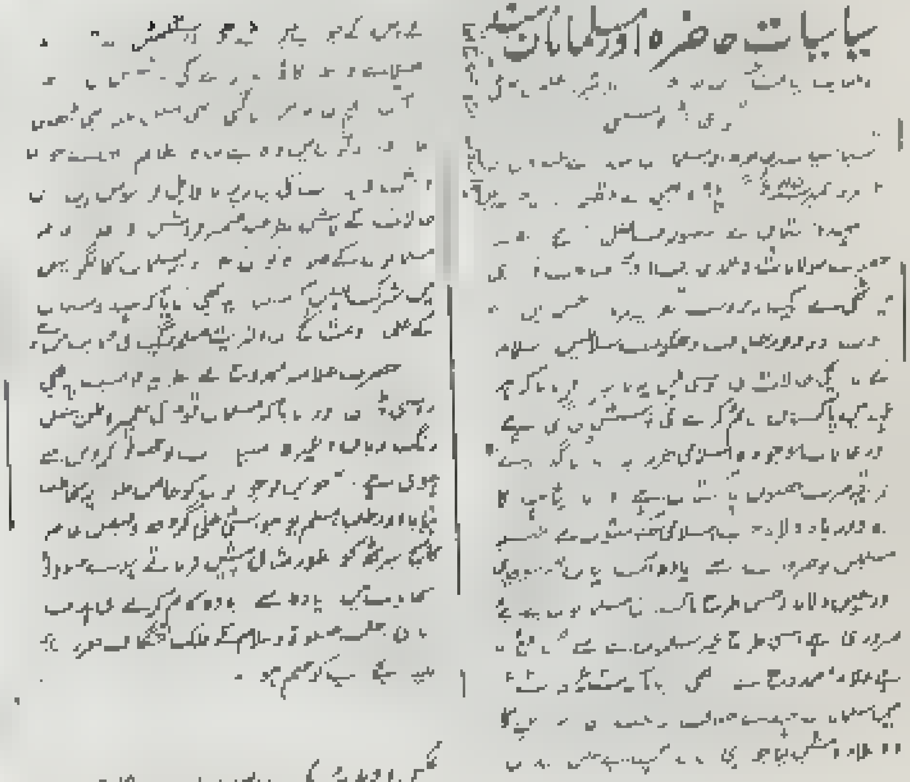

عکس دبدبۂ سکندری شمارہ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ء

عرسِ اعلیٰ حضرت بریلوی
اور
تائیدِ تحریکِ پاکستان

تقریر: حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی مصنف بہارِ شریعت

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے پچیسویں عرس مبارک منعقدہ ۲۳ تا ۲۵ صفر ۱۳۶۵ھ/۲۸ تا ۳۰ جنوری ۱۹۴۶ء کو بریلی شریف میں حضرت صدر الشریعہ اور حضرت صدر الافاضل نے مسئلہ پاکستان پر جو پُرزور تقاریر فرمائیں ان کا مفہوم حصہ جریدہ دبدبۂ سکندری مطبوعہ ۱۱ فروری ۱۹۴۶ء میں محفوظ ہے۔ اسی موقر جریدہ سے کر ذیل میں درج کی گئی ہیں۔

(۱)

...کانگریس ہندو عظیم ہے وہ ہندوستان سے مسلمانوں کے مستقبل کا فیصلہ کر چکی ہے اس کی سب سے بڑی آرزو یہی ہے یہی اس کا سرمایۂ حیات ہے یہی اس کی آرزو ہے کہ ہم ہمیشہ سے مسلمانوں کو اس کے دامِ تزویر سے بچانے کی سعی کرتے رہے اور ملکی سود و دشمنی کا بے دریغ اظہار کرتے رہے۔ خلافت کمیٹی کے زمانے میں مسلمانوں کی بہت سی جماعتیں اس کے تملق و چاپلوسی سے دھوکا کھا کر اس کے دامِ فریب میں آگئیں تھیں۔ مگر روز مرہ کے تجربوں نے ان کی آنکھیں کھول دیں۔ جو جو باتیں ہم کہتے تھے ان کے سامنے آگئیں اور وہ ہندو جو اس وقت محبت کے پردہ میں دشمنی کرتا تھا اب بالاعلان مقابل ہے۔ کانگریس

اس بات کی مدعی ہے کہ وہ تمام ہندوستان کی نمائندہ ہے اس باطل دعوے کی تائید کرنے کے لئے اس نے بعض مولوی حاصل کئے ہیں جنہوں نے خدا و رسول سے غداری کی حتی کہ وہ مشرکین ہنود کی زبان بنے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کو ان کے دام تزویر میں پھنسانا چاہتے ہیں۔ تعجب ہے کہ وہ حتی الوسع کوشش کرتے ہیں کہ مسلمان کانگریس کا ساتھ دیں کانگریس کی حمایت کریں کانگریسی امیدوار کو کامیاب بنائیں علمائے اہل سنت مسلمانوں کو اس فریب کے جال میں پھنستا دیکھ کر صبر نہیں کر سکتے ہم مدت سے اعلان کر رہے ہیں۔ اور ہماری تمام سنی کانفرنسیں جو ملک کے گوشہ گوشہ میں اور ہر صوبہ میں قائم ہیں کانگریس کے مقابلہ میں پوری جدوجہد کر رہی ہیں چنانچہ پچھلے الیکشن میں ان کانفرنسوں کی کوششیں کامیاب ہوئیں، اور کانگریس کو شکست ہوئی سنی کانفرنس کی کوششیں بہت مفید ثابت ہوئیں اس وقت ہم پھر یہی اعلان کرتے ہیں کہ مسلمان کانگریس کو اور کانگریس کے کھڑے ہوئے امیدوار کو کانگریس کی حامی جماعتوں جمعیت علماء دیوبندی پارٹی مولوی حسین احمد کے زیر اثر طوفان برپا کر رہی ہے اس کے علاوہ احرار و خاکسار نیشنلسٹ وغیرہ جن سے کانگریس کو مدد پہنچ رہی ہے یا جو کانگریس کی ہمنوا ہیں بڑی جدوجہد کا زور لگا رہے ہیں مسلمان ہرگز ان کی فریب کاری میں نہ آئیں۔

حضرت مولانا کی تقریر بڑی غور سے سنی گئی اور اس اجتماع عام میں ہر فرد بشر گہری عقیدت کے جوش میں وارفتہ تھا بار بار تحسین و مرحبا، اور تکبیر کی صدائیں بلند ہوتی تھیں اور مسلمان جو پہلے سے علماء کی ہدایت کے منتظر تھے اس رہنمائی کے بعد مطمئن ہو گئے الحمد للہ ان میں سے کوئی بھی کانگریس کی تائید نہ کرے گا بلکہ سب اس درجہ کے مبلغ ہو گئے جو دوسروں کو بھی یہ پیام پہنچائیں گے اور اپنی پوری قوت سے مسلمانوں کو کانگریسیوں کے پھندے میں آنے سے روکیں گے۔"

(۲)

تقریر:- حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی

ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس

حضرت صدر الشریعت کی تقریر کے بعد حضرت صدر الافاضل نے ان کی تائید فرماتے ہوئے ارشاد کیا کہ الیکشن کے معاملہ میں ہماری اجتماعی کوشش یہی ہے کہ کانگریس کو ناکام کر دیا جائے ہم اس کی مدد کو مسلمانوں کے حق میں نافع سمجھ کر دینی فرض کے طور پر انجام دیتے ہیں مسلم لیگ کو اس سے فائدہ پہنچے تو ہم اس کے امتنان یا شکر گزاری کے متمنی نہیں ہیں جو تحریک مسلمانوں کے نفع کیلئے ہو مسلمانوں کی ہمدردی و محبت سے اس کی تائید ضروری ہے اس کے بعد آپ نے پاکستان کے مسئلہ پر بہت واضح اور مدلل تقریر فرمائی اور بتایا کہ پاکستان کے معنی یہ ہیں کہ ہندوستان کے ایک حصہ میں اسلامی حکومت قائم کی جائے جو شریعت طاہرہ کے آئین اور فقہی اصول کے مطابق ہو مسلمان یہ عزم کریں تو دنیا کی کوئی طاقت ایسی حکومت قائم ہونے سے روک نہیں سکتی اگر آپ کو پاکستان حاصل کرنا ہے تو آپ اسلامی زندگی حاصل کیجئے اور اسلامی قوانین کے خود پابند ہو جائیے اپنے گھر والوں کو پابند کیجئے تب ملنے والوں پر ان کی بات کا اثر ہوگا پاکستان حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ ظاہر و باطن سے اسلام کے فدائی ہوں اور آپ کے عمل اور آپ کی وضع بتاتی ہو کہ جو مسلک ہے آپ کی زبان پر ہے اس کا جذبہ صادقہ آپ کی رگ و پے میں سرایت کر چکا۔ اور جب آپ کا یہ جوش صادق کے ساتھ عزم راسخ ہو تو پھر پاکستان کا کوئی بھی روکنے والا نہیں۔

اس تقریر کی روشنی نے مجمع کو مست بنا دیا اور ہر شخص پاکستان کے جذبہ میں سرشار نظر آرہا تھا؟

آل انڈیا سنی کانفرنس کا فیصلہ

سنی کانفرنس

[illegible]

پاکستان

[illegible]

مطالبۂ پاکستان متعلق آل انڈیا سنی کانفرنس کا تاریخی فیصلہ

سُنّی کانفرنس

پچھوند (ضلع اٹاوہ) منعقدہ ۱۱ فروری ۱۹۴۶ء

زیرِ صدارت حضرت مولانا ابو المحامد سید محمد محدث کچھوچھوی

تقاریر: حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی

حضرت مولانا محمد عبد الحامد قادری بدایونی

گزشتہ صفحات میں مذکورہ سنی کانفرنس کا خطبہ صدارت سید مصباح الحسن مودودی درج ہو چکا ہے۔ اس اجلاس کی روداد اور اہم تقریروں کا خلاصہ جو مولانا اعزاز حسین ناظم سنی کانفرنس پچھوند (ضلع اٹاوہ) نے مرتب کیا تھا، درج ذیل ہے۔

"سنی کانفرنس پچھوند کا آخری شاندار اجلاس ۱۱ فروری ۱۹۴۶ء کو بعد نماز عشاء ہوا۔ حاضرین کی تعداد ہزاروں تھی۔ . . . . . حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس نے اپنی فاضلانہ تقریر میں مسلمانوں کو بتایا کہ وہ احکام اسلام کی پابندی کرتے ہوئے پاکستان کے حصول کی کوشش کریں اور اپنے اندر اسلام کی اطاعت کا جذبہ پیدا کریں۔ اگر مسلمان دینیات کا جذبہ پیدا کر کے متحرک ہو گئے تو مستقبل قریب میں پاکستان کا مل جانا دشوار نہیں۔ اس کے بعد آپ نے کانگریس کی ہندوانہ ذہنیت پر تبصرہ فرمایا۔ آپ کے بعد حضرت صدر الشریعت مولانا امجد علی صاحب مفتی اعظم نے اہل سنت کی تعمیر اور اتحاد و اتفاق پر بہت عمدہ تقریر فرمائی۔

تمام مجمع حضرت مولانا شاہ محمد عبد الحامد صاحب قادری بدایونی کی تقریر کا منتظر تھا

آل انڈیا سنی کانفرنس کی تقریر کے لئے مضطرب تھے اور بار بار تقاضے کئے جا رہے تھے کہ حضرت ممدوح تقریر فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے کپتان عبدالرشید صاحب کی رہائی کے مطالبہ کا ریزولیوشن اپنی پرجوش تقریر کے ساتھ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت نے کپتان عبدالرشید کی سرگرمیوں کے معاملہ میں جو ناعاقبت اندیشانہ طریقہ اختیار کیا ہے، وہ مسلمانانِ ہند میں ہیجانِ عظیم پیدا کر رہا ہے اور عام و خاص طور پر ہر مسلمان اپنے ایک خادم بھائی کی حمایت کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہے۔ میں مسلمانوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اس معاملہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے نمائندے کے احکام کا انتظار کریں کیونکہ انتخابات کی مہم کا کام ضروری ہے اسے کامیاب بنانا سب سے مقدم ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد حضرت مولانا سید محمد اشرفی صاحب محدث مدظلہ صدر آل انڈیا سنی کانفرنس نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں پاکستان پر قوی ترین دلائل تھے کانگریس اور اس کے کارندوں پر تنقید فرماتے ہوئے حضرت نے فرمایا کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ صوبجات میں کانگریس کو ہزیمت دینے کی ہر ممکن سعی کریں۔ آل انڈیا سنی کانفرنس اور اس کے تمام ارکان اپنی تمام تر کوششیں ملت اسلامیہ کی حمایت میں کانگریس کی مخالفت میں صرف کر رہے ہیں۔ حضرت کے خطبہ کے بعد مولانا سید احسن صاحب مدظلہ نے حضرات علماء و مشائخین کا شکریہ ادا کیا۔ ہم تجاویز منظور ہوئیں۔ ۱۲ فروری کو تمام اکابر علماء واپس ہوئے۔"

(ہفت روزہ دبدبۂ سکندری، رامپور مطبوعہ ۱۸ مارچ ۱۹۴۶ء، ص ۲)

اجلاس انجمن نعمانیہ ہند لاہور

منعقدہ ۳ مئی ۱۹۴۶ء بمقام شاہی مسجد

زیر صدارت :- حضرت خواجہ محمد قمرالدین سجادہ نشین سیال شریف

مولانا عبدالحامد بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس کی تقریر کا خلاصہ

۳ مئی ۱۹۴۶ء کو شاہی مسجد لاہور میں مرکزی انجمن نعمانیہ ہند کا ساٹھواں سالانہ اجلاس شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض حضرت صاحبزادہ خواجہ محمد قمرالدین صاحب آستانہ سیال شریف نے انجام دیئے۔ مولانا عبدالحامد قادری بدایونی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ "ہندوستان کے مسلمانوں کی تمام خرابیوں کا واحد حل قیام پاکستان میں مضمر ہے۔ پاکستان دس کروڑ مسلمانوں کی زندگی اور موت کا سوال بن چکا ہے۔ ہم آزادانہ زندگی بسر کرنے کے لئے یا تو پاکستان حاصل کریں گے اور یا مٹ جائیں گے۔ وہ ملک جس کی قسمت کے فیصلہ کی گھڑی آ پہنچی ہے، ہم پاکستان کی راہ کے ہر روڑے کو ہٹا دینے کا عزم بالجزم کر چکے ہیں۔ وزارتی مشن کو تنبیہ کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا اگر دس کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ کو نظرانداز کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کے نتائج نہایت مہلک ہوں گے"

۴ مئی کو انجمن نعمانیہ کے سالانہ اجلاس کی نشست اسلامیہ کالج کے میدان میں منعقد ہوئی۔ حضرت پیر صاحب مانکی شریف (صوبہ سرحد) نے سہ پہر کی نشست کی صدارت کی۔ اس اجلاس میں مولانا عارف اللہ صاحب میرٹھی اور مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی نے تقریریں کیں۔"

(اخبار دبدبۂ سکندری، رامپور مطبوعہ ۱۳ مئی ۱۹۴۶ء، ص ۵)

سُنّی کانفرنس شاہجہانپور یوپی

منعقدہ جمادی الثانی ۱۳۶۵ھ مئی ۱۹۴۶ء

تحریر حضرت مولانا مفتی محمد دانش علی فریدی صدر مدرس مدرسہ ... شاہجہانپور

... یہ ایک مقصد کے لئے ہم اور آپ یہاں جمع ہوئے ہیں وہ نہایت ہی اہم ہے۔ حضرات ... سنت کی تبلیغ و اشاعت کرنے والی جماعت ہے میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس سے قبل ... حضرات اپنے اس فریضہ کو بھولے ہوئے تھے یہ بھی مطلب نہیں کہ قبل ازیں تبلیغ مفقود تھی بے شک کسی زمانہ میں ہماری تبلیغ کا سلسلہ منظم نہ تھا یہ مقدس کام علمائے دین متین بخوشی انجام دیتے رہے ہاں ضرور تھا کہ پیشتر یہ سب کچھ انفرادی طور پر ہوتا رہا ممکن ہے کہ ان زمانوں کے لئے وہی طریقہ مناسب ہو مگر اب وہ زمانہ نہیں رہا آج جبکہ دنیا کا ہر فرقہ منظم ہے عالم میں انقلاب کی آندھیاں چل رہی ہیں جو صرف ملکوں کو بلکہ قوموں کو بے طوفانی تھپیڑوں میں ہے کر تہ و بالا کر جاتی ہیں ... نازک دور میں طوفانی کشمکش میں اپنا سچا مذہب و ملت باطل کے اعتقادات سے بچا کر محفوظ رکھ سکتے ہیں اپنی تہذیب کلچر روایات دنیا کی تمام قوموں اور مذہبوں سے ممتاز رکھ سکتے ہیں۔ دنیا کی ہر قوم عالم کا ہر فرقہ اپنی اپنی تنظیم کر رہا ہے اپنی پوری قوت کے ساتھ ... کا مقابلہ کرنے کو تیار ہے ہندو ایک طرف اپنی طاقت بڑھا رہا ہے اور چاہتا ہے

کو مسلم اقلیت کو اپنی اکثریت کے معدہ میں متحدہ قومیت کا چورن دے کر ہضم کر جائے دوسری طرف ایک وہ فرقہ بھی ہے جو ہمارے ہی بھائیوں کا ہے ... ہمارا ... خلاف ... وہ چاہتے ہیں کہ انہیں باطل عقائد کا شکار بنا دیا جائے جو ہدایت کے سیدھے راستے سے ہٹ کر گمراہی پر مجتمع ہوگئے فرعونی و قارونی طاقتوں کی حمایت بھی انہیں حاصل ہوگئی ہمارے مدمقابل منظم ہو کر آگئے کھلم کھلا ہم کو گمراہ کہہ کر عامۃ المسلمین میں ضلالت و بے دینی پھیلانے کی ... کوشش کر رہے ہیں عامۃ المسلمین ان کی مقدس صورتوں سے دھوکہ کھا رہے ہیں مگر وہ ... ایک حد تک عام ... مسلمانوں میں اپنی وہابیت و تشیع تقدس ... کی بات کا ... کامیاب بھی ہوگئے ہیں تیسری طرف وہ گروہ ہے جو مسلمان ہونے پر فخر کرتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں مگر سچے مسلمانوں ... سنت نبویہ کو ... سمجھتے ہیں برا بھلا کہتے ہیں ... تہذیب جدیدہ اور علوم مغربیہ کے ... پروپیگنڈا کرتے رہیں اور سب کے سب منظم ہیں اگر کوئی فرقہ غیر منظم ہے تو وہ جس کی سرداری ... سرگرم ... ہے۔

آج جبکہ آزادی ہند کا مسئلہ درپیش ہے وہ دن قریب ہے کہ قومی حکومتیں بنائی جائیں قومی حکومت کا ٹھوس ... اور منصفانہ مطالبہ کرنے والی جماعت صرف مسلم لیگ ہے جس نے ... کے ساتھ عامۃ المسلمین کے جذبات کی صحیح ترجمانی کی ہے۔

یہ تو ظاہر ہے کہ قومی حکومت بنے گی اور ضرور بنے گی ... مسلمانوں کو قربانیاں دینی پڑیں ... ہمارے ... ضرورت ...

پالیسی کا میدان سر کرنا ہو ... مسلمان ... حاصل کرے

کچھ کر سکتا ہے۔ بحمد اللہ مسلمان مرنا بھی جانتا ہے اور جینا بھی۔ وہ حصول پاکستان میں اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے سے دریغ نہ کرے گا، کیونکہ پاکستان ہی میں مسلمانوں کی آزادی کا راز مضمر ہے۔ ہندوستان میں اسلام بغیر پاکستان کے آزاد نہیں رہ سکتا ہے [illegible] تبلیغ سنت کے لئے پاکستان میں اسلامی حکومت کا قیام بے حد ضروری ہے تاکہ جمہوری حکومت ہو [illegible] ہندوستان میں [illegible] ہو سکتی ہے مسلم [illegible] کا فریضہ ہے کہ ہر گراں سے گراں قیمت پر پاکستان کا حصول [illegible] کے لئے کمربستہ رہے ہم حق پر ہیں [illegible] ہماری مدد کرے گا انشاء اللہ [illegible] ہم [illegible] مقدس مطلب یعنی کو حاصل کر کے ہی دم لیں گے۔

ہندو ہماری آزادی کا دشمن ہے وہ مہاجنی ذہنیت رکھتا ہے رام راج کے قیام کے خواب دیکھ رہا ہے۔

ہر طرف سے مخالفت کا ہجوم ہے سیاسی و مذہبی تنظیموں کی آڑ لے کر دین بیضا کو شکار کرنا چاہتے ہیں علمائے اہل حق نے اس ماحول کی [illegible] علی حضرت مولانا محمد [illegible] صاحب فریدی [illegible] کے علماء سے [illegible] کی کامیاب کوشش کی جس کا نتیجہ آج ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین صاحب کی کوششوں نے حضرت محدث اعظم سید محمد صاحب کچھوچھوی کی امداد سے علمائے سنیت کا منتشر شیرازہ مجتمع کیا اور سب کو ایک مرکز پر متحد کر دیا جس کا پہلا اجلاس خطیب مشرق حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible] کی کوششوں سے [illegible] کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ [illegible] تنظیمی دور نہایت کامیابی کے ساتھ شروع ہو کر ترقی کی [illegible]

میں کامران ہو رہا ہے [illegible] اور پر فتن زمانے میں ضروری تھا کہ اسلامیان ہند کی [illegible] کے علاوہ ایک ایسی مذہبی تنظیم قائم ہو کہ جو آفتاب نبوت کی روشنی میں عام مسلمانوں کو سیاسی و مذہبی راستہ دکھائے [illegible] نقطہ نظر سے غور کریں ان کے [illegible] سے واضح ہو رہا ہے کہ اتحاد کسی زمانے میں مسلمانوں کا حصہ نہ [illegible] [illegible] وحدت کو مسلمانوں کے علاوہ کوئی جانتا بھی نہ تھا مسلمان [illegible] [illegible] العدل [illegible] سے [illegible] مسلمانوں [illegible] کی [illegible] [illegible] حکومت کی ہے اور [illegible] تفرقہ و انتشار [illegible] ہندوؤں کا [illegible] تھا۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کو بھلا [illegible] نتیجہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مسجدوں کی [illegible] پاس کر سکے [illegible] [illegible] ایک [illegible] کتاب ایک [illegible] ذہنیت کی [illegible] [illegible] ہم [illegible] کا جو ہماری گردنوں پر [illegible] ایک [illegible] [illegible] کہ ہم صرف نام کے مسلمان ہیں نہ ہمارے اعمال و احوال ہی ٹھیک ہیں اور نہ تنظیم ہی درست ہے۔

[illegible] اگر [illegible] اللہ کی حرمت چاہتے ہیں تو اعلائے کلمۃ اللہ کر کے مسلمانوں کو [illegible] [illegible] اگر ہم ماضی کی تاریخ دہرانا چاہتے ہیں کھوئی ہوئی عظمت [illegible] چاہتے [illegible]

دیں فریضہ ہے کہ ہم خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر سختی سے کاربند ہوں اور دوسروں کو اس طرف متوجہ کریں۔ سنی کانفرنس اسی مقصد کے لئے قائم ہوئی ہے کہ فرزندان توحید کو حبل اللہ کے رشتہ میں جکڑ کر ہمارے اقتصادی و معاشی کمزوریوں کا قلع قمع کرے ملت کی عزت و عظمت کا سکہ دنیا کی نگاہوں میں ہمارے نسلوں کی گردنیں خداوند قدوس کے دربار میں جھکا کر دنیا میں سربلند کرے موجودہ انقلابات کے طوفان سے دین فطرت کو محفوظ رکھے۔ آخر میں فرزندان توحید سے گزارش ہے کہ وہ اپنے مذہب و ملت کو ترقی دینے اور [illegible] سنی کانفرنس کے مقاصد کے احکام پر بنا بر [illegible] اور جماعت کو وسیع [illegible] اپنی امکانی کوششیں صرف کردیں وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

([illegible] مورخہ [illegible] مئی ۱۹۴۶ء ص ۷)

اجلاس سنی کانفرنس

پھپھوند منعقدہ ۲۰ مئی ۱۹۴۶ء

زیر صدارت: پیرزادہ حضرت بشیر میاں صاحب خیرآبادی
مجاہد ملت مولانا عبدالحامد بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس
کی تقریر کا خلاصہ

نوٹ۔ سنی کانفرنس پھپھوند کے اس اجلاس میں مولانا [illegible] صاحب [illegible] آستانہ پھپھوند نے مولانا بدایونی سے فرمایا کہ آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کی پاس کردہ تجاویز، مسائل حاضرہ اور [illegible] کی [illegible] نیز مسئلہ پاکستان پر اہل سنت و جماعت کے موقف پر روشنی ڈالیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی تقریر میں جو ارشاد فرمایا اسے مولانا سید [illegible] سکریٹری ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس پھپھوند نے ضبط تحریر میں لا کر طبع کرا دیا۔

مسنون خطبہ کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ آل انڈیا سنی کانفرنس چاہتی ہے کہ تمام علمائے اہل سنت میں باہمی ارتباط پیدا ہو، ہماری خانقاہوں کو تبلیغ و اشاعت کا مرکز بنایا جائے بزرگوں کے اعراس سے ہر مرید ایک جذبہ دینی لے کر جائے۔ مدارس دینیہ منظم ہوں، چنانچہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے مجوزہ پروگرام کے مطابق، ایک دار المبلغین بدایوں میں کھولا جائے گا جہاں سے مبلغین تیار کرکے مختلف علاقوں میں روانہ کئے جائیں گے

آل انڈیا سنی کانفرنس مسائل حاضرہ میں مذہبی حیثیت سے رہنمائی کرے گی ہماری کانفرنس بنارس میں اسلامی حکومت کے پروگرام کو طے کر چکی ہے کہ اکثریت والے صوبہ جات

میں صرف وہی حکومت اسلامی حکومت کہی جا سکے گی جو قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں فقہی اصولوں کے مطابق بنائی جائے اور اسی حکومت کے حصول کے لئے ہر پیر شیخ طریقت اور عالم سر قربانی دینے کے لئے تیار رہے۔ مسئلہ پاکستان پر حضرت ممدوح نے اپنے خاص انداز میں روشنی ڈالی۔

"مولانا نے فرمایا جیسے کہ حضرت احباب دہلی کیبنٹ مشن کی سفارشات میں مصروف کر رہے ہیں چونکہ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر قائد اعظم نے ابھی کوئی بیان نہیں دیا ہے اس لئے میں فی الحال اس پر باقاعدہ تفصیل سے کہنا مناسب نہیں سمجھتا، لیکن وقتی طور پر میں اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ مشن مسلمانوں کو بڑے گورکھ دھندے میں پھنسا دیا گیا ہے۔ مشن کی سفارشات کرپس مشن سے بھی بدتر ہیں۔ کہیں کہیں مشن نے مسلمانوں کے آنسو پونچھنے کی معمولی سی کوشش کی ہے اور مطالبہ پاکستان کو تسلیم کیا گیا ہے اور مسلم لیگ کے پیش کردہ مطالبہ کے اہم اجزاء پر دیانت داری سے غور و توجہ کی گئی ہے اکثر و بیشتر کانگریس کی ترجمانی کرتے ہوئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندو اور انگریز کے پورے اصطلاحات پر عمل کرتے گئے ہیں۔ سفارشات صرف گروہ کی ہیں اور جماعتی حیثیت سے مسلم لیگ کا جو بھی فیصلہ ہوگا اس پر عمل کیا جانا ضروری ہوگا۔ مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی اور کونسل کی میٹنگوں میں یقیناً اس سفارشات پر بحث لائی جائے گی۔

مسلمانوں کی سیاسی زندگی کے لئے پاکستان کے سوا کوئی دوسرا طریقہ حکومت قابل عمل نہیں ہو سکتا مسلمان اس راہ میں ہر مصیبت کے لئے تیار ہیں۔

حضرت خطیب اعظم کی دلپذیر تقریر نے سامعین کے قلوب پر بے حد اثرات قائم کر دیئے۔ آپ معیت مولانا قاضی یوسف حسن صاحب رحمانی کو فیروز آباد کے جلسہ مسلم لیگ کی شرکت کے لئے ... روانہ ہو گئے۔

(اخبار دبدبہ سکندری ... خطیب ... ۱۹۴۶ء ص ۶)

سنی کانفرنس کراچی منعقدہ ۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء

رپورٹ: مولانا قاری شاہ غلام رسول قادری

مولانا عبدالحامد بدایونی کی تقاریر کا خلاصہ

از قلم: صاحبزادہ علی القادری نائب ناظم جمعیت سنیہ حامدیہ قادریہ کراچی

حضرت مولانا الحاج شاہ عبدالحامد صاحب قادری بدایونی پروپیگنڈہ سیکرٹری آل انڈیا سنی کانفرنس ... نے پہلی مرتبہ دو اہم تقاریر میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے دیرینہ خاندان کی بارہ تیرہ سو سالہ سیاسی و مذہبی خدمات اور ... کامیابیوں کا تذکرہ فرمایا جو "مسلم لیگ" کو حاصل ہوئیں۔ دوران تقریر آپ نے عبوری حکومت کانگریسی مسلمانوں اور مسلم لیڈروں کی مسلم کش پالیسی پر تبصرہ فرماتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو کانگریسیوں کے "کوئٹ انڈیا" کے نعرے کو یاد رکھنا چاہیے جو آج موجودہ عبوری حکومت کے عہدوں سے سوراج مانگنے والوں کی آنکھوں کو خیرہ کر رہا ہے۔ اور ہندوستان کی مقبول عام "اردو زبان" کی تخریب کے لئے آسان و سہل اردو تلفظ کی بجائے ہندی نہایت ناگفتہ بہ تلفظات کو اس میں جبراً ٹھونسا جا رہا ہے۔ ہندو پاکستان کے نعرے سے کیوں ڈرتے ہیں اس لئے کہ ان کو "اکھنڈ ہندوستان" سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں یہ سارے ہندوستان پر قبضہ نہ جما لیں مجھے تحریک خلافت کے لیڈروں سے گفتگو کرنے کا بھی موقع ملا ہے اور میں ان کے ساتھ شریک کار رہا ہوں۔ یہ حضرت مولانا

شوکت علی و محمد علی نور اللہ مرقدہ کی جوتیوں کا صدقہ ہے جس سے آج [illegible] کی گرد کو بھی
علاوہ ازیں میں ان تمام نام نہاد مسلمانوں سے پوچھتا ہوں جو کہتے ہیں کہ "سنی کانفرنس"
کیوں بنی؟ میں دریافت کرتا ہوں کہ "جمعیت علمائے اسلام" کیوں بنی جب کہ وہ پہلے ہی
بنی اور جمعیت علماء ہند کے صدر مولانا شبیر احمد عثمانی بن گئے کیا آپ کو معلوم نہیں
کہ جمعیت علمائے اسلام ایسے لوگوں پر مشتمل ہے جو کانگریس کے حلقہ دار رہ چکے ہیں۔
اس کے علاوہ اکثر علماء دیوبند کے فارغ التحصیل ہیں جو کانگریس جمعیت کے [illegible]
کی حالت [illegible] آج ان پر [illegible] کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ مولوی حسین احمد جو خود کو
"مدنی" کہلاتا ہے اور حرمین شریفین میں بھی زبان سے کہہ رہا تھا کہ "ہندوستان میں مرنا
اور کافروں کی خدمت کرنا [illegible] مرنے اور مدینہ میں دفن ہونے سے افضل
ہے" (العیاذ باللہ من سوء معتقدہ)

اس کے برعکس میں بڑے فخر سے کہتا ہوں کہ مسلم لیگ کو منزل پر پہنچانے والے
[illegible] "سنی کانفرنس" ہی کے [illegible] اور وہ حضرت تھے اور
ہیں مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی مرحوم کون تھے؟ میرے بھائی مولانا عبد الماجد بدری
بدایونی علیہ الرحمۃ کون تھے؟ مولانا حامد علیہ الرحمۃ کون تھے؟ بلاشبہ یہ سب سنی کانفرنس
کے نمائندے اور "مسلم لیگ" کے پروگرام کو چلانے والے بہترین سیاسی لیڈر تھے۔ میں سب
حاضرین جلسہ سے دریافت کرتا ہوں [illegible] آیا سنی کانفرنس کے یہ اصول مثلاً "قیام
اصلاحی نظام"، "دینی مدارس و مساجد کی تنظیم"، "مرکزی دار الافتاء و دار المصنفین کا قیام" مضر
ہے؟ ـــــ سب حاضرین نے متفق ہو کر کہا نہیں ہرگز نہیں!

"تو پھر آپ سب کو میں وہی بات کہہ دینا چاہتا ہوں جو ایک ہفتہ قبل قائد اعظم سے
کہی تھی کہ اگر مسلم لیگ [illegible] مطالبہ پاکستان سے ہٹ گئی تو کیا ہوگا [illegible] مگر سنی
کانفرنس ہرگز مطالبہ پاکستان سے نہیں ہٹ سکتی، اگر [illegible] کے مقدس

[illegible] کو مسلم لیگ [illegible] بہر طور پر پاکستان حاصل کر کے رہیں گے" میں آپ سب حاضرین
سے دریافت کرتا ہوں کہ "قائد اعظم" آپ کے امام ہیں؟ حاضرین نے کہا ـــــ نہیں
کیا مذہبی پیشوا یا پیر ہیں؟ ـــــ حاضرین نے کہا نہیں ہرگز نہیں تو میں آپ کو
[illegible] کیا ہیں [illegible] "وکیل السیاسۃ" قائد اعظم سیاسی وکیل ہیں جو موجودہ
[illegible] سیاست کے پیچ سے بخوبی طرح واقف ہیں۔

آخر میں آپ سب سنی مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اگر تمہیں پاکستان حاصل
کرنا ہے تو اپنی مساجد کی تنظیم کرو [illegible] مدارس کو [illegible] اور جمعیت [illegible] کے
ساتھ اشتراک عمل کرو۔

(دبدبہ سکندری رامپور جلد [illegible] نمبر [illegible] ص [illegible]
[illegible] ص [illegible]

سنی کانفرنس کراچی منعقدہ ۱۲ — ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۸ء

زیر صدارت : مولانا قاری شاہ غلام رسول قادری

علامہ محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی کی تقریر کا خلاصہ

از قلم :- صاحبزادہ علی القادری نائب ناظم جمعیت تبلیغ جامعہ قادریہ کراچی

مبلغ ملت، پیر طریقت حضرت علامہ الحاج شاہ محمد عبد العلیم صاحب صدیقی میرٹھی، مبلغ اعظم نے نہایت پُر مغز تقریر فرمائی جو مسلم اور غیر مسلم ادبی حلقوں میں بے حد پسند کی گئی آپ نے اپنے مخصوص طریقہ تبلیغ سے قرآن و حدیث اور فلسفہ و سائنس کے جدید نظریات پر نظام الٰہی کے عالمگیری اصول و ماہیت پر نہایت ہی عمیق ترین معلومات و مطالب سے تقریر سے یہ ثابت کیا کہ موجودہ انگریزی حکومت کے نظام عمل اور ہمارے پاکستانی نظام عمل میں ایک بہت ہی فرق ہے کہ جس وہم کی صورت منظور نہیں کر سکتے ہمارا پاکستانی نظام عمل ایک مافوق البشر کا بنایا ہوا ہے جو ہمیشہ سے ماضی، حال، مستقبل کے قدرتی قوانین پر مبنی ہے۔ دنیاوی حکومتوں کے قوانین تجربہ اور ضرورت کے مطابق ترمیم و تنسیخ کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں مگر اس مافوق الفطرت ہستی یعنی حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا قرآنی نظام عمل اور قوانین حکومت ترمیم و تنسیخ سے مبرا زمانہ ہائے ماضی و حال و مستقبل پر حاوی ہے۔

یہ بھی میرٹھی صاحب لکھتے ہیں کہ گذشتہ آسمانی کتب اور الہامی لٹریچر جس پر یہود و نصاریٰ اور دوسری غیر مسلم قوموں کو دعویٰ ہے کہ یہ وحی حالی و الہامی کتب ہیں پورے وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ ہمارا دین بچ ... اور ہماری کتابیں سرِ مو حیثیت کے تغیر و تبدل اور ترمیم و تنسیخ سے پاک ہیں۔ جہاں تک میری تحقیق ہے یعنی پروفیسر کی ایں علاقہ کہتا ہوں کہ یہ خود ساختہ کتابیں "انجیل مقدس" کے ہزار ہا سالہ مدونہ قلمی نسخوں کا مجموعہ کیا ہے۔

دنیاوی حکومتوں کے بڑے بڑے ماہر علوم فلکیات نجوم وغیرہ اپنی پیش گوئیوں پر پورے وثوق سے کوئی نظام حیات نہیں مرتب کر سکتے، کچھ کہہ نہیں سکتے اور نہ کچھ ہے۔ لیکن ہمارے "تصدیق پاکستان" کا حقیقی بانی وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی کی تائید خداوندی سے ہر نوع انسان کے لئے ایک مکمل نظام حیات پیش کر رہا ہے۔ اب سے صوفیاء و صالحین نے کرام جو دور حاضر سے خانقاہوں میں بیٹھے ہوئے ہیں وہی جریلیوں کی بلاک اور ہمارے صالح ہو سکے تا ... میں خلوت نشین ہو گئے تھے، آج جبکہ جماعت اسلام کی روح کو تعلیم و تربیت دے کر میدان میں لا کھڑا کیا ہے، کہاں گئے وہ ولولہ دینے والے؟ میں اور دیکھیں کہ ہمارے صوفیاء و مشائخ نے اپنی روحانی قوت سے جو خاموش بیٹھے رہنے والے خانقاہوں میں "پاکستانی لشکر" کی تعلیم و تربیت میں مشغول رہے کیا کام کیا ہے۔

علامہ موصوف نے آیت کریمہ ونبلوا الذین آمنوا کو شعر ... پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا مقصد کسی کے مذہبی تنازعہ اور رنگ و نسل کے سبب ختم کرنے کی ضرورت نہیں دنیا یہاں تو شمشیر عشق کے کارنامے ہیں بقول شاعر

سپاہ دیدہ ام کہ بے ماہ و کرد تیغ — شمشیر عشق نیست کہ روشن نہ کند

آج ہمارے خانقاہ نشین و مشائخین اور علمائے کرام و صوفیائے عظام اپنی مذہبی مرکزی تنظیم کے لئے اپنے منتشر شیرازے کو اس اتحاد و تنظیم میں سمیٹنے کے لئے میدان عمل

میں تشریف لا سکے ہیں، اب میں اپنی تقریر کو ختم کرنے سے پہلے جمعیت ضیاء کراچی کو چند تعمیری پروگرام پیش کرتا ہوں میں تمام بلاد اسلامیہ ممالک عربیہ کی سیاحت کر چکا ہوں مگر جتنی دینداری ہندوستان میں ہے اتنی کہیں نہیں یہ خدا کا فضل ہے لہذا جمعیت علمائے سنی رہنماؤں کی تنظیم کا کام شروع کرے، زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمعیت کے ممبر بنائے اور ہر محلہ میں ایسے رہنما کار بنائے جو اسلام کے بنیادی اصول توحید، رسالت، نماز، حج، روزہ، زکوٰۃ پر سختی سے پابندی اختیار کر کے خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی پابند شریعت عمل بنا سکیں۔

(منقول از اخبار دبدبہ سکندری رامپور جلد ۸۲ نمبر
مطبوعہ ۱۱ دسمبر ء ص ۲۲۳)

حضرت علامہ سید محمد اشرفی محدث کچھوچھوی

(صدر آل انڈیا سنی کانفرنس) کی تقریر

از قلم: صاحبزادہ صمصام القادری

نائب ناظم جمعیت مشیخہ جامعہ قادریہ کراچی

رئیس المحدثین، رئیس المتکلمین حضرت علامہ الحاج سید محمد محدث صاحب قبلہ کچھوچھوی (صدر آل انڈیا سنی کانفرنس) دامت برکاتہم العالیہ پچھلے دنوں تبلیغی کانفرنس [illegible] کی صدارت کے سلسلے میں کراچی تشریف فرما ہوئے۔ مگر جمہوریت اسلامیہ کے مفتی اور صدر اعظم آل انڈیا سنی کانفرنس کی حیثیت سے مسلمانان کراچی سے جو خطاب فرمایا وہ سنی کانفرنس ہی کے اغراض و مقاصد کے متعلق تھا۔ اس لئے حضرت صدر اعظم مدظلہ کی بصیرت افروز تقریر و ماحصل کا کچھ حصہ جو تحت الشعور میں کم و بیش محفوظ ہے سپرد قلم کرتا ہوں۔

حضرت صدر اعظم مدظلہ نے اپنی صدارتی تقریر میں "ما کان اللہ لیذر المؤمنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب" کی نہایت عمدہ تفسیر بیان کرتے ہوئے حالات حاضرہ اور سیاست موجودہ پر لطیف انداز میں تبصرہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا مجھے چند بیدار مغز لوگوں نے فضائل رسول پر کچھ بیان کرنے کی درخواست کی ہے اور چند لوگوں نے کتاب و سنت کی روشنی میں بیان کرنے کی التماس کی مگر یہ تبلیغی کانفرنس ہے۔ [illegible] تین دن سے جس قسم کی ایجی ٹیشن تبلیغ کی اسٹیج پر ہو رہی ہے وہ کسی اہل [illegible]

ہوں، اور دماغ ایک وسیع کمرہ ہے۔ علاوہ ازیں اس سیاسی پلیٹ فارم پر جہاں دو گروہ سے اپنے اصولوں کو خیرباد کہہ کے بیچ میں پہنچ [illegible] حدوں کو علیحدہ رکھ کر کوئی درمیانی نظریہ سے کچھ کہنا پڑے گا۔ اور میں یہی سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے اصول سمجھ سے ہی ایک کوئی سخت مشکل ان پڑی کر میں گے نئے کسی مرکز اور متوسط کو ہمیں چھوڑ جانا ہے بھی سبق پڑھانا پڑتا ہے۔

تمام دنیا میں "[illegible] سیاست" کی تلاش ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں پٹی ہوئی [illegible] "میان تعرف" "[illegible]" وغیرہ سے [illegible] سیاست وجود میں لانا چاہتے ہیں مگر ان کی ناکامی یا قسمت [illegible] ایک [illegible] دنیا کا یہی دستور چلا رہا ہے کہ اگر نئے کتنی ہی فائدے کی بات بتلائی جائے گروہ اسے نقصان دہ ہی سمجھتی ہے۔

خدا کا محبوب کائنات کے لئے والوں کو بتلا رہا ہے کہ دنیا کی تمام چیزیں اور مخلوقات ارضی و سماوی، چاند، سورج، زمین، ہوا، پانی، آگ وغیرہ سب انسان کی خدمت گزاری، اصلاح و بہبود کے لئے خدمت گار مقرر ہوئے ہیں۔ تم ان کو اپنا حاکم مت تسلیم کرو، تم قوت و استعداد پیدا کرو کہ یہ تمہارے غلام ہو جائیں۔ جس وقت خدا کے محبوب نے یہ پیغام سنایا کہ اس وقت سورج سے یہ کہا کہ چاہتا ہوں کہ لوگوں کو ہماری پرستش سے روکتے ہو، ہم مشرق سے نہیں نکلیں گے سورج قرآن کے [illegible] مغرب سے لوٹ کر چلا آیا [illegible] سامنے جیسے چاند سے یہ کہا کہ تم لوگوں کو ہماری اطاعت سے منحرف کرتے ہو۔ ہم اب تمہارا یہیں چمکیں گے بلکہ چاند تو انگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے ہو گیا اور [illegible] [illegible] آپ حضور نے اپنی انگلیوں سے جہاں کے مقدس پانی کی طرح نہریں بہا دیں۔

[illegible] کے [illegible] میں بعض مقامات پر عورتیں بھی خطاب کرتیں، عورتوں کا مردوں کے سامنے اس طرح بے حجاب جلسوں اور خطاب کرنا شرعی لحاظ سے قابل اعتراض ہے۔ حضرت سید محمد محدث کچھوچھوی نے اس شرعی قباحت کی طرف اشارہ کیا۔ (مرتب)

کے ان کے شکار [illegible]

ہیں۔ کفار عرب میں ابھی یہی عذر کا مادہ تھا۔ کتنے ہی فائدہ کی بات بتلائی جاتی تھی مگر وہ سے نقصان دہ ہی سمجھتے تھے بلکہ کفار عرب نے "کانگریس" بنا کر پہلے [illegible] کی ایک جمعیت بنا دی جو مسلمان عرب کے [illegible] میں منافقت و کالت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مسجد نبوی میں سرور عالم نے منبر رسالت اور مسند نبوت پر جلوہ افروز ہو کر مدد گار والا آیت شریفہ کے نازل ہونے کی اطلاع دی تو کانگریس جمعیت الصحابہ کے [illegible]

[illegible] کی تحریک کا نہیں

تحفظ کا کام

[illegible] تحفظ کام سے بھی بڑا کام کر جاتے ہیں۔ چنانچہ [illegible] جب جاپان [illegible] تو جاپانی تحفظ کام کے لوگ [illegible] بڑی شورش ہو رہی تھی، کہتے تھے کہ [illegible] ہے، اور انگریزوں سے چھٹی مل [illegible] پروپیگنڈے کے لئے مقرر کر رکھی تھی، وہ وہاں [illegible] کی تخریب اور [illegible] کے لئے [illegible] تھے۔

اسی طرح [illegible] کانگریس والوں نے جمعیت اصحاب کو تحفظ کام کا کام [illegible] دیا تھا جب حضور نے یہ آیت شریفہ پڑھی قرآن کے کلام [illegible] جبرئیل یہ کیا نیا پیغام لایا اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اہل [illegible] عجیب تھوڑا ہی ہے جو ہماری منافقت ان کو معلوم ہو جائے گی [illegible] شریعت سے ہمارے دل کا حال کیا معلوم؟

جب وہ [illegible] کانگریس سے [illegible] کارگزاری کی رپورٹ بھیجو، ورنہ تمہاری تنخواہیں ضبط کر لی جائیں گی [illegible] جمعیت [illegible]

چھوڑنا نہیں چاہتے ہو تو [illegible] کے دامن سے کیسے چھوٹیں گے ہم اپنے کام میں مصروف ہیں۔ کانگریس سے جواب [illegible] کام والوں کی تنخواہوں کا اضافہ کر دیا اور [illegible] سے [illegible] حوصلہ افزائی کی۔ [illegible] ساتھ [illegible] لگے اپنے کام میں۔ اس [illegible] میں جب حضور سے یہ نیت بڑھی کہ اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں پر کسی کو مطلع نہیں کرتا [illegible] جیل میں حال آئی۔ [illegible] مومنوں کے ظاہری حالات کا بیان کیا گیا [illegible] مدرسہ کے پاس [illegible] ایک مشت کی ہے اور [illegible] صاحب [illegible] صدیق کی پیشانی پر [illegible] معلوم ہی نہیں ہوتا [illegible] کے قریب داغ [illegible] صاحب کا [illegible] سب ہمیشہ کے [illegible] جب حضور سے فرمایا کہ خدا کے حقیقی [illegible] غیب پر مطلع [illegible] حضور علیہ السلام سے [illegible] حدیث میں [illegible] کہ [illegible] فلاں ابن فلاں [illegible] فلانے کے بیٹے [illegible] پوچھو کہ ان کی کیا گت ہے۔

صدیق سے کسی کو گریبان سے پکڑ کر گھسیٹ [illegible] کسی کی [illegible] کی کرامات [illegible] پاکستان [illegible] ہندوستان کا [illegible] کا کیا کام۔

آزادی کی رٹ

اور آج کل [illegible] دنیا کا [illegible] رکھا ہے۔ کہیں کمیونزم تو کہیں نیشنلسٹ ازم اور دوسری طرف [illegible] آزادی [illegible] نیشنلسٹ آزادی [illegible] آزادی [illegible] کیا چیز [illegible] جہاد کر سے [illegible] مانگتے ہو؟ [illegible] مجبوری سے تیار [illegible] کافروں اور مشرکوں سے نہیں۔

[illegible] اہل بیت [illegible] مدرسہ کے بعد ان کی [illegible] جہاد کیا ان کی [illegible] قرآن اور حدیث کی حکومت۔ یہاں تو [illegible] جناب کے پاس [illegible] کہ ہم قرآن و حدیث کی حکومت کریں گے، جہاد کریں گے [illegible] کس سے جہاد کرو گے [illegible] کا گنبد گرائیں گے [illegible] کی قبر اکھاڑ دیں گے۔ [illegible] یہ کام مجھ سے تو نہیں ہو گا [illegible] اور کس سے کہا کہ ہم ہندوستان میں جہاد کریں گے۔ [illegible] کیسا جہاد، کہا ہم اجمیر کا گنبد [illegible] کا گنبد [illegible]

پیغام عمل

تحریر: آپ نے فرمایا کہ "میں صدر [illegible] کی حیثیت سے [illegible] رکھتا ہوں اور [illegible] کے لئے کچھ [illegible] ہیں کہ سب [illegible] نوجوان [illegible] خدمت انجام دیں اور [illegible] اسلام کی خدمت کے لئے [illegible] جو کام اسی دین کی خاطر کیا جائے گا وہ عبادت الٰہی میں شمار ہو گا۔"

از اخبار [illegible] جلد [illegible] شمارہ [illegible]

مطبوعہ ۱۱ نومبر [illegible]

انتخابی معرکہ میں

کانگریس کی شکست فاش

جمہوریت عالیہ سنی کانفرنس کا پہلا کامیاب قدم

ہندستان بھر میں کانگریس دو فی صدی ووٹ حاصل نہ کرسکی

([illegible])

[illegible]

[illegible]

(عکس [illegible])

[illegible]

اکابر آل انڈیا سنی کانفرنس

کی جانب سے

مسلم لیگ کی عملی حمایت

[illegible]

[illegible] مکتوب [illegible] میں مولانا مفتی محمد

[illegible] کو تحریر کرتے ہیں

[illegible] آل انڈیا اسٹیٹس مسلم لیگ کے اجلاس کی [illegible]

[illegible]

مکاتیب [illegible] جنگ مطبوعہ کراچی [illegible]

[illegible]

[illegible] آل انڈیا سنی کانفرنس [illegible]

مولانا عبدالحامد بدایونی کے کامیاب دورۂ حجاز پر قائد اعظم کی مبارک باد

پاکستان بن کر رہے گا

حالات کا پورے صبر سے انتظار کرنا چاہیے

حضرت علمائے اہلسنت و مشائخین عظام کا پیغام مسلمانوں کے نام

مسلم لیگ کی حمایت ضروری ہے

اخبار دبدبۂ سکندری رامپور نمبر ۲ جلد ۸۵

آل انڈیا سنی کانفرنس

نذر بحضرت صدر الافاضل فخر الاماثل استاذ العلماء مدظلہ العالی

از حضرت مولانا محمد میاں صاحب اختر حسنی بریلوی

[illegible]

جب جلوۂ رنگیں دکھلا گئی آل انڈیا سنی کانفرنس

[illegible]

جذبات کو یوں گرما گئی ہے آل انڈیا سنی کانفرنس

سلہ مراد حضرت مدیر اخبار دبدبۂ سکندری۔

تاریخی فتوے

[illegible]

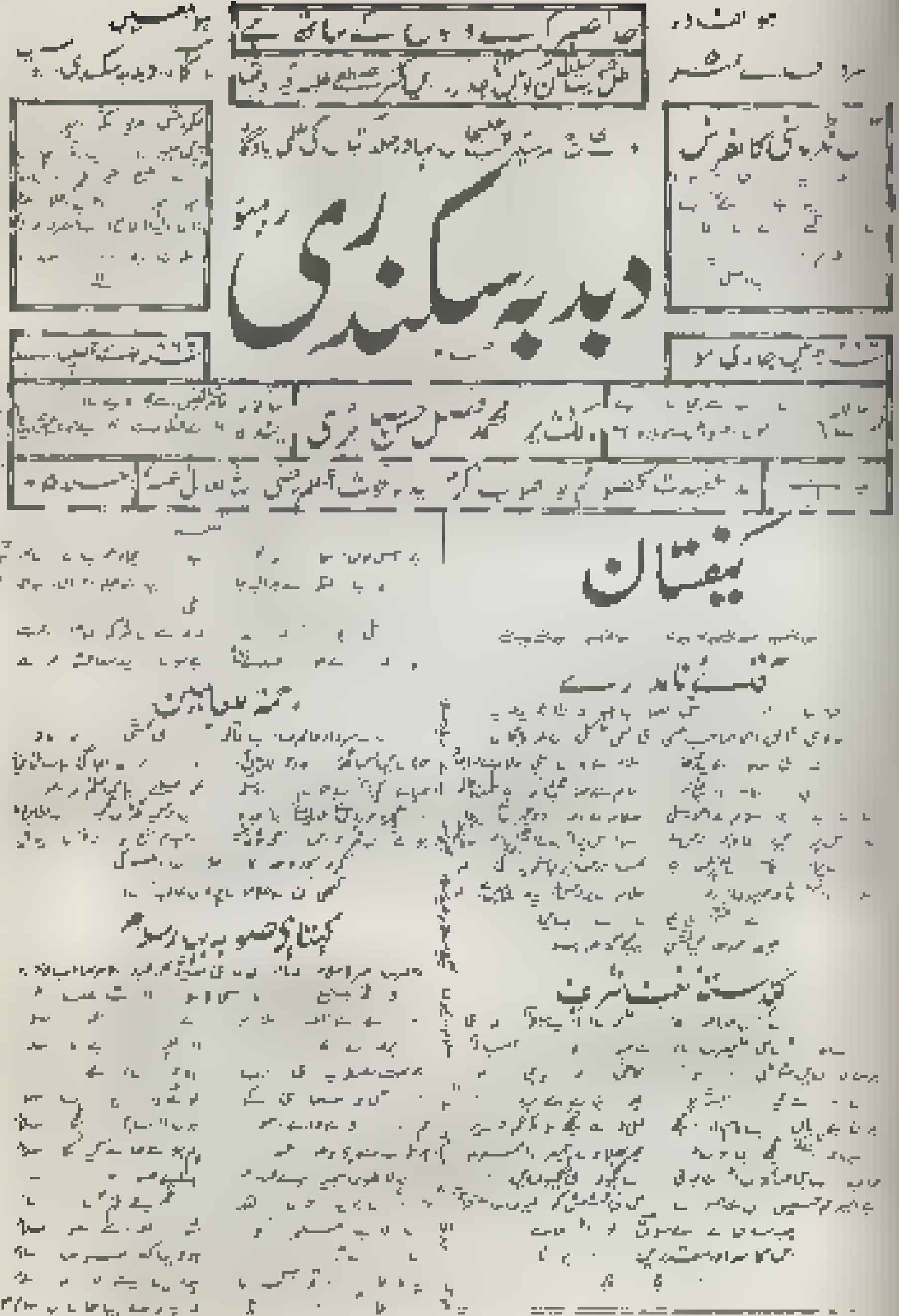

نوائے جمہوریت یا سُنّی کانفرنس کا ترانہ

سُنّی کانفرنس منعقدہ آکوٹ [illegible] میں پڑھا گیا

از محترم مظہر جمیل پوری پروپیگنڈا سکریٹری [illegible]

[illegible] پنڈت [illegible] کریں گے | خلافت [illegible] ہندوستان میں [illegible] کریں گے
[illegible] | ہم [illegible] کریں گے
کوئی جماعت [illegible] | [illegible] کریں گے
[illegible] وقت کی [illegible] | [illegible] کریں گے
[illegible] | [illegible] کریں گے
[illegible] | [illegible] کریں گے
[illegible] | [illegible] کریں گے

بجائے تقسیم ہند مظہر کوئی حکومت گر بنے گی
نہ امن ہرگز نصیب ہوگا ہزار فتنے اٹھا کریں گے

[illegible] اخبار دبدبہ سکندری رامپور

منقولہ [illegible]

قطعہ تاریخ پاکستان

"تاریخ اساس نیک پاکستان"

۱۹۴۷

كُنتُم خَيرَ أُمَّةٍ[1]

۱۳۶۶ھ

از پروفیسر حامد حسن قادری، سینٹ جانس کالج، آگرہ
خلیفہ حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ہو قائم جو پاکستان آخر — بھلی قسمت تھی ہندستان کی واللہ
سمجھتے ہیں سبھی وہ مژدۂ امن — جو اسلام اور مسلم سے ہیں آگاہ
پہنچتا ہے کہ ہے آزادی کا پیغام — شب تاریک میں ہے مشعل راہ
مساوات و اخوت کا علمبردار — سکون و عافیت کا پیش خیمہ
سیاست کی شاہراہ ہے شادماں — سیاست کا زمانے کو نمونہ
شناور قادری فکر سخن تاریخ — بتا دو اس کی اک وجہ موجہ

مسلمانوں کا پاکستان حق تھا
کہ تھا ارشاد "کنتم خیر امۃ"

[1] [illegible]
[2] [illegible]

قطعہ تاریخ طباعت

خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس

از حضرت سید شرافت [illegible]

صد شکر کہ یہ کتاب کامل — مجموعۂ خطبہ ہائے جانی
زیر پیر جماعت علی شاہ — ہم فخر علی حسین بانی
علامہ حامد رضا خاں — ہم شاہ نعیم دیں یگانی
شاہ عبد علیم میرٹھی دل — ہم مجدد عصری عیانی
عبد الحامد بدایونی خوب — آں محرم جلوۂ نہانی
ہم سید محمد محدث — مصباح حسن شہ جہانی
از سعی جناب دیا محمد — شد نشر بفیض جاودانی

گو سال طباعتش شرافت
"خطبات جواہر معانی"

۳۹۸ ھ

قطعہ تاریخ طباعت

خطبات "آل انڈیا سنی کانفرنس"

[illegible]

جمال دین فریدی کی وہ لغت ہے کیا ہی تاسف دل نشیں یہ
کہ جس کا ہے مقصد حقیقت حقیقتوں کا ہے سب بیارا
جناب صدر حضرت امیر ملت کے جذب دل کا
دل عدو کی رگوں پہ بیشک سدا ہی چلتا رہے گا آرا
"اب ہیں وہ مرد حق مجاہد کہاں وہ عزم و عمل سراپا؟
تھا درد ملت دلوں میں جن کے، تھا جن کا عشق نبی سہارا
تڑپ کہ آزادی وطن کی تھی، جن کی رگ رگ میں کارفرما
چمک رہا دم قدم سے ان کے وطن کی قسمت کا ہے ستارا
یم تفکر میں غوطہ زن جو فقیر اے تاریخ گو ہوا تو
سن طباعت پہ اس کے منعم "وقائع تاریخ" ہے پکارا

۱۳۹۸ھ

ماخذ و مراجع

کتب

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	مقام	سن
۱	[illegible]	[illegible]	لاہور	۱۹۷۹
۲	[illegible]	[illegible] رشید		[illegible]
۳	[illegible]	[illegible]		[illegible]
۴	[illegible]	[illegible] قادری		[illegible]
۵	[illegible] پاکستان	محمد [illegible]		
۶	[illegible]	[illegible]		
۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۸	تاریخ نظریہ پاکستان	[illegible]	[illegible]	
۹	تحریک پاکستان [illegible]	[illegible] پروفیسر [illegible]		
۱۰	تحریک پاکستان [illegible]	[illegible] القادری		[illegible]
۱۱	تحریک پاکستان اور [illegible]	چودھری حبیب احمد		[illegible]
۱۲	تحریک و بانیان پاکستان	پروفیسر [illegible] محمد رفیق		[illegible]
۱۳	[illegible]	محمد عبدالکریم [illegible] قادری		[illegible]
۱۴	تذکرہ [illegible]	[illegible] حسین شاہ		[illegible]
۱۵	[illegible]	ظفر علی خاں		

نمبر	نام کتاب	مصنف	مقام	سنہ
۱۶	حضرت شیخ سرہندی	(۲) مسعود احمد خان		؍؍
۱۷	حیات اعلیٰ حضرت	مولانا ظفر الدین بہاری	کراچی	۱۹۵۵ء
۱۸	حیات صدر الافاضل	مولانا غلام معین الدین نعیمی	لاہور طبع دوم	
۱۹	خطبات عثمانی	پروفیسر محمد انوار الحسن شیرکوٹی		۱۹۶۲ء
۲۰	خطبہ صدارت جمعیت عالیہ	مولانا محمد عبدالحامد قادری	بریلی	۱۹۲۵ء
۲۱	خطبہ صدارت جمہوریہ اسلامیہ	سید محمد محدث کچھوچھوی	مراد آباد	؍؍
۲۲	خطبہ صدارت سنی کانفرنس کچھوچھہ	سید مصباح الحسن مودودی	؍؍	
۲۳	خطبہ صدارت مسلم لیگ کانفرنس میرٹھ	علامہ شبیر احمد عثمانی	طبع دہلی	
۲۴	۔۔۔ ستارے	حکیم محمد حسین بدر	لاہور	۱۹۵۸ء
۲۵	سیرت امیر ملت	پروفیسر محمد طاہر فاروقی		۱۹۶۳ء
۲۶	شاہراہ پاکستان	چودھری خلیق الزماں	کراچی	۱۹۶۰
۲۷	صبا الاسلامیہ	انجمن حزب الاحناف	لاہور	۱۹۲۵
۲۸	فاضل بریلوی اور ترک موالات	پروفیسر محمد مسعود احمد	؍؍	۱۹۷۱ء
۲۹	قائد اعظم اور مسلم پریس (جلد اول)	پروفیسر محمد سعید	؍؍	۱۹۷۶
۳۰	قائد اعظم کے ۷۲ سال	خواجہ رضی حیدر	کراچی	؍؍
۳۱	قائد اعظم میری نظر میں	ایم اے ایچ اصفہانی	لاہور	؍؍
۳۲	ماثر الاجداد	پروفیسر منظور الحق صدیقی	؍؍	۱۹۶۴ء
۳۳	مجموعہ آرڈیننس	خالد لطیف گابا		۱۹۶۵
۳۴	مکاتیب بہادر یار جنگ	بہادر یار جنگ اکادمی	کراچی	۱۹۶۷ء
۳۵	ملفوظات امیر ملت	سید منور حسین شاہ	لاہور	۱۹۷۶ء
۳۶	نقش حیات (جلد دوم)	علامہ حسین احمد مدنی	؍؍	۱۹۵۴ء

اخبارات

نمبر شمار	نام اخبارات	مقام اشاعت	کن تاریخوں
۱	ہفت روزہ الفقیہ	لاہور	۲۳ ، ۳ مارچ ۱۹۴۹ء
۲	؍؍ الاعظم	؍؍	۲۷ مئی ۱۹۴۳ء
۳	؍؍ الفتح	کراچی	۱۲، ۲ مئی، ۲۰ مئی، ۴ جون ۱۹۷۰ء
۴	؍؍ الفقیہ	امرتسر	مختلف شمارے ۱۹۴۵ء
۵	؍؍ چٹان	لاہور	۲۶ جون ۱۹۶۱ء
۶	؍؍ دبدبۂ سکندری	رام پور	متعدد شمارے ۱۹۴۵ اور ۱۹۴۶ء
۷	؍؍ رہبری	لاہور	۲۲ ، ۲ نومبر ۱۹۴۳ء
۸	؍؍ رضائے مصطفےٰ	گوجرانوالہ	۹ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ، ۱۰ صفر ۱۳۸۸ھ
۹	روزنامہ عالم	دہلی	۱۵ جنوری ۱۹۴۵ء، ۱۰ مارچ ۱۹۴۶ء
۱۰	؍؍ مساوات	لاہور	۲ مئی ۵ مئی ۱۹۷۲ء
۱۱	؍؍ نوائے وقت	؍؍	۲۲ نومبر ۱۹۴۶ء، ۶ جنوری ۱۹۴۸ء
۱۲			۲۹ اگست ۱۹۵۰ء، ۳ مئی ۱۹۶۷ء
۱۳			۱ مئی، ۲۵ مئی ۱۹۶۸ء

رسائل

نمبر شمار	نام رسائل	مقام اشاعت	سن اشاعت
۱	اردو ڈائجسٹ (ماہنامہ)	لاہور	جولائی ۱۹۶۸ء
۲	السواد الاعظم	مراد آباد	رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ، ربیع الاول، شعبان ۱۳۶۹ھ، شوال ۱۳۵۰ھ
۳	اشرفی	کچھوچھا (فیض آباد)	اپریل، مئی ۱۹۲۵ء
۴	برگ گل قائد اعظم نمبر	کراچی	دسمبر ۱۹۶۷ء
۵	چراغ راہ نظریہ پاکستان نمبر	"	
۶	سیارہ ڈائجسٹ ماہنامہ	لاہور	اگست ۱۹۷۰ء
۷	سیاست حرم	"	جمادی الاول، جمادی الثانی ۱۹۷۶ء
۸	فیضان	"	مارچ ۱۹۷۸ء
۹	ترجمان اہل سنت	کراچی	اگست ۱۹۷۶ء

زندہ جاوید خوشبوئیں

تحریر: علامہ محمد صالح فرفور (دمشق)

ترجمہ: محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی

- عظمتوں کے مینار اور گلشن رسالت کے مہکتے ہوئے پھول
- اسلاف امت کے چمک دمک واقعات
- مشام جان و ایمان معطر کرنے والی داستانیں
- طلباء، طالبات اور خطباء کے لئے یکساں مفید

مقالات سیرت طیبہ

تحریر: محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی

عنوانات:

- آئینہ سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
- النعمۃ الکبریٰ (اصل) کا ترجمہ
- محافل میلاد اور غیر مستند روایات
- رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خشیت الٰہی
- اخلاق عظیمہ
- بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے والے جن وفود

قادریہ

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ العزیز

کے زیر سایہ

مکتبہ قادریہ

○ قرآن پاک، تفاسیر، کتب حدیث اور علماء اہل سنت کی تصانیف کا مرکز۔

○ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے کورس کے مطابق طالبات کا نصاب طلب کریں۔

○ مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ کی درسی اور غیر درسی کتب۔

○ اجمیر شریف کی پانچ تعویذات والی انگوٹھیاں اور دیگر تعویذات حاصل کریں۔

مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ نزد مستانہ ہوٹل، لاہور

احسان الٰہی ظہیر کی کتاب

البریلویہ

کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ (عربی زبان میں)

○ اہلسنت کے عقائد پر قرآن و سنت اور اکابرین امت کی آراء سے استشہاد

○ دین اور قومی رہنما، محقق علامہ سید یوسف سید ہاشم رفاعی، مفسر قرآن پیر محمد کرم شاہ الازہری جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان، ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد اور مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس کے مقالات اور تقریظات سے مزین۔

○ نفیس، سنجیدہ و متین لہجہ، محققانہ اسلوب، ادیبانہ آہنگ

○ عربی زبان میں لکھی گئی ایک اہم تصنیف، جس کا ہر صاحب علم منتظر تھا۔

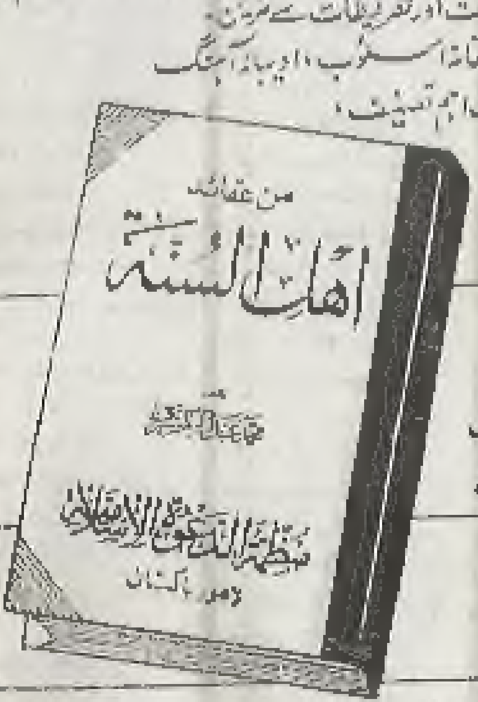

منظر عام پر آگئی ہے۔

ضخامت: ۳۸۸ صفحات

قیمت: ۱۰۰/ روپے

اپنے قریبی بک سٹال سے خریدیں یا براہ راست ہم سے طلب فرمائیں

مکتبہ قادریہ داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

اللہ تعالیٰ سے تعلق بندگی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق غلامی مستحکم بنانے کیلئے امیر عالمی غوثِ اسلام کی دیگر علمی وتحقیقی کتب

۱۔ [illegible]
۲۔ [illegible] مصطفیٰ
۳۔ حضور کا عشق
۴۔ اختیارات مصطفیٰ
۵۔ [illegible]
۶۔ [illegible]
۷۔ محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی جواب
۸۔ اذان میں عظمت حضور
۹۔ شرح سلام رضا
۱۰۔ حبیب خدا سیدہ آمنہ کی گود میں
۱۱۔ [illegible]
۱۲۔ [illegible] ہے؟
۱۳۔ حضور نے [illegible] فرمایا؟
۱۴۔ اسلام اور [illegible]
۱۵۔ اسلام میں محفل کا تصور
۱۶۔ سیدنا صدیق اکبر کا عشق رسول
۱۷۔ شب قدر اور اس کی فضیلت
۱۸۔ [illegible]
۱۹۔ [illegible]
۲۰۔ [illegible]

۲۱۔ [illegible] ہے؟
۲۲۔ [illegible]
۲۳۔ [illegible]
۲۴۔ [illegible]
۲۵۔ حضور کی رضاعی مائیں
۲۶۔ [illegible] شرعی حیثیت
۲۷۔ عورت کی امامت کا مسئلہ
۲۸۔ عورت کی [illegible] کا مسئلہ
۲۹۔ [illegible]
۳۰۔ [illegible]
۳۱۔ [illegible]
۳۲۔ ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد [illegible]
۳۳۔ ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد [illegible]
۳۴۔ ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد [illegible]
۳۵۔ ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد [illegible]
۳۶۔ ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد [illegible]
۳۷۔ [illegible]
۳۸۔ [illegible]
۳۹۔ [illegible]
۴۰۔ [illegible] کی شرعی حیثیت

۴۱۔ [illegible]
۴۲۔ [illegible]
۴۳۔ [illegible]
۴۴۔ [illegible]
۴۵۔ [illegible]
۴۶۔ [illegible] حضور کی [illegible]
۴۷۔ [illegible]
۴۸۔ [illegible] جاتا ہے؟
۴۹۔ [illegible]
۵۰۔ [illegible]
۵۱۔ [illegible]
۵۲۔ [illegible]
۵۳۔ [illegible]
۵۴۔ [illegible] رسول ﷺ
۵۵۔ [illegible] حضور

عقائد و اعمال سنوارنے کیلئے بہترین کتب

۱۔ شاہکار ربوبیت
۲۔ ایمان والدین مصطفیٰ
۳۔ حضور علیہ السلام کا سفر حج
۴۔ شرح سلام رضا
۵۔ محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ
۶۔ اطفال کی تعلیم میں حضور
۷۔ عورت کی امامت کا مسئلہ
۸۔ عورت کی کتابت کا مسئلہ
۹۔ صحابہ اور تقلید
۱۰۔ شب قدر اور اس کی فضیلت
۱۱۔ معراج النبی
۱۲۔ معراج الخلق
۱۳۔ معارف الاحکام
۱۴۔ اسلام میں بچی کا تصور
۱۵۔ نماز میں خشوع و خضوع حاصل کرنے کا طریقہ
۱۶۔ نور خدا سیدہ حلیمہ کے گھر
۱۷۔ اسلام اور تعدد ازواج
۱۸۔ حضور نے متعدد نکاح کیوں فرمائے؟
۱۹۔ صحابہ اور تصور رسول
۲۰۔ مشتاقان جمال نبوی کی کیفیات جذب و مستی
۲۱۔ ترجمہ مکتوبات ربانیہ جلد نمبر 5۔6۔7۔8
۲۲۔ انوارات مصطفیٰ
۲۳۔ در رسول کی حاضری
۲۴۔ نماز محمدیہ
۲۵۔ کروں تیرے نام پہ جان فدا
۲۶۔ فضائل و مناقب سیدہ فاطمہ
۲۷۔ ایمان کا تقاضا محبت حضور کی
۲۸۔ اصل مرکز حاضری اس پاک در کی ہے
۲۹۔ نماز کی اہمیت و فضیلت
۳۰۔ کار نبوت اور امت مسلمہ کی ذمہ داریاں
۳۱۔ عید میلاد النبی سب سے بڑی عید
۳۲۔ المورد الروی فی مولد النبوی از ملا علی قاری
مولد رسول اللہ از حافظ ابن کثیر
مولد النبی از حافظ ابن حجر
۳۳۔ القصد الجیب بالبشریٰ اعلام الوحی فی نجابہ
۳۴۔ MANAGEMENT LESSON
۳۵۔ کیا محفل میلاد بدعت ہے؟
۳۶۔ نور خدا حضرت آمنہ کی گود میں
۳۷۔ فیضان نبوی
۳۸۔ ختم نبوت اور مخالفہ اہل امت
۳۹۔ رحمت ذکر نبی
۴۰۔ کیا بلند آواز سے ذکر منع ہے
۴۱۔ حیات مولانا فضل علی قاضی
۴۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی مائیں
۴۳۔ اسلام اور عورت کی حکمرانی
۴۴۔ اسلام اور احترام والدین
۴۵۔ پیر مکی کا ایمان افروز
۴۶۔ سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
۴۷۔ کیا انگوٹھے چومنا منع کیا جاتا ہے؟
۴۸۔ مزاج نبوی
۴۹۔ مولود برزنجی
۵۰۔ مسلک صدیق اکبر عشق رسول
۵۱۔ اسلام اور سیاسیات امارت
۵۲۔ تبلیغ انقلاب پر اپیگنڈہ
۵۳۔ اسلامی تحریکیں اور تصور مسیح و امامت
۵۴۔ IS BLASPHEMY OF PROPHETS PARDONABLE
۵۵۔ اتحاد امت کے لیے عملی تجاویز
۵۶۔ تبسم نبوی
۵۷۔ صحابہ اور تبسم نبوی
۵۸۔ مشاورت کے تقاضے
۵۹۔ عبدیت کا جامع تصور
۶۰۔ آپ زندہ ہیں واللہ
۶۱۔ حضور نے رمضان کیسے گزارا؟
۶۲۔ اعتکاف اور اس کے تقاضے